اِن شاءاللہ العزیز ـــــــــــ نئے تعلیمی سال سے

# قرآن کالج فار گرلز

433۔ کے' ماڈل ٹاؤن توسیعی سکیم۔ لاہور

میں ہائی سکول کلاسز' یعنی

## چھٹی' ساتویں اور آٹھویں کلاس کا آغاز بھی کیا جا رہا ہے

سنجیدہ علمی ماحول میں اپنی بچیوں کو معیاری تعلیم دلوانے کے ساتھ ساتھ انہیں دینی اقدار اور اسلامی آداب سے روشناس کرانے کے خواہش مند والدین اس موقع سے فائدہ اٹھائیں

☆

زیرانتظام : مرکزی انجمن خُدّام القرآن لاہور

36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور فون : 03-5869501

---

## قارئین توجہ فرمائیں

حسب سابق' اس سال بھی ماہِ رمضان المبارک کی خصوصی مصروفیات کے باعث حکمت قرآن کی اشاعت میں ایک ماہ کا ناغہ رہا۔ زیر نظر شمارہ جنوری اور فروری ۲۰۰۰ء کا مشترکہ شمارہ ہے۔ زیر نظر شمارہ کے صفحات کی تعداد میں معمول کے مقابلے میں قریباً دوگنا اضافہ کر کے ہم نے اس کمی کے ازالے کا کسی قدر سامان کرنے کی کوشش کی ہے۔ امید ہے قارئین کے نزدیک ہمارا یہ عذر اور ہماری یہ سعی مقبول ٹھہرے گی۔ (ادارہ)

وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

(البقرہ: ۲۶۹)

ماہنامہ

# حکمتِ قرآن

لاہور

بیادگار: ڈاکٹر محمد رفیع الدین ایم اے' پی ایچ ڈی' ڈی لٹ' مرحوم

مدیر اعزازی: ڈاکٹر ابصار احمد' ایم اے' ایم فل' پی ایچ ڈی'

معاون: حافظ عاکف سعید' ایم اے (فلسفہ)

ادارہ تحریر: حافظ خالد محمود خضر' پروفیسر حافظ نذیر احمد ہاشمی

جلد ۱۹ | ذوالقعدہ ۱۴۲۰ھ — فروری ۲۰۰۰ء | شمارہ ۱-۲

— یکے از مطبوعات —

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

۳۶- کے' ماڈل ٹاؤن' لاہور ۱۴- فون: ۵۸۶۹۵۰۱

کراچی آفس: داؤد منزل متصل شاہ بکری، شاہراہ لیاقت کراچی فون: ۲۱۹۵۸۶

سالانہ زرِ تعاون -/۸۰ روپے ' فی شمارہ -/۸ روپے

(اس شمارے کی قیمت ۱۵ روپے)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# حرفِ اوّل

## ماہِ رمضان المبارک میں دورۂ ترجمۂ قرآن کے پروگرام

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور اور اس کے صدر مؤسس' محترم ڈاکٹر اسرار احمد کو اللہ تعالیٰ نے "رجوع الی القرآن" کی جس مبارک تحریک کی علمبرداری بخشی ہے' اس کے مظاہر میں سے ایک نمایاں مظہر ماہِ رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمۂ قرآن کی تکمیل کے پروگرام بھی ہیں' جن کا انعقاد اب قرآن اکیڈمی لاہور کے ساتھ ساتھ منسلک انجمنوں کے مراکز میں بھی اب ایک مستقل روایت کا درجہ اختیار کر چکا ہے۔ ماہِ رمضان کی راتوں میں قرآن حکیم کے ساتھ ذہنی و قلبی تعلق کی استواری اور قرآن حکیم کے انوار سے زیادہ سے زیادہ استفادے کی غرض سے اس پروگرام کا تجربہ پہلی بار ۱۹۸۴ء میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے جامع القرآن' قرآن اکیڈمی لاہور میں کیا تھا۔ اس پروگرام کی بے پناہ افادیت کو محسوس کرتے ہوئے اسے نہ صرف یہ کہ قرآن اکیڈمی لاہور میں ایک مستقل روایت کے طور پر اپنا لیا گیا بلکہ اس کی افادیت کے دائرے کو وسعت دینے کی خاطر دوسرے شہروں اور دیگر مقامات پر بھی اسے متعارف کرایا گیا۔ ۲۰ رکعت نمازِ تراویح بالعموم ایک سے ڈیڑھ گھنٹے میں مکمل ہوتی ہے' لیکن نمازِ تراویح کے ساتھ اگر دورۂ ترجمۂ قرآن کو بھی شامل کر دیا جائے تو اس کا دورانیہ چار سے پانچ گھنٹوں پر محیط ہوتا ہے۔ بادی النظر میں اتنا اضافی وقت نکالنا قریباً ناممکن اور نہایت مشقت طلب محسوس ہوتا ہے' لیکن قرآن حکیم کے اعجاز اور اس کے پیغام میں مضمر روحانی کشش کا یہ مظہر ہے کہ اس پروگرام کی مقبولیت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اور "لذتِ ایں بادہ نہ دانی بخدا تانہ چشی" کے مصداق جو شخص اس پروگرام میں ایک بار شرکت کرتا ہے وہ اس کی افادیت کا اعتراف اور اس کے اندر چھپی ہوئی بے پناہ کشش کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ بحمد اللہ اس پروگرام کی وسعت پذیری میں سال بہ سال اضافہ ہی ہوتا رہا۔

گزشتہ سال ہم نے حکمتِ قرآن جون ۱۹۹۹ء کے شمارے میں ۸۴ء سے ۹۹ء تک دورۂ ترجمۂ قرآن کے پروگراموں اور ان کی تعداد میں تدریجی ارتقاء کا ایک بھرپور جائزہ شائع کیا تھا۔ زیر نظر شمارے میں حالیہ رمضان المبارک میں ملک کے طول و عرض میں منعقد ہونے والے ترجمۂ قرآن کے پروگراموں کی جامع رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ یاد رہے کہ اس بار امریکہ کے دو شہروں (نیویارک اور شکاگو) میں بھی دورۂ ترجمۂ قرآن کے پروگرام ہوئے۔ مسلم سنٹر فلشنگ نیویارک میں برادرم ڈاکٹر طاہر خاکوانی نے ترجمۂ قرآن کا دورہ مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی اور اسلامک سنٹر شکاگو میں یہ شرف راقم السطور کو حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے (آمین)

درس ۱۵

# تواصی بالحق کا ذروۂ سنام جہاد و قتال فی سبیل اللہ

—— (۲) ——

لفظ جہاد کے لغوی مفہوم کے معین ہو جانے اور اس بات کو اصولی طور پر سمجھ لینے کے بعد کہ کسی بھی صاحبِ کردار اور صاحبِ سیرت انسان کے لئے کسی نظریئے کو قبول کرنے کے بعد اس نظریئے کے لئے اپنی جان و مال کا کھپانا ناگزیر ہو جاتا ہے' اب آیئے ہم یہ دیکھیں کہ جہاد فی سبیل اللہ کا نقطۂ آغاز کیا ہے' اس کی اولین منزل کیا ہے اور اس کی آخری منزلِ مقصود کونسی ہے۔ یہ تین باتیں جہاد فی سبیل اللہ کے ضمن میں بہت اہم ہیں۔

## جہاد فی سبیل اللہ کا نقطۂ آغاز : مجاہدہ مع النفس

ایک بندۂ مومن کیلئے جہاد فی سبیل اللہ کا نقطۂ آغاز خود اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ ہے۔ اسلئے کہ ایمان کا حاصل تو یہی ہے کہ انسان نے اللہ کو مانا' اللہ کے رسول ؐ کو مانا' اللہ کی کتاب کو مانا' آخرت کو مانا' بعث بعد الموت' حساب کتاب اور جزاء و سزا کو مانا۔ اگر یہ ماننا صرف اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ کے درجے میں نہیں ہے' محض ایک Dogma یا ایک متوارث عقیدہ (Racial Creed) نہیں ہے' بلکہ فی الواقع ان حقائق پر انسان کا ذہن مطمئن ہو چکا ہے' دل میں یقین جاگزیں ہو گیا ہے اور اس سے اس کا باطن منور ہو گیا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ اس کے اپنے اندر ایک کشاکش پیدا ہو گی' ایک تصادم اس کی شخصیت کے داخلی میدانِ کارزار میں برپا ہو جائے گا۔ ایک طرف نفس کے تقاضے اور انسان کا وہ نفسِ امّارہ (Baser Self) ہے جسے قرآن کہتا ہے : ﴿ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ ﴾ یا جسے جدید محققین مثلاً فرائڈ نے "ID" یا "LIBIDO" سے تعبیر کیا ہے۔

انسان کے یہ حیوانی داعیات اور جبلّی تقاضے (Animal instincts) بڑے مُنہ زور ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ فرائڈ کا مشاہدہ اگر اسے اس طرف لے گیا کہ جنس کا جذبہ انسان میں ایک بڑا قوی محرک ہے تو یہ بات کلیتاً غلط نہیں ہے۔ فی الواقع یہ سارا تمدن کا ہنگامہ اور یہاں کی چہل پہل اسی کی بنیاد پر قائم ہے۔ اسی طرح اگر کسی اور مفکر نے اس حقیقت کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا کہ پیٹ انسان کے اندر ایک بہت بڑا عامل اور محرک ہے اور انسان کی معاشی ضروریات اس کے لئے بہت بڑے محرک کی حیثیت رکھتی ہیں تو واقعتاً اس میں ہرگز کوئی شک نہیں' یہ بڑے مُنہ زور داعیات ہیں۔ انسان کے اندر سے ابھرنے والے یہ داعیات اپنے طور پر کسی صحیح اور غلط' حلال اور حرام یا جائز و ناجائز کی تمیز کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ جذبات اندھے اور بہرے ہیں۔ انہیں صرف اپنے تقاضے کی تسکین سے غرض ہے۔ اگر بھوک لگی ہے تو پیٹ صرف یہ چاہتا ہے کہ اس کے جہنم کو بھر دیا جائے۔ اگر شہوت کا جذبہ ابھرا ہے تو اسے صرف اپنی تسکین سے غرض ہے۔ اسے اس سے کوئی غرض نہیں کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے' جائز کیا ہے اور ناجائز کیا ہے۔ لیکن اگر اللہ کو مانا ہے' اللہ کے رسول ﷺ کو مانا ہے تو ان کی طرف سے عائد کردہ حلال اور حرام کی قیود کی پابندی کرنی ہوگی۔ جیسے کہ سورۃ التغابن میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ ایمان کا لازمی نتیجہ اطاعت ہے : ﴿ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ﴾ "اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی"۔ یعنی اب تمہارے وجود اور تمہارے اعضاء و جوارح سے ایسی کوئی حرکت صادر نہیں ہونی چاہئے جو اللہ اور اس کے رسول ؐ کے احکام کو توڑنے والی ہو۔ تمہارے تمام اعضاء و جوارح سے جو اعمال صادر ہوں وہ اللہ اور اس کے رسول ؐ کی اطاعت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں۔ یا جیسے کہ ہم ابھی دیکھ چکے ہیں' سورۃ الحجرات میں وارد ہے : ﴿ لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﴾ یعنی "اللہ اور اس کے رسول ؐ سے آگے مت بڑھو"۔ مؤمن کی آزادی کے بارے میں حضور ﷺ نے تشبیہاً بیان فرمایا کہ مؤمن کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو کہ ایک کھونٹے سے بندھا ہوا ہے۔ جس قدر رسّی دراز ہے اسی قدر وہ کھونٹے کے گرد گھوم پھر سکتا ہے' اس سے زائد نہیں۔ یہ حدود اللہ ہیں۔ ان کے بارے میں قرآن کہتا ہے : ﴿ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ﴾ "یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں' ان کے قریب مت

جاؤ"۔ اور کہیں فرمایا گیا : ﴿ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ "جو کوئی اللہ کی حدود سے تجاوز کرے گا وہی ظالم ہے۔"

تو معلوم ہوا کہ یہ ایک کشمکش اور کشاکش ہے جو ایمان کے نتیجے میں انسان کی شخصیت کے داخلی میدانِ کارزار میں شروع ہو جاتی ہے۔ اس کشاکش کا آغاز اُسی لمحے ہو جاتا ہے جیسے ہی ایمان دل میں داخل ہوتا ہے۔ البتہ جب تک یہ ایمان نوکِ زبان پر رہتا ہے کوئی کشاکش نہیں ہوتی! خیال کیا جاتا ہے کہ صرف قول ہی تو ہے' کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ' جیسے کہ آئندہ سورۃ الصف کے درس میں یہ مضمون آنے والا ہے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ "کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں" قول اور فعل کا تضاد تو دنیا کی ایک عام مشاہدے کی چیز ہے کہ زبانی اقرار کسی اَور بات کا ہے اور عمل کسی اور چیز پر ہو رہا ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ جب کوئی خیال یا کوئی نظریہ انسان کے باطن میں اتنا گہرا اتر جائے کہ وہ یقین بن کر دل میں بیٹھ جائے تو اب اس کا نتیجہ تصادم اور کشاکش کی صورت میں برآمد ہو کر رہے گا۔ اب ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ خواہ تمہاری بھوک ہو یا شہوت ہو' یا کوئی اور فطری جذبہ اور تقاضا تمہارے باطن میں سے ابھر رہا ہو' اس کی تسکین اب حلال اور حرام کی قیود اور حدود کے اندر اندر کرنی ہوگی' مادر پدر آزاد ہو کر اب کوئی کام نہیں ہو گا۔ یہیں سے اس کشاکش کا آغاز ہو جاتا ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا : "اَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" (اے اللہ کے رسول! سب سے اعلیٰ اور افضل جہاد کون سا ہے؟) جواباً آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : ((اَنْ تُجَاهِدَ نَفْسَكَ فِی طَاعَةِ اللّٰهِ)) "کہ تو اپنے نفس کے ساتھ کشمکش کرے اور اسے اللہ کی اطاعت کا عادی اور خوگر بنائے"۔ یہ نقطۂ آغاز ہے جہاد کا۔ جیسے کہ ایک اور مقام پر آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : ((لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یَكُوْنَ هَوَاهُ تَبِعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ)) "تم میں سے کوئی شخص حقیقی معنی میں مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی ہوائے نفس' اس کی خواہشِ نفس تابع نہ ہو جائے اس کے کہ جو میں لے کر آیا ہوں"۔ یہ بات حقیقتِ شرک کے ضمن میں عرض کی جا چکی ہے کہ شرک کی ایک ابتدائی اور بڑی بنیادی کیفیت یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو اپنا معبود بنا لے۔ سورۃ الفرقان کی آیت ۴۳ میں فرمایا گیا : ﴿ اَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ﴾ "کیا تم نے دیکھا اُس شخص کو جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا معبود بنا لیا"۔ مولانا رومؒ نے

بھی فرمایا تھا کہ ؎

نفسِ ما ہم کمتر از فرعون نیست
لیک او را عون ایں را عون نیست

یعنی میرا یہ نفس بھی فرعون سے کم نہیں ہے' یہ خدا کے حکم سے سرتابی کرتا ہے' اُس کے حکم کے مقابلے میں اپنی چاہت اور اپنی پسند کا تقاضا کرتا ہے کہ اُسے مقدم رکھا جائے' اسے بالاتری اور بالادستی حاصل ہونی چاہئے۔ یہ کشاکش درحقیقت جہاد فی سبیل اللہ کا نقطۂ آغاز ہے۔

اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ جو لوگ مجاہدہ فی سبیل اللہ کے اس باطنی میدانِ کارزار میں کوئی فتح اور بالادستی حاصل کئے بغیر باہر کے دشمنوں سے لڑائی لڑنا شروع کر دیتے ہیں وہ دراصل خود فریبی کا شکار ہیں ــــ باہر کے دشمنوں سے نبرد آزمائی اور مجاہدہ و مقاتلہ سے پہلے اپنے نفس سے کشاکش اور اسے احکامِ الٰہی کا پابند بنانے کی جدّ و جُہد لازم اور ناگزیر ہے۔ اس لئے کہ جہاد و مجاہدہ کا صحیح اور فطری طریقہ یہی ہے کہ مجاہدے کا آغاز خود اپنی ذات سے ہو۔ جس طرح ایک پودا زمین میں سے نکلے' پھوٹے اور پھر پروان چڑھے تو وہ ایک مضبوط و تناور درخت بن سکتا ہے ﴿ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴾ اسی طرح مجاہدہ مع النفس وہ جڑ ہے جو انسانی شخصیت کے باطن میں اگر گہری نہ اتر گئی ہو اور صرف اوپر ہی اوپر زمین میں اٹکی ہوئی ہو تو پھر یہ کسی بھی سیلاب اور کسی بھی نوع کے دباؤ کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

## جہاد فی سبیل اللہ کا دوسرا مرحلہ :

یہ مجاہدہ مع النفس جب انسان کے باطن سے پھوٹتا ہے تو یہ اللہ کے دشمنوں سے اور اللہ کے دین کے دشمنوں سے مجاہدہ' کشاکش اور جدوجہد کی صورت اختیار کرتا ہے۔ اس کی اولین منزل دعوت اور تبلیغ و تلقین ہے۔ یہ درحقیقت اس مجاہدہ فی سبیل اللہ کا خارج میں پہلا ہدف ہے کہ جو بات آپ نے حق مانی ہے اس کی حقانیت کا اعلان کیجئے' اس کی حقانیت کو دنیا کے سامنے پیش کیجئے۔ یہ آپ کی شرافتِ نفس کا تقاضا بھی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی بڑی پیاری حدیث ہے کہ : ((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ)) "تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے

بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے"۔ اگر آپ نے ایک حق کو حق جان کر اور اسے اپنے لئے ایک دولت اور نعمتِ غیر مترقبہ سمجھ کر قبول کیا ہے' تو اب آپ کی شرافت و مروّت کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے بھائیوں تک بھی اس دولت کو پہنچایئے۔ اگر فی الواقع آپ ان کے خیر خواہ ہیں تو ان کو اس دولت سے محروم دیکھنے پر آپ کا دل کڑھنا چاہئے۔ اسی طرح غیرت و حمیت کا تقاضا بھی یہ ہے کہ اس حق کو دنیا میں پھیلایا جائے اور عام کیا جائے۔

## پہلا ہدف : دعوت و تبلیغ

دعوت و تبلیغ کو آپ یوں کہہ لیجئے کہ یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہی کا ابتدائی مرحلہ ہے۔ اس میں تلقین اور نصیحت بھی شامل ہے اور حق کی نشر و اشاعت اور اس کا ابلاغ بھی۔ اس ابلاغ کے لئے ظاہر بات ہے کہ ہر دَور میں جو بھی ذرائع میسر ہوں گے وہ بھرپور طریقے پر استعمال کئے جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے زمانے میں جو ذرائع بھی ممکن تھے' ان سب کو استعمال کیا ہے۔ آپؐ کوہِ صفا پر کھڑے ہوتے ہیں اور نعرہ لگاتے ہیں "وَاصَبَاحَا!" "ہائے وہ صبح جو آنے والی ہے"۔ یہ اُس زمانے کا رواج تھا کہ اگر کسی کو یہ معلوم ہو جاتا تھا کہ کوئی دشمن حملہ کرنے والا ہے تو وہ اپنے قبیلے کے لوگوں کو خبردار کرنے کے لئے اپنے کپڑے اتار کر اور بالکل عریاں ہو کر کسی بلند مقام پر کھڑا ہو جاتا تھا تاکہ سب لوگ اسے دیکھ سکیں' اور پھر نعرہ لگاتا تھا وَاصَبَاحَا! یعنی ہائے وہ صبح جو آنے والی ہے۔ لوگ سمجھ جاتے تھے کہ کوئی بڑی اہم بات ہے۔ چنانچہ سب اس کی طرف لپکتے اور پھر وہ اپنی خبر یا اطلاع لوگوں تک پہنچاتا تھا۔ حضور ﷺ کے بارے میں اس کا ہرگز کوئی سوال یا امکان نہیں تھا کہ آپ ﷺ عریاں ہو جاتے' لیکن باقی آپؐ نے وہ پورا طرزِ عمل اختیار کیا۔ کوہِ صفا پر بلند مقام پر کھڑے ہو کر نعرہ لگایا' لوگ جمع ہوئے' آپ ﷺ نے دعوت پیش کی۔ یہ دوسری بات ہے کہ پورے مجمع میں سے کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی اور آپ ﷺ کے سب سے قریبی رشتہ دار ابولہب نے یہ زہر آلود الفاظ کہے "تَبًّا لَكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا" (آپ کے ہاتھ ٹوٹ جائیں' کیا آپ نے اس کام کے لئے ہمیں جمع کیا تھا؟) نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔ بہرحال اِس وقت یہ بتانا مقصود تھا کہ اس ابلاغ' تبلیغ اور نشر و اشاعت کے لئے جو بھی وسائل ممکن ہوں اختیار کئے جانے چاہئیں۔ سیرت میں ہمیں نظر

آتا ہے کہ انفرادی ملاقاتیں بھی تھیں‘ آپؐ گلیوں میں بھی تبلیغ فرماتے تھے‘ جہاں کہیں معلوم ہوا کہ کوئی قافلہ ٹھہرا ہوا ہے وہاں پہنچ کر اپنی دعوت پیش فرماتے تھے۔ حج کے ایام میں آپؐ کی یہ دعوتی سرگرمی پورے عروج کو پہنچ جاتی تھی۔ ملک کے کونے کونے سے لوگ آئے ہوتے تھے‘ آپؐ مختلف وادیوں میں گھومتے اور جہاں کہیں کسی قبیلے کا پڑاوَ دیکھتے وہاں جا کر اپنی دعوت پیش کرتے۔ گویا وہ نقشہ ہوتا جو حضرت نوح علیہ السلام کی اس دعا میں نظر آتا ہے:

﴿ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلاً وَّنَهَارًاO فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْٓ اِلاَّ فِرَارًاO وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَلَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًاO ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًاO ثُمَّ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًاO ﴾

یعنی اے میرے رب! اے میرے پروردگار! میں نے اپنی اس قوم کو فرداً فرداً بھی پکارا‘ عام مجمعوں میں بھی انہیں دعوت دی‘ مَیں تنہائی میں بھی ان سے ملا‘ میں نے علی الاعلان بھی یہ بات کہی ہے‘ میں نے رات کی تاریکیوں میں بھی پیغام پہنچایا ہے اور دن کی روشنی میں بھی اس پیغام کی نشرواشاعت کی ہے۔

یہ ہے درحقیقت جہاد فی سبیل اللہ کا اولین مرحلہ۔ اسے تبلیغ کہئے‘ دعوت کہئے یا نشر واشاعت کہئے۔ اس میں محنت و مشقت ہوگی‘ اوقات صرف ہوں گے‘ صلاحیتیں کھپیں گی۔ ضرورت اس بات کی ہوگی کہ باصلاحیت لوگ آئیں اور اپنی صلاحیتوں کو اس راہ میں صرف کریں‘ ذہین اور فطین نوجوان آئیں اور وہ اس کام میں اپنے آپ کو جھونک دیں۔ نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر اپنے کاروبار میں منہمک نہیں ہوئے‘ بلکہ آپ اسی کشاکش‘ اسی کوشش اور اسی جدوجہد میں ہمہ تن مصروف ہو گئے‘ اور چند سال کی محنت کا نتیجہ یہ نکلا کہ عشرہ مبشرہ (رضی اللہ عنہم) میں سے چھ اصحاب کو لا کر انہوں نے محمدؐ رسول اللہ ﷺ کی جھولی میں ڈال دیا۔ یہ ہے اس مجاہدہ فی سبیل اللہ کی پہلی منزل!

یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ جنگ اور قتال کا مرحلہ تو نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیّبہ میں کہیں پندرہ برس کے بعد آیا۔ مکّہ مکرمہ کے تیرہ برسوں میں اور پھر قیامِ مدینہ کے

ابتدائی دو برسوں میں مجاہدہ جاری رہا۔ یہ جدّوجُہد اور کشاکش نظریاتی سطح پر تھی۔ یہ عقائد کا تصادم تھا جو جاری تھا اور اس میں لوگ تکالیف اور مصیبتیں بھی جھیل رہے تھے۔ جن لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور نیا عقیدہ اختیار کیا ان کی اپنے گھروں اور اپنی برادریوں میں کشمکش شروع ہو گئی۔ اپنے ماحول کے ساتھ ان کا تصادم پوری شدت کے ساتھ شروع ہو گیا۔ وہ ستائے گئے' ان کو ایذائیں دی گئیں' جس کا نقشہ ہم سورۂ آل عمران کے آخری رکوع کی اس آیت میں دیکھ چکے ہیں کہ ﴿ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا ﴾ یہ قتال کا مرحلہ یعنی غزوۂ بدر کا واقعہ تو کہیں ۲ھ کا ہے' لیکن پہلے پندرہ برس یہ کشاکش اور تصادم جاری تھا۔ پھر جن لوگوں نے اس دعوت کو قبول کیا ان کی تربیت کرنا اور ان کو ایک منظم جماعت کی شکل دینا بھی تو مجاہدے ہی کی ایک شکل تھی۔

## دعوت و تبلیغ کی غرض و غایت : اتمامِ حُجّت

مجاہدہ فی سبیل اللہ کا اوّلین ہدف یہ ہے کہ خلقِ خدا پر خدا کی طرف سے دعوت و تبلیغ کے ذریعے حجت قائم کر دی جائے' تاکہ روزِ قیامت انسان یہ عذر نہ پیش کر سکے کہ اے رب! ہمیں معلوم نہ تھا کہ تیرا دین کیا ہے۔ یہ چیز ہمارے آئندہ درس (سورۃ الحج کی آخری آیات) میں وضاحت کے ساتھ آئے گی کہ انبیاء کی بعثت کی ایک بہت بڑی غرض "شہادت علی الناس" قرار دی گئی ہے۔ یہ گواہی اور شہادت قولاً بھی دی جاتی ہے اور عملاً بھی' تاکہ خلق خدا پر حجت قائم ہو جائے اور اس کے پاس کوئی عذر باقی نہ رہے۔ ظاہر بات ہے کہ اس کام میں محنتیں بھی لگیں گی اور صلاحیتوں کا صرف بھی ہو گا' تب ہی تو کوئی داعیٔ حق خلقِ خدا پر حجت قائم کر سکے گا کہ جو حق میرے پاس تھا میں نے تمہارے سامنے رکھ دیا ہے' تم یہ نہ کہہ سکو گے کہ میں نے اس کے بیان میں کتمان سے یا اخفا سے کام لیا ہے۔ آپ اسے قطعِ عذر کہہ لیں یا اتمامِ حجت' بہرکیف یہ جان لیجئے کہ مجاہدہ فی سبیل اللہ کی اولین منزل یہی ہے۔

## مجاہدہ فی سبیل اللہ کا آخری ہدف :

اس مجاہدہ فی سبیل اللہ کا آخری ہدف اور اس کی غایتِ قصویٰ کیا ہے؟ یہ بات اچھی

طرح سمجھ لیجئے کہ اس کائنات کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اللہ کی زمین پر اُسی کا حکم نافذ ہونا چاہئے۔ اَلْاَرْضُ لِلّٰہِ وَالْحُکْمُ لِلّٰہِ۔ زمین بھی اللہ کی ہے اور حکم بھی اللہ کا ہے۔ بالفاظِ قرآنی : ﴿ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ﴾ حکم اور فیصلے کا اختیار سوائے اللہ کے کسی کو حاصل نہیں۔ گویا تمام حقائق میں سب سے فائق حق یہی ہے کہ اللہ کی زمین پر اُسی کے اختیار کو عملاً نافذ و غالب ہونا چاہئے' جبکہ بالفعل معاملہ اس کے برعکس ہے۔ چنانچہ اس حق کو بالفعل دنیا میں نافذ کرنے کے لئے اب ایک مزید محنت درکار ہوگی' مزید جدّوجُہد کی ضرورت ہوگی۔ دعوت و تبلیغ کے لئے محنتیں اور کوششیں اپنی جگہ اہم ہیں' لیکن یہ بات ذہن میں رکھئے کہ اگر کسی بے ضرر قسم کی بات کی تبلیغ کی جارہی ہو' جس میں کسی پر کوئی تنقید نہ ہو اور جس میں کسی کے مفادات پر کوئی آنچ نہ آتی ہو تو کوئی تصادم نہیں ہوگا' کوئی ٹکراؤ نہیں ہوگا' بلکہ بالعموم ایسے واعظین کو ہار پہنائے جاتے ہیں اور ان کی خدمت کی جاتی ہے۔ لیکن اگر تبلیغ ہو صحیح معنی میں کہ جس میں حقیقت ہی کو سامنے لایا جائے اور حق بات کے کہنے سے دریغ نہ کیا جائے' خواہ اس سے لوگوں کے مفادات پر آنچ آرہی ہو' یا ان کے غلط نظریات اس سے مجروح ہو رہے ہوں' تو ظاہر بات ہے کہ تصادم اور کشمکش کا مرحلہ آکر رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تصادم اور کشمکش مکّی دَور میں بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ لیکن اس سے آگے مرحلہ آتا ہے جب داعیٔ حق یہ کہتا ہے کہ ہم صرف مبلغ نہیں ہیں' ہم صرف داعی نہیں ہیں' بلکہ ہم تو حق کو قائم اور غالب کرنے کے لئے اٹھے ہیں' ہم عدل و انصاف کا صرف وعظ کہنے کے لئے نہیں آئے' بلکہ ہم عدل و انصاف کو بالفعل نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات ہے جو سورۃ الشوریٰ میں نبی کریم ﷺ سے کہلوائی گئی کہ اے نبی! ان سے کہہ دیجئے ﴿ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ ﴾ کہ مجھے تو یہ حکم ہوا ہے کہ میں تمہارے مابین عدل قائم کروں۔ ظاہر بات ہے کہ جب دعوت یہ ہوگی کہ اللہ کا عطا کردہ نظامِ عدل قائم کیا جائے' اسے نافذ اور رائج کیا جائے تو یہ صرف تبلیغ و تلقین اور وعظ و نصیحت کا مرحلہ نہیں ہے' بلکہ اقامتِ دین کا مرحلہ ہے۔ یہ صرف کسی نظام کی برکات کو علمی سطح پر پیش کر دینے کا مرحلہ نہیں بلکہ اس نظام کو فی الواقع قائم اور نافذ کر دینے کا مرحلہ ہے۔ تو سیدھی سی بات ہے کہ یہاں تصادم اب مزید شدت اختیار کرے گا۔ جن کے مفادات پر آنچ آئے گی وہ اسے کبھی ٹھنڈے پیٹوں برداشت نہیں کریں گے۔ وہ اپنی

پوری قوتوں کو اور اپنے تمام وسائل و ذرائع کو مجتمع کر کے مزاحمت کریں گے اور اس دعوت کی راہ روکنے اور اسے کچلنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگادیں گے۔ اس مرحلے پر یہ کشاکش اور تصادم انتہائی شدید اور ہولناک صورت اختیار کرے گا۔

## جہاد فی سبیل اللہ کی آخری منزل : قتال فی سبیل اللہ

تو اقامتِ دین اور غلبۂ دین حق کی اس جدّ و جہد میں' جس کے لئے قرآن مجید کی ایک اصطلاح "اِظْهَارُ دِیْنِ الْحَقِّ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ" کی بھی ہے' واقعہ یہ ہے کہ کوئی خواہ کتنا ہی ناپسند کرے تصادم کی یہ آخری منزل آکر رہے گی' آگ اور خون کی ندیوں کو بہرحال عبور کرنا ہوگا' اپنے خون کا نذرانہ بہرکیف پیش کرنا ہوگا۔ اس لئے کہ یہ نظام کو بدلنے کا معاملہ ہے' وعظ اور نصیحت سے آگے بڑھ کر عدل اور انصاف کو بالفعل رائج کرنے کا معاملہ ہے۔ یہاں وہ تصادم انتہائی شدت پکڑ لیتا ہے' اور جہاد بالفعل "قتال" کی شکل اختیار کرتا ہے۔

یہ ہے گویا اُس مجاہدہ فی سبیل اللہ کا نقطۂ عروج' جس کا نقطۂ آغاز ہے "مجاہدہ مع النفس"۔ نفس انسانی سے یہ مجاہدہ جب خارج کی طرف آتا ہے تو یہ تبلیغ دین' دعوتِ دین' احقاقِ حق' ابطالِ باطل اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی صورتوں میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔ دنیا میں حق کی نشر و اشاعت اور بدی کے سدباب کے لئے وعظ و نصیحت' تلقین و تبلیغ اور افہام و تفہیم کی تمام قوتوں کو بروئے کار لانا اور ابلاغ کے ممکنہ ذرائع کو استعمال کرنا اس جدوجہد کا اولین مرحلہ ہے' اور اس سے اصل مقصود یہ ہے کہ خلقِ خدا پر خدا کی جانب سے حجت قائم کردی جائے ـــــ اور اس کی بلند ترین منزل ہے "اِظْهَارُ دِیْنِ الْحَقِّ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ" کہ پورے کے پورے دین اور پورے نظامِ زندگی پر اللہ کے دین کو غالب کردیا جائے۔

قرآن مجید اس حقیقت کو کہیں یوں بیان کرتا ہے : ﴿ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ﴾ کہ اے مسلمانو! جنگ جاری رکھو' تمہاری یہ جنگ جاری رہنی چاہئے' یہاں تک کہ فتنہ بالکل فرو ہو جائے اور دین کل کا کل اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔ اس زمین پر اللہ کا حق ہے کہ اسی کی حکومت قائم ہو۔ لیکن اگر یہاں کسی اور نے اپنی حکمرانی کا تخت بچھایا ہوا ہے اور کسی فرعون یا نمرود کی مرضی یہاں رائج ہے تو یہی

درحقیقت قرآن حکیم کی اصطلاح میں فتنہ ہے۔ یہ فساد فی الارض کی بدترین شکل ہے۔ اس فتنے کو ختم کرنا اور اس بغاوت کو فرو کرنا ایک بندۂ مؤمن کا مقصدِ حیات بن جانا چاہئے۔ اگر وہ واقعتاً اللہ کو ماننے والا ہے اور اگر اس نے واقعتاً دین کو قلب اور ذہن کی متفقہ شہادت کے ساتھ قبول کیا ہے تو اس کا منطقی نتیجہ یہ نکلے گا کہ پھر وہ ایسے ہر نظام کو جس میں خدا کی مرضی اور خدا کے حکم کو فائنل اتھارٹی کی حیثیت سے قبول نہ کیا جائے' فتنہ اور بغاوت سمجھے گا' چاہے وہاں بظاہر بڑا امن وامان ہو اور وہاں ہر طرح سے زندگی کا کاروبار سکون سے جاری ہو۔ قرآن کی رو سے غیر اللہ کی حکومت اور غیر اللہ کا نظام مجسم فتنہ' مجسم فساد اور مجسم بغاوت ہے' لہٰذا اس کے خلاف سینہ سپر ہو جانا اور اپنے جان و مال کو دین کی حمایت میں کھپا دینا ایمان کا لازمی نتیجہ ہے۔ یہ ایمانِ حقیقی کا رکنِ لازم ہے۔

ہمارے اس دورِ انحطاط میں' جیسا کہ آغاز میں عرض کیا گیا' جہاد فی سبیل اللہ پر دو ظلم روا رکھے گئے۔ ایک یہ کہ اس کو جنگ کے مترادف قرار دے دیا گیا۔ چنانچہ اس کی وسعت' اس کی ہمہ گیری' اس کا نقطۂ آغاز' اس کے وہ سارے مراحل جن میں دعوت و تبلیغ بھی ہے' نشر و اشاعت بھی ہے' پھر جو لوگ اس حق کو قبول کرلیں ان کو ایک نظم میں پرو کر ایک منظم قوت کی شکل دینا اور انہیں آئندہ کے مراحل کے لئے مناسب تربیت دینا بھی شامل ہے' یہ سب ذہن سے بالکل خارج ہو گئے۔ دوسرا ظلم یہ ہوا کہ مسلمانوں کی ہر جنگ کو بہرحال اور بہرنوع جہاد قرار دے دیا گیا۔ اس طرح "جہاد" کے لفظ کو ہم نے انتہائی بدنام کر دیا اور اس کے مقدس تصور کو بہت بری طرح مجروح کیا گیا۔ اور تیسرا ظلم اس پر یہ ڈھایا گیا کہ جہاد کو فرائض دینی کی فہرست سے خارج کر دیا گیا کہ یہ فرضِ عین نہیں ہے' بلکہ فرضِ کفایہ ہے۔ یہ درحقیقت مسلمانوں کے اندر سے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کی سازش کا حصہ ہے۔ کہیں یہ سازش بڑے ہی گھناؤنے انداز میں ہوئی' جیسے کہ غلام احمد قادیانی (علیہ ما علیہ) نے جہاد اور قتال کو اس دور میں بالکل منسوخ قرار دے دیا کہ ع دیں کے لئے حرام ہے اب دوستو قتال! یہ تو خیر انتہائی گمراہی کا معاملہ تھا' لیکن واقعہ یہ ہے کہ خود ہمارے تصوراتِ دینی میں اب یہ جہاد فی سبیل اللہ کسی فرض کی حیثیت سے موجود نہیں ہے۔ ہم یہ تو جانتے ہیں کہ نماز فرض ہے' ہمیں یہ معلوم ہے کہ روزہ فرض ہے' ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ ہر صاحبِ نصاب پر فرض ہے اور ہمیں یہ بھی

خوب معلوم ہے کہ حج ہر صاحبِ استطاعت پر فرض ہے' لیکن یہ بات بالکل ذہن سے نکل چکی ہے کہ جہاد بھی فرضِ عین ہے' یہ بھی دین کی طرف سے عائد شدہ کوئی ضروری فریضہ ہے۔ ضرورت ہے کہ اس تصور کو عام کیا جائے۔

یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ جہاد کا شمار "ارکانِ اسلام" میں نہیں ہوتا۔ اسلامی ریاست کے شہری ہونے کے لئے اور ایک مسلمان معاشرے میں ایک فرد کی حیثیت سے کسی کے قبول کئے جانے کے لئے جو کم سے کم لوازم ہیں' ان میں واقعتاً جہاد کا نام نہیں ہے۔ بخاری و مسلم سے مروی حدیثِ نبوی ﷺ کے الفاظ واضح ہیں : ((بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ : شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ' وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ' وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ' وَحَجِّ الْبَيْتِ' وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) ارکانِ اسلام میں یہی پانچ چیزیں ہیں' لیکن وہ ایمانِ حقیقی' جس کی بنیاد پر آخرت میں معاملے طے ہوں گے' جس کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کسی کو آخرت میں مؤمن قرار دے گا' اس ایمانِ حقیقی کے ارکان دو ہیں : ایک یقین' جو قلب میں جاگزیں ہو گیا ہو اور دوسرے اس کا جو اوّلین اور نمایاں ترین مظہر انسان کے عمل میں ہو وہ جہاد ہے' وہ کشاکش اور تصادم ہے' اس راہ میں جان اور مال کا کھپانا ہے۔ اس کا نقطۂ آغاز ہے خود اپنے نفس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کا پابند بنانے کے لئے اس کے ساتھ مجاہدہ۔ اور اس کے لئے پھر ابتدائی مرحلہ یہ ہے کہ دعوت و تبلیغ' نشر و اشاعت اور تمام ممکنہ ذرائع ابلاغ کو کام میں لا کر حق کی دعوت کو پھیلایا جائے۔ اور اس کی آخری منزل یہ ہے کہ جس طریقے سے اس شخص نے اپنے وجود پر اللہ کے دین کو قائم اور اللہ کی مرضی کو نافذ کیا ہے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کو اس پر بالفعل قائم کر دیا ہے' اسی طرح پورے کرۂ ارضی پر اللہ کے دین کو عملاً نافذ اور غالب کرنے کے لئے جان اور مال لگائے۔ اس کے لئے تن من دھن سے کوشش کرے اور اگر ضرورت داعی ہو تو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر میدانِ جنگ میں حاضر ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ توفیق دے تو مرتبہ شہادت حاصل کرے ؎

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مؤمن
نہ مالِ غنیمت' نہ کشور کشائی!

یہ ہے اسلام میں جہاد کا وہ تصور جو اب ہمارے آئندہ دروس میں مزید وضاحت کے ساتھ سامنے آئے گا۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○○

# سیرتِ نبویؐ کے مطالعہ کی ضرورت واہمیت

ڈاکٹر طاہرہ بشارت☆

انسان اپنی فطرت و طبیعت کے اعتبار سے نمونہ کا محتاج ہے اور کوئی کام بھی بغیر نمونہ کے نہیں کر سکتا۔ اس کی بود و باش نمونہ کی متقاضی ہے' اس کی بولی نمونہ چاہتی ہے' لباس نمونہ کی تقلید چاہتا ہے' غرض انسان اپنی حرکت و سکون میں کسی کو نمونہ بنائے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔ ایک انسان کی طرح اجتماعی طور پر دنیا بھی ایک نمونہ اور اسوۂ حسنہ کی شدید محتاج ہے۔ اور نمونہ وہی ہو سکتا ہے جو تمام امور میں' خواہ وہ عبادات ہوں یا معاملات' عقائد ہوں یا اخلاق' سب میں کامل ہو اور اس میں نقص نہ ہو۔ وہ اپنے تمام اوصاف میں کامل' باتوں میں احسن اور امور میں افضل ہو' جس کی ہر بات اور ہر فعل قابل تقلید ہو۔ اور ایسا شخص وہی ہو سکتا ہے جس کی زندگی ہر قسم کے داغ سے پاک اور ہر طرح کے دھبوں سے صاف ہو۔ اور یہ ہستی جو نمونہ کامل ہے' جس کی زندگی معصیت کے داغ سے مبرّا ہے اور جس کی زندگی کمالات اور پسندیدہ امور سے بھری ہوئی ہے اور ہر شعبہ زندگی کے لئے اس کے کئے گئے افعال قابل تقلید ہیں' وہ صرف نبی کریم ﷺ کی ہستی مبارکہ ہے۔ آنحضرت ﷺ ہی وہ ہستی ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ :

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (الاحزاب ۳۳ : ۲۱)

"در حقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ ہے۔"

نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ آپ ﷺ نے جو کام بھی کیا وہ آنے والوں کے لئے ایک روشن دلیل ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے مطالعہ کی اہمیت اس لئے ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں کے لئے جو ہدایت اور جو راستہ آپ ﷺ نے دکھایا ہے وہ سب کے سامنے آجائے۔ آپ ﷺ زندگی کے ہر شعبہ میں ہر شخص کے لئے اور ہر زمانے کے لئے ایک کامل نمونہ ہیں اور اس نمونہ

---

☆ اسسٹنٹ پروفیسر ادارہ علومِ اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

کی تقلید و پیروی کے لئے رہنمائی آپ ﷺ کی سیرت کے مطالعہ سے آگاہی کے ذریعے ہی مل سکتی ہے۔

تاریخ کی دنیا میں ہزاروں لاکھوں اشخاص نمایاں ہیں جنہوں نے آنے والوں کے لئے اپنی اپنی زندگیاں نمونہ کے طور پیش کی ہیں۔ ایک طرف شاہانِ عالم کے شان و شکوہ والے دربار ہیں' ایک طرف سپہ سالاروں کے جنگی پرے ہیں' ایک طرف حکماء اور فلاسفروں کا ذہین گروہ ہے' ایک طرف فاتحینِ عالم کی پُرجلال صفیں ہیں' ایک طرف شعراء کی بزمِ رنگین ہے' ایک طرف دولت مندوں اور خزانوں کے مالکوں کی نرم گدیاں اور کھنکھناتی تجوریاں ہیں' ان میں سے ہر ایک کی زندگی آدم کے بیٹوں کو اپنی اپنی طرف کھینچتی ہے۔ غرض دنیا کے اسٹیج پر ہزاروں قسم کی زندگیوں کے نمونے ہیں جو بنی آدم کی عملی زندگی کے لئے سامنے ہیں۔ لیکن ان مختلف اصنافِ زندگی میں سے کسی کی زندگی نوعِ انسان کی سعادت اور فلاح و ہدایت کی ضامن اور اس کے لئے قابلِ تقلید نمونہ نہیں رہی کہ اس پر چل کر منزلِ مقصود پالی جائے۔ یہ قابلِ تقلید نمونہ صرف رسول اللہ ﷺ کی ہستی سے دنیا کو میسر آیا جس میں ہر انسان کی زندگی میں ہر شعبے اور ہر قدم پر ہدایت و رہنمائی ہے۔[1]

مولانا ابو الاعلیٰ مودودیؒ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کے بارے میں لکھتے ہیں :

"انسانی زندگی کی تاریخ کے منظر سے اس حیرت انگیز انسان کی بلند و بالا شخصیت اتنی ابھری نظر آتی ہے کہ ابتدا سے لے کر اب تک کے بڑے بڑے تاریخی انسان' جن کو دنیا اکابر (Heroes) میں شمار کرتی ہے' جب اس کے مقابلے میں لائے جاتے ہیں تو اس کے آگے بونے نظر آتے ہیں۔ دنیا کے اکابر میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کے کمال کی چمک و دمک انسانی زندگی کے ایک دو شعبوں سے آگے بڑھ سکی ہو۔ کوئی نظریات کا بادشاہ ہے' مگر عملی قوت نہیں رکھتا۔ کوئی عمل کا پتلا ہے' مگر فکر میں کمزور ہے۔ کسی کی نظر اجتماعی زندگی کے ایک پہلو پر اتنی گہری جمی ہے کہ دوسرے پہلو او جھل ہو گئے۔ کسی کے کمالات سیاسی تدبر تک محدود ہیں۔ کوئی محض فوجی ذہانت کا مظہر ہے۔ کسی نے اخلاق اور روحانیت کو لیا تو معیشت و سیاست کو بھلا دیا۔ کسی نے معیشت و سیاست کو لیا تو اخلاق و روحانیت کو نظرانداز کر دیا۔ غرض تاریخ میں ہر طرف یک رخے ہیرو نظر آتے ہیں' مگر تنہا ایک ہی شخصیت ایسی ہے جس میں تمام

کمالات جمع ہیں۔ وہ خود ہی فلسفی اور حکیم بھی ہے اور خود ہی اپنے فلسفہ کو عملی زندگی میں نافذ کرنے والا بھی۔ وہ سیاسی مدبّر بھی ہے، فوجی لیڈر بھی ہے، واضعِ قانون بھی ہے، معلمِ اخلاق بھی ہے، مذہبی اور روحانی پیشوا بھی ہے۔ اس کی نظر انسانیت کی پوری زندگی پر پھیلتی ہے اور چھوٹی چھوٹی تفصیلات پر جاتی ہے۔ کھانے اور پینے کے آداب، جسم کی صفائی کے طریقوں سے لے کر بین الاقوامی تعلقات تک ایک ایک چیز کے متعلق وہ احکام و ہدایات دیتا ہے۔ اپنے نظریات کے مطابق ایک تہذیب وجود میں لا کر دکھاتا ہے اور زندگی کے تمام مختلف پہلوؤں میں ایسا صحیح توازن قائم کرتا ہے کہ افراط و تفریط کا کہیں نشان نظر نہیں آتا۔ کیا اس جامعیت کا حامل دوسرا کوئی شخص کسی کی نظر میں ہے؟؟" (۲)

اسلامی نظریۂ حیات کے مصنف نے سیرت کے مطالعہ کے متعلق لکھا ہے :

"سیرتِ نبوی ﷺ سے آگاہی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دائمی عالمگیر نمونۂ عمل صرف حضرت محمد ﷺ کی سیرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے جو نظام بنایا ہے وہ یہ ہے کہ مختلف قوموں کے پاس اللہ کے رسول وحی الٰہی لے کر آئے اور انہوں نے اپنی زندگی اور اسوۂ حسنہ سے ان تعلیمات کے عملی پہلو کو روشن کر دیا۔ اللہ کا یہی قانون ہے کہ اس نے اول روز سے ہی انسان کو نبیوں کی رہنمائی سے سرفراز فرمایا اور اس طرح انسانی تاریخ کا آغاز ہدایت و روشنی میں ہوا، ظلمات اور تاریکی میں نہیں۔ پھر یہ روشن سلسلہ برابر جاری و ساری رہا اور ہر دور اور ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک اور برگزیدہ بندوں کے ذریعے اپنی ہدایات انسانوں تک پہنچائیں۔ اس سلسلے کی آخری کڑی حضرت محمد ﷺ کی ذات ہے جن کو اسلام کی تعلیم دی تاکہ سارے جہان میں پھیلا دیں۔ (۳)

خطباتِ مدراس میں نبی کریم ﷺ کے حوالے سے لکھا ہے :

"حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اس دنیا میں اپنے اپنے وقت اور اپنی اپنی اقوام کے لئے آئے اور گزر گئے، ہر ایک نے اپنے زمانے کے مناسب حال، اخلاقِ عالیہ اور صفاتِ کاملہ کا ایک نہ ایک بلند ترین معجزانہ نمونہ پیش کیا۔ کسی نے صبر، کسی نے ایثار، کسی نے زہد غرض ہر ایک نے دنیا میں انسان کی پر پیچ زندگی کے راستہ میں ایک ایک مینار قائم کر دیا جس سے صراطِ مستقیم کا پتہ لگ سکے، مگر ضرورت تھی ایک ایسے

رہنما اور رہبر کی جو اِس سرے سے لے کر اُس سرے تک پوری راہ کو اپنی ہدایت و عملی نمونہ سے روشن کر دے۔"(۴)

اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حق تعالیٰ جل شانہ نے کتاب کی شکل میں قرآن کریم عطا کیا کہ جس نے قیامت تک کے آنے والے تمام انسانوں' تمام قبائل و خاندان' ہر رنگ و نسل اور علاقے میں رہنے والوں کے مسائل اصولی انداز میں حل کر دیئے۔ قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ اُمّتِ محمدیہ ﷺ کو عطا کی گئی۔ قرآن کتاب ہے' آپؐ کی زندگی اس کا عملی نمونہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کا جامع اُسوۂ حسنہ اور آپؐ ہی کا انتخاب عملی پیروی کے لئے ہونا چاہئے اور اس یقین کے ساتھ کہ اب آپؐ ہی اللہ کے رسول ہیں۔(۵)

نبی کریم ﷺ کا اُسوۂ حسنہ اور آپؐ کی سیرت و نبوت کسی ایک قوم' ملک یا دَور کے لئے مخصوص نہیں' بلکہ تمام نوعِ انسانی کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے عام ہے۔ اور یہی بات حق تعالیٰ نے یوں فرمائی :

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ﴾ (سبا ۳۴ : ۲۸)

"(اے نبیؐ!) ہم نے آپ کو بھیجا ہی تمام انسانوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر ہے۔"

ایک اور جگہ فرمایا :

﴿ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ﴾

(الاعراف ۷ : ۱۵۸)

(اے نبیؐ!) کہہ دیجئے : اے لوگو! میں تم سب کے لئے اللہ کا رسول ہوں۔"

نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی ظاہری و باطنی اوصاف کے اعتبار سے ایک مکمل ذات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کی ذات نسل انسانی کے تمام افراد کے لئے زندگی کے روحانی و مادی پہلوؤں میں رہنمائی کا مرتبہ رکھتی ہے۔ آپ ﷺ کی ذات ایک آفتاب ہے جس کی نورانی کرنیں مؤمنوں کی کائناتِ قلبی کو منور کرتی ہیں۔ آپ ﷺ بدرِ کامل ہیں جس کی ٹھنڈی میٹھی روشنی تسکین جان کا باعث ہے۔ آپ ﷺ کی شخصیت جامعِ صفات اور کمالات ہے۔ آپ ﷺ نے رئیس مملکت' جرنیل' جج' امام' مدبّر غرض ہر حیثیت سے ایک عمدہ نمونہ پیش کیا۔(۶)

"غرض ایک ایسی شخصی زندگی جو ہر طائفہ انسانی اور ہر حالتِ انسانی کے مختلف

مظاہراور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اخلاق کا مجموعہ ہو صرف حضرت محمد ﷺ کی سیرت ہے۔"(۷)

آنحضرت ﷺ کی ذاتِ اقدس میں انسانی زندگی کی تمام حیثیتیں جمع تھیں۔ آپؐ کی حیثیت ایک انسان' ایک باپ' ایک شوہر' ایک دوست' ایک خانہ دار' ایک تاجر' ایک افسر' ایک حاکم' ایک سپہ سالار' ایک بادشاہ' ایک استاد' ایک واعظ' ایک مرشد' ایک زاہد وعابد اور ایک پیغمبر کی نظر آتی ہے اور جامع ہے۔(۸)

آپؐ کی ذات اعلیٰ و کامل نمونہ ہے۔ اور کسی انسانی سیرت کے دائمی نمونہ عمل بننے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے تمام صحیفہ حیات سامنے ہوں اور کوئی واقعہ پردۂ راز یا ناواقفیت کی تاریکی میں نہ ہو۔ اس وجہ سے ضروری ہے کہ آپؐ کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے اور اس کی جامعیت و عملیت کو اجاگر کیا جائے۔(۹)

نبی کریم ﷺ کی شخصیت کی جامعیت اور ہر شعبہ میں آپؐ کے اسوہ کو نعیم صدیقی نے اس طرح پیش کیا ہے :

"حضرت محمد ﷺ کی سیرت کے مدرسے سے ایک حاکم' ایک امیر' ایک وزیر' ایک افسر' ایک ملازم' ایک آقا' ایک سپاہی' ایک تاجر' ایک مزدور' ایک جج' ایک معلم' ایک واعظ' ایک رہنما' ایک انقلابی' ایک فلسفی' ایک ادیب اور ایک اُمّی ہر کوئی یکساں درسِ حکمت و عمل لے سکتا ہے۔ وہاں ایک باپ کے لئے' ایک ہم سفر کے لئے' ایک دوست کے لئے' ایک پڑوسی کے لئے' ایک شوہر کے لئے اور ایک سربراہ کے لئے یکساں مثالی نمونہ موجود ہے۔ ایک بار جو کوئی اس درس گاہ تک آ پہنچتا ہے اس کو پھر کسی دوسرے دروازے کو کھٹکھٹانے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ انسانیت جس آخری درجہ کمال تک پہنچ سکتی تھی وہ اس نیک ہستی میں جلوہ گر ہے۔ اس لئے اس ہستی کو انسانِ اعظم ﷺ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ تاریخ کے پاس انسان اعظم ﷺ صرف یہی ایک ہے' جس کو چراغ بنا کر ہر دَور کے ایوانِ حیات کو روشن کر سکے۔ کروڑوں افرادِ انسانی نے اس سے روشنی لی۔ لاکھوں بزرگوں نے اپنے علم و فضل کے دیئے اسی کی لو سے جلائے۔ دنیا کے گوشے گوشے میں اس کا پیغام گونج رہا ہے اور دیس دیس پر گہرے اثرات اس کی دی ہوئی تعلیم کے پڑتے ہیں۔ کوئی انسان نہیں جو اس انسانِ کامل و اعظم کا کسی پہلو سے زیر بارِ احسان نہ ہو۔"(۱۰)

اور یہ سب اس وجہ سے ہے کہ آپ ﷺ کی ذات جامعیت و کاملیت کی حامل ہے' جس کے بارے میں قاری طیب اپنے مقالے "سیرت کی جامعیت کے چند بنیادی اصول" میں اس طرح لکھتے ہیں :

"سرکارِ دوعالم' فخرِ بنی آدم' رسول الثقلین حضرت محمد ﷺ کی سیرتِ مقدسہ اپنی ظاہری و باطنی وسعتوں اور پہنائیوں کے لحاظ سے کوئی شخصی سیرت نہیں' بلکہ ایک عالمگیر اور بین الاقوامی سیرت ہے جو کسی شخص واحد کا دستورِ زندگی نہیں' بلکہ جہانوں کے لئے مکمل دستورِ حیات ہے۔ جوں جوں زمانہ ترقی کرتا چلا جائے گا اسی حد تک انسانی زندگی کی استواری و ہمواری کے لئے اس سیرت کی ضرورت شدید سے شدید تر ہوتی جائے گی۔

آپ ﷺ کی سیرت ذکر و فکر کا مجموعہ تھی اور کامل امتزاج بھی۔ جہاں آپؐ کی عبادت ان دونوں روحوں کا مظہر تھی وہاں آپؐ کی سیاست بھی ان دونوں روحوں سے عبادت کے رنگ میں رنگی ہوئی تھی۔ سرکارِ دوعالم ﷺ خلیفہ الٰہی بھی ہیں' معاملات کے فیصلے بھی دے رہے ہیں' دیوانی اور فوج داری مقدمات بھی فیصل فرما رہے ہیں' جہاد کے لئے لشکر بھی بھیج رہے ہیں' غنائم کی تقسیم بھی کر رہے ہیں' حدود و قصائص کا اجراء بھی ہو رہا ہے' فتوحاتِ ممالک کا سلسلہ بھی جاری ہے' صوبوں اور نئی حکومتوں میں گورنر بھی مقرر کر رہے ہیں' مگر یہ سب صحنِ مسجد میں ذکر اللہ اور آخرت کے ساتھ کیا جا رہا ہے' یعنی سب کچھ عبادتِ الٰہی کے دائرہ میں ہو رہا تھا۔ اور یہی آپؐ کی سیرت کا امتیازی اور غالب پہلو ہے۔ آپؐ کی جامعیت ہی ایمان و مادیت' امارت و مسکنت' خلافت و عبادت کا کامل اجتماع و امتزاج ہے' حتیٰ کہ غزوات میں آپؐ بہ نفس نفیس قیادت فرماتے' لیکن عبادت کا رنگ غالب رہتا۔

نبی کریم ﷺ کی سیرت میں جہاں گلیم پوشی ہے وہیں عالمی حکمرانی بھی ہے' جہاں شاہی ہے وہیں درویشی بھی' جہاں "اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبَ" کا نعرۂ جلال ہے وہیں "لَا تَفْضُلُوْا اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی" کا نعرہ جمال بھی ہے۔ وہاں جس طرح ایک ہاتھ میں "کتاب مبین" ہے وہیں دوسرے ہاتھ میں اعلاءِ کلمتہ اللہ کی چمکتی تلوار بھی ہے' وہاں جس طرح "بغض فی اللہ" کا رجز ہے وہیں "حُب فی اللہ" کے تحت مکہ کو "اَنْتَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ" کا خطاب دیا ہے' وہاں جس طرح خانگی زندگی میں حمیراء قلبی کے

محبت آمیز مخاطبات ہیں وہیں بین الاقوامی زندگی میں سلاطین خطاب فرامین نبوت بھی ہیں۔ غرض "انا الزھرک" اور "انا القتال" کے نعرے بیک وقت جمع ہیں اور شدت و رحمت ساتھ ساتھ چل رہی ہے۔ اللہ کی طرف سے اپنے رسول کو یہ بھی حکم ہے کہ ﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ﴾ اور یہ امر بھی ہے کہ ﴿ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ﴾ نہ شدت میں رحمت مانع ہے نہ رحمت میں شدت ' نہ جہاد میں مجاہدہ نفس خارج ہے ' نہ مجاہدہ میں جہاد ' قاہرانہ اور مشفقانہ دونوں شاخیں جمع ہیں۔ یہ بھی ارشاد ہے کہ "اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ" اور سچا ارشاد ہے ' اور یہ بھی ارشاد ہے کہ "اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْكِيْنًا" اور بجا ارشاد ہے۔ جلو میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ ' جابر بن عبداللہؓ اور عثمانؓ جیسے صحابہ بھی ہیں اور ابوذر غفاریؓ ' مقدادؓ ' عمار بن یاسرؓ اور ابو ہریرہؓ جیسے فقراء صحابہ بھی ہیں۔ حضرت عمرؓ اور خالدؓ جیسے تلوار کے دھنی اور شجاعانِ عرب بھی قدموں سے لگے ہوئے ہیں اور زید بن ثابتؓ اور حسان بن ثابتؓ جیسے جامع صفات صحابی بھی ' جو ایک امت واحدہ ہیں تابع فرمان ہیں۔ ان سب پر رحمتِ نبوت کی کرنیں یکساں پڑ رہی ہیں ' لیکن نہ اغنیاء کو فقیر ہو جانے کی ہدایت ہے نہ فقراء کو اغنیاء بن جانے کا امر ہے ' نہ اربابِ سیف کو قلم سنبھالنے کی ہدایت ہے نہ اربابِ قلم کو تلوار پکڑنے پر مجبور کیا جا رہا ہے ' بلکہ سب اپنے اپنے طبقے اور حال میں رہ کر اپنی استطاعت کے مطابق بارگاہِ حق میں واصل ہو رہے ہیں۔ اسی جامع سیرت پر آپؐ نے اپنی امت کو تربیت دی اور یہی جامعیت و اعتدال امت سے ہمہ وقت مطلوب ہے جو اس سیرت سے آگاہی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔

اس سیرت سے اُس وقت کی مضطرب دنیا کو امن و چین ملا تھا اور اسی سیرت سے آج کی دنیا کو بھی راہ دکھانے کا راستہ مطلوب ہے۔ پس آج دولت و عزت ' وجاہت ' حکومت سب کچھ مل سکتا ہے ' لیکن اس سیرت میں اسے رنگ دیئے بغیر وہ مقبولیت و اثر پیدا نہیں کر سکتی اور یہ سب سیرت کے مطالعے اور اس سے آگاہی کے بغیر ممکن نہیں۔" (۱۱)

مولانا ابو الاعلیٰ مودودیؒ سیرت کے مطالعے کے حوالے سے لکھتے ہیں :

"نبی کریم ﷺ کی سیرت کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے اپنی شخصی

زندگی سے اپنی تحریک کے اصولوں کا اور ہر اس چیز کا جس کے لئے یہ تحریک اٹھی تھی' پورا پورا مظاہرہ کیا۔ ان کی ہر بات' ہر فعل اور ہر حرکت سے اسلام کی حقیقی روح ٹپکتی تھی اور آدمی کی سمجھ میں آتا تھا کہ اسلام کیا ہے۔ اس میں آپؐ نے اپنے ملک' اپنی قوم یا خاندان و قبیلے کسی کے مفاد کی پروا نہ کی۔ آپؐ پر ایمان لانے والے غیر اپنے تھے اور ایمان نہ لانے والے اپنے غیر۔ اسی چیز نے لوگوں کو آپؐ کی حق پرستی کا قائل کیا کہ آپؐ انسانیت کی فلاح کے لئے اٹھے ہیں۔"(۱۲)

نبی کریم ﷺ کی سیرت تمام انسانوں کے لئے چشمہ ہدایت اور نجات کا ذریعہ ہے اور اس سے آگاہی اس کے مطالعے سے ہی ممکن ہے۔ اس وجہ سے ایک انسان اور بطورِ خاص ایک مسلمان کا آپؐ کی سیرت کا جاننا اور اس پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ اس طرح فرماتے ہیں کہ :

"سیرت کے مطالعہ کی اہمیت و ضرورت تین طرح سے ہے۔ مسلمانوں کے لئے' غیر مسلموں کے لئے اور بلاامتیاز ہر کسی کے لئے۔

سرورِ کائنات ﷺ کی سیرت کی اہمیت کسی تفصیل کی محتاج نہیں۔ اسلامی قوانین و عقائد کا یہ ایک مسلّمہ کلیہ قاعدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ہر قول و فعل حتیٰ کہ اپنے صحابہ میں ہر گوارا کی گئی اور روا رکھی ہوئی چیز قانونی حیثیت رکھتی ہے۔ اسلامی زندگی محض قرآن نہیں' بلکہ رسول کی پیروی و اتباع ہے' کیونکہ سیرت کا کوئی پہلو بھی وحی سے خالی نہیں۔"(۱۳)

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ ﴾

(النجم ۵۳ : ۳'۴)

"وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتے' یہ تو ایک وحی ہے جو ان پر نازل کی جاتی ہے۔"

یعنی سیرت پر عمل کرنا اور اسے نمونہ سمجھنا اتنا ضروری ہے جتنا احکامِ خداوندی پر۔

﴿ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ ﴾

(الحشر ۵۹ : ۷)

"جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے وہ روک دیں اس سے رُک جاؤ۔"

سیرتِ نبوی ﷺ کا مطالعہ اس لئے ضروری ہے کہ جب ایک شخص یہ کہے کہ میں تمہارے فائدے کی بات بے غرضانہ چاہتا ہوں تو اسے تسلیم کرنے والا اسے سننے کے بعد فیصلہ کرے گا کہ وہ بات سننے کے قابل ہے یا نہیں۔ اس وجہ سے جب آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور دعوت دی تو اوچھے لوگوں نے تمسخر و استہزاء کیا اور مخالفت کی اور سنجیدہ لوگوں نے اس کی بابت دریافت کیا اور دعوت قبول کی۔ آج بھی اگر کسی غیر مسلم سے بات ہو تو بحیثیت مسلمان ہمیں اپنے پیغمبر و ہادیٔ برحق کی سیرت سے آگاہی ہونی چاہئے۔ اور ہر کسی کے لئے چند بنیادی اصولِ زندگی باعث فیصلہ ہیں' یعنی نیکی و بدی۔ اور آپؐ کی سیرت میں اور طرزِ تعلیم میں ہمارے لئے کھل کر بیان کر دیا گیا ہے کہ راہِ حق کون سی ہے اور کس کی اتباع و پیروی کرنی ہے۔

بحیثیت مسلمان ہمیں نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کے مطالعہ کی ضرورت اس لئے ہے کہ آپؐ کے پیغام کی مشعل ہمارے سامنے اور پوری انسانیت کے سامنے ایک بار پھر نور پاش ہو اور قافلہ زندگی دورِ حاضر کی تاریکیوں میں جادۂ فلاح کا سراغ پالے' جس طرح چھٹی صدی عیسوی کے بحران سے نجات پانے کا طریقہ ملا تھا! بقول شاعر ؎

مرے حضورؐ کے در پر لگی ہے سب کی نگاہ
مرے نبیؐ سے ہے وابستہ خلق کی بہبود
نبیؐ کے دم سے روانی ہے نبضِ دوراں میں
نبیؐ کے عزم سے ہے پاش پاش سحرِ جمود
مرے نبیؐ کی ضرورت ہے ہر جگہ ہر دم
ہو عرصہ گاہِ قیامت' عدم ہو یا موجود!

(حفیظ تائب)

## مراجع و مصادر


۱) سید سلیمان ندوی' خطباتِ مدراس' ص ۲۳
۲) سید ابوالاعلیٰ مودودی' سیرت سرورِ عالم ﷺ' ج ۱' ص ۱۱۸
۳) خورشید احمد' اسلامی نظریہ حیات' ص ۲۳۴
۴) خطبات مدراس' ص ۳۵


(باقی صفحہ ٦٦ پر)

# نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت حَکم و قاضی

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ ﴾

(النساء : ٦٥)

"پس اے نبی! آپ کے رب کی قسم، یہ کبھی مؤمن نہیں ہو سکتے تاوقتیکہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو فیصلہ آپ فرما دیں اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں، بلکہ سر تسلیم خم کر لیں۔"

مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست قائم ہونے کے ساتھ ہی مسلمانوں کے باہمی نزاعات نیز ریاست میں وقوع پذیر ہونے والے جرائم کے سلسلہ میں ایک مربوط نظامِ عدل یا نظامِ قضاء کی اشد ضرورت تھی، چنانچہ ابتداء میں سرکارِ دو عالم ﷺ نے خود منصبِ قضاء سنبھالا اور اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کی زبردست تائید و نصرت فرمائی۔ متذکرہ بالا آیتِ طیبہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

اسلام سے قبل یا زمانہ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ تنازعات کا فیصلہ طے کرنے کے لئے فریقین کسی کو اپنا حَکم بنا لیتے اور اس کے فیصلہ کا انتظار کرتے۔ پھر اگر حَکم کا فیصلہ فریقین میں سے کسی کے لئے قابل قبول نہ ہوتا تو وہ کسی اور کو حَکم بناتا، اگر اُس کا فیصلہ بھی منظور نہ ہوتا تو کسی تیسرے شخص کو حَکم بنایا جاتا اور یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہتا۔ تاآنکہ فریقین کسی ایسے حَکم کی تلاش و جستجو میں رہتے جس کا فیصلہ دونوں کے لئے قابلِ قبول ہو۔ یوں یہ طریقہ کار عہدِ رسالت تک جاری تھا[1]۔ العجلانی کہتے ہیں :

"شروع شروع میں لوگ اپنے جھگڑوں کا فیصلہ پنچایت کے طریقہ سے کرتے تھے، جو انہوں نے زمانہ جاہلیت ہی سے سیکھ رکھا تھا اور پنچ کا فیصلہ ماننے یا رد کرنے میں وہ آزاد تھے، یہاں تک کہ ان میں سے کسی نے اپنا مقدمہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، لیکن آپ کے فیصلہ سے راضی نہ ہوا۔ چنانچہ یہ آیتِ طیبہ نازل

ہوئی : ﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ....الخ ﴾ (۲)

بعض تاریخی روایات بھی اس امر کی مصدق ہیں۔ ثعلبی نے ابنِ عباس سے 'ابنِ ابی حاتم نے ابو الاسود سے مرسلاً' نیز بغوی نے کلبی کا قول بواسطہ ابو صالح ابنِ عباس نقل کیا ہے کہ ایک یہودی سے ایک منافق (بشر) کا کچھ جھگڑا ہو گیا۔ یہودی نے فیصلہ کرانے کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی منافق کو دعوت دی اور منافق نے سردارِ یہود کعب بن اشرف سے فیصلہ کرانے کے لئے یہودی سے خواہش ظاہر کی۔ یہودی نے کعب بن اشرف کے پاس جانے سے انکار کیا اور جناب رسول اللہ ﷺ سے فیصلہ کرانے پر اصرار کیا۔ مجبوراً منافق کو بھی نبی اکرم ﷺ کی طرف آنا پڑا۔ غرض دونوں خدمت گرامی میں حاضر ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ یہودی کے حق میں دیا۔ جب دونوں (فریقین) اٹھ کر باہر چلے تو منافق یہودی کو چمٹ گیا اور کہا کہ فیصلہ کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلو۔ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ یہودی نے بیان کیا کہ ہم دونوں اپنا معاملہ لے کر حضور ﷺ کے پاس گئے تھے اور آپؐ نے میرے حق میں فیصلہ دیا' لیکن یہ اس فیصلہ پر راضی نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منافق سے پوچھا کہ کیا ایسا ہی ہے؟ منافق نے کہا جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : ذرا ٹھہرو' میں ابھی (اندر جا کر واپس) آتا ہوں۔ چنانچہ آپؓ گھر میں داخل ہوئے اور تلوار لئے ہوئے برآمد ہوئے' پھر فرمایا : جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلہ پر راضی نہ ہو میں اس کا فیصلہ اسی طرح کرتا ہوں۔ (۳)

نبی اکرم ﷺ کے منصبِ قضاء سنبھالنے اور تائیدِ الٰہی آ جانے کے بعد زمانۂ جاہلیت کا وہ رواج ختم ہو گیا کہ ایک قاضی یا حکم کا فیصلہ منظور نہ ہو تو دوسرے اور تیسرے کے پاس جا کر مقدمہ پیش کیا جائے اور جب تک من مرضی کا فیصلہ نہ ہو حکم بنانے اور حکم نہ ماننے کا سلسلہ جاری رہے۔ چنانچہ اسلامی ریاست کے قیام کے ساتھ ہی ریاست کے باشندوں پر لازمی قرار دیا گیا کہ وہ اپنے تنازعات کا فیصلہ بارگاہِ نبویؐ سے کرائیں اور پھر جو فیصلہ اس عدالتِ عظمیٰ سے صادر ہو اُس کے سامنے سرِ تسلیم خم کریں۔

نبی اکرم ﷺ نے بامرِ الٰہی نظامِ حدود و تعزیرات کو جاری فرمایا اور اپنی زندگی میں حدود و تعزیرات کے متعلق کئی فیصلے صادر فرمائے۔ ان تمام فیصلوں کی مکمل تفصیلات اس

مضمون میں نہیں سماسکتیں' لہٰذا سردست ہم صرف چند ایسے فیصلوں کا ذکر کریں گے جن کا تعلق جرائم کی حدود سے ہے۔ اور دیگر مقامات کے فیصلوں کا ذکر ان شاء اللہ آئندہ کسی نشست میں ہو گا۔

## مقدماتِ زنا

① موطأ امام مالک میں زانی مُحصن کو عہدِ رسالت میں رجم کرنے کے سلسلہ میں ایک روایت اس طرح ہے :

"حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اسلم قبیلہ کا ایک شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ آپؓ نے پوچھا : کیا تو نے اس کا ذکر میرے علاوہ کسی اور سے بھی کیا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ آپؓ نے فرمایا : اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ اور اس واقعہ کا کسی اور سے ذکر نہ کرنا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتے ہیں۔ مگر اس شخص کو اس کے دل نے چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی وہی کچھ کہا جس کا ذکر وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کر چکا تھا۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرح مشورہ دیا' لیکن وہ شخص پھر بھی مطمئن نہ ہوا۔ بالآخر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بتایا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ حضرت سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے تین بار رُخ انور پھیر لیا' لیکن وہ وہی بات دہراتا رہا' تا آنکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس کے گھر بھیجا تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ کہیں کسی مرض یا جنون میں مبتلا تو نہیں۔ گھر والوں نے کہا کہ وہ تو بالکل صحت مند ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تو شادی شدہ ہے یا کنوارا؟ اس نے کہا کہ وہ شادی شدہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔"(۴)

② صحیح بخاری میں زانی محصن کو رجم کی سزا دیئے جانے کا ایک اور واقعہ یوں مذکور ہے :

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اسلم قبیلہ کا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے اعترافِ زنا کر لیا تو آپ نے پوچھا ((اَبِكَ جنونٌ؟)) "کیا تجھے جنون کا مرض لاحق ہے؟" اس نے عرض کیا : نہیں۔ آپ نے پھر سوال کیا کہ "تو شادی شدہ

ہے؟" اس نے کہا ہاں۔ جب یہ تمام مراحل طے ہو چکے تو آپ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔ جب اس پر پتھروں کی بارش ہوئی تو وہ بھاگ کھڑا ہو' مگر اس پر مسلسل پتھر برسائے گئے یہاں تک کہ وہ مرگیا۔ اس موقع پر نبی ﷺ نے اس کے حق میں کلمۂ خیر کہا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی"۔ ابنِ جریج اور یونس نے جو روایت امام زہری سے کی ہے اس میں نمازِ جنازہ کا ذکر نہیں کیا۔(۵)

جبکہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ :

"اس واقعہ سے دو تین دن بعد لوگ ایک جگہ جمع تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ماعز بن مالک کے لئے بخشش کی دعا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی مغفرت فرمائے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے ایک جماعت پر تقسیم کردیا جائے تو یہ اس کے لئے کافی ہوگی۔"

سنن ابی داؤد میں ہے کہ "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اِس وقت وہ جنت کی نہروں میں غوطہ زن ہے۔"(۶)

(۳) موطا امام مالک میں ایک زانیہ کو حد لگائے جانے کا واقعہ اس طرح مذکور ہے :

"یعقوب بن زین بن طلحہ کی روایت ہے کہ ان کے والد زید بن طلحہ نے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ وہ زنا سے حاملہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ بچے کی ولادت کے بعد آنا' چنانچہ وضع حمل کے بعد وہ پھر آئی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ' اسے دودھ پلاؤ اور مدتِ رضاعت پوری ہونے کے بعد آنا۔ تیسری بار وہ آئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ بچہ کسی کی کفالت میں دینا ضروری ہے۔ جب وہ بچے کو کسی کے سپرد کر کے آئی تو آپؐ نے اسے رجم کا حکم دیا اور اسے رجم کیا گیا۔"(۷)

صحیح مسلم کی روایت میں مندرجہ ذیل کلمات کا اضافہ ہے :

"یعنی نبی اکرم ﷺ کے حکم سے اس کے لئے سینے تک گڑھا کھودا گیا۔ اس کے بعد اسے رجم کیا گیا۔ آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپؐ ایک زانیہ کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : "اس نے ایسی سچی توبہ کی ہے کہ اگر اسے مدینہ کے ستر افراد پر تقسیم کردیا جائے تو ان کی بخشش کے لئے کافی

ہو۔ اس سے بہتر توبہ کیا ہو سکتی ہے کہ اس نے اپنے آپ کو خدائے بزرگ و برتر کے حوالے کردیا۔"(۸)

یہ روایت متعدد طرق سے مرسلاً مروی ہے' محدثین کرام کے ہاں بھی مشہور ہے۔

ابوداؤد میں عمران بن حصین کی روایت میں ہے کہ یہ عورت جہینہ قبیلہ سے تھی۔ صحیح مسلم کے مطابق یہ غامدیہ قبیلہ سے تھی جو جہینہ قبیلہ کی ایک شاخ کا نام ہے۔

نسائی کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ خود بھی اس عورت کے رجم کئے جانے کے وقت حاضر تھے' آپ نے چنے کے دانے کے برابر ایک کنکر اس پر پھینکا' پھر فرمایا: ((اِرْمُوْا وَاِيَّاكُمْ وَجْهَهَا)) "اسے پتھر مارو' لیکن چہرے کو بچاکر۔" اُس وقت حضور ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے۔(۹)

سنن ابی داؤد میں زکریا بن سلیم کی سند کے ساتھ روایت ہے' جس میں یہ زائد عبارت موجود ہے کہ آپ ﷺ نے اسے چنے کے دانے کے برابر کنکری ماری اور فرمایا: اسے پتھر مارو' لیکن چہرے سے احتراز کرنا۔ پھر جب اس کا جسم ٹھنڈا ہو گیا تو اسے نکال کر آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی۔(۱۰)

④ موطا امام مالک میں ایک یہودی جوڑے کو رجم کرنے کا واقعہ اس طرح ہے:

"نافع عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ چند یہودی نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ان کے ہاں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تورات میں زنا کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان کو ذلیل و رسوا کرتے اور کوڑے لگاتے ہیں۔ اُس وقت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے۔ انہوں نے کہا: تم جھوٹ بول رہے ہو' تورات میں تو زنا کی سزا رجم ہے۔

یہودی تورات لائے اور متعلقہ حصہ پڑھنا شروع کیا' لیکن ایک شخص نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ دیا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو وہاں آیت رجم موجود تھی۔ اس کے بعد انہوں نے تسلیم کیا کہ زانی کی سزا رجم ہے۔ چنانچہ اس یہودی جوڑے کو آپ ﷺ کے حکم سے رجم کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ مرد اس عورت پر جھک کر اسے پتھروں سے بچانے کی کوشش کرتا تھا۔ امام مالک کا قول ہے: يَجْنِیْ عَلَيْهَا یعنی مرد عورت پر جھکتا تھا تاکہ وہ

پتھروں سے محفوظ رہے۔"(۱۱)

سنن ابو داؤد میں بھی یہ روایت قدرے اختلاف کے ساتھ یوں بیان ہوئی ہے :

حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ "چند یہودی ایک زانی مرد اور عورت کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا : "تم اپنے دو سب سے بڑے عالم میرے پاس لاؤ۔" چنانچہ وہ صوریا کے دو بیٹے حضورؐ کے پاس لائے۔ آپؐ نے انہیں قسم دے کر پوچھا کہ تورات میں زنا کی سزا کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ تورات میں یہ حکم ہے کہ اگر چار آدمی زنا کے وقوع پذیر ہونے کی شہادت اس طرح دیں کہ ہم نے مرد کا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ میں اس طرح دیکھا ہے جس طرح سرمہ دانی میں سلائی ہوتی ہے تو دونوں کو رجم کیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ پھر تم انہیں رجم کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا اقتدار ختم ہو گیا اور ہم قتل کو ناپسند کرنے لگے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے گواہ طلب کئے۔ چار گواہ آئے اور انہوں نے گواہی دی تو حضور ﷺ نے رجم کا حکم دیا۔"

اور کہا جاتا ہے کہ مجاہد غیر مقبول الحدیث ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اس جوڑے کو یہود کی شہادت کے بغیر رجم کیا تھا' یا تو وحی کی بناء پر' یا دو مسلمانوں کی گواہی کی بنا پر یا ان دونوں ملزموں کے اقرارِ جرم کی بناء پر۔"(۱۲)

⑤ موطا امام مالک میں ایک زانی و زانیہ کو حد لگائے جانے کا ذکر یوں کیا گیا ہے :

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی اپنا جھگڑا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لائے۔ ایک نے کہا : اے خدا کے رسولؐ! ہمارے مابین کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجئے۔ دوسرے نے' جو زیادہ سمجھ دار تھا' کہا : ہاں' یا رسول اللہ! کتاب اللہ کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ فرمایئے اور مجھے اصل واقعہ پیش کرنے کی اجازت دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا کہ بات کرو۔ اس نے عرض کیا کہ میرا بیٹا اس شخص کے ہاں ملازم تھا۔ اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ اس شخص نے مجھے کہا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا۔ میں نے بطورِ فدیہ سو بکریاں اور ایک لونڈی پیش کی۔ لیکن میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو ایک سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ملے گی اور عورت کو رجم کیا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا : خدا کی قسم، میں تمہارے درمیان اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ سنو! تیری لونڈی اور بکریاں تجھے واپس کی جائیں گی اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہوگی۔ آپ ﷺ نے انیس اسلمی رضی اللہ عنہ کو دوسرے شخص کی بیوی کے پاس بھیجا کہ اگر وہ اعترافِ جرم کر لے تو اسے رجم کیا جائے۔ چنانچہ اس کے اعتراف پر اسے رجم کیا گیا۔" (۱۳)

(۶) موطا امام مالک ہی میں ایک روایت ایک زانی کو کوڑوں کی سزا دیئے جانے کے بارے میں اس طرح ہے :

"زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک دور میں ایک شخص نے زنا کا اعتراف کیا۔ آپؐ نے اس کے لئے کوڑا منگوایا۔ چنانچہ ایک ٹوٹا ہوا کوڑا آپؐ کو پیش کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا : اس سے مضبوط لاؤ۔ اُس وقت ایک بالکل نیا کوڑا لایا گیا جس کی اطراف ابھی تک گھسی نہیں تھیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا : اس سے کم تر درجہ کا کوڑا لے کر آؤ۔ پھر ایک کوڑا لایا گیا جس میں پیوند لگے ہوئے تھے اور وہ نرم تھا۔ تب اس شخص کو آپؐ کے حکم سے کوڑے لگائے گئے۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "اے لوگو! وقت آگیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی حدود سے باز رہو۔ اگر کوئی شخص اس گندگی میں ملوث ہو جائے تو وہ اپنی اس برائی کی پردہ پوشی کرے جیسا کہ اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی، اور جو شخص اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دے گا اسے اللہ کی کتاب کے مطابق سزا دی جائے گی۔" (۱۴)

(۷) سنن بیہقی اور دارقطنی کی ایک روایت زانی کو کوڑے لگائے جانے کے بارے میں اس طرح ہے :

"سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک لونڈی زنا سے حاملہ ہو گئی۔ اس سے پوچھا گیا کہ کس نے تمہیں حاملہ کیا؟ اس نے کہا ایک معذور شخص نے۔ اس معذور شخص سے پوچھا گیا تو اس نے اعترافِ جرم کر لیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو اتنا کمزور ہے کہ کوڑوں کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ پھر آپؐ نے اسے کھجور کے ایسے گچھے سے مارنے کا حکم دیا جس میں تقریباً سو شاخیں ہوں۔" (۱۵)

## مقدّماتِ قذف

سنن نسائی میں حد قذف نافذ کیے جانے کا ذکر ملتا ہے۔ روایت حسب ذیل ہے :

"اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب میری براءت نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور آپؐ نے متعلقہ آیات کی تلاوت کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور دو مردوں اور ایک عورت کو قذف کی سزا کا حکم دیا۔ چنانچہ ان پر حد لگائی گئی"۔[16]

## مقدماتِ سرقہ (چوری)

① اسلام میں سب سے پہلے جس شخص پر حدِ سرقہ جاری کی گئی وہ خیار بن عدی بن نوفل بن عبد مناف ہے' اور عورتوں میں جس پر حد جاری ہوئی وہ بنو مخزوم کی ایک عورت مرۃ بنت سفیان بن عبد الاسد ہے۔

قرطبی کہتے ہیں کہ اسلام میں مَردوں میں سے سب سے پہلے جس کا ہاتھ کاٹا گیا وہ خیار ابن عدی بن نوفل بن عبد مناف تھا اور عورتوں میں سے سب سے پہلے جس کا ہاتھ کاٹا گیا وہ مرۃ بنت سفیان بن عبد الاسد تھیں جن کا تعلق بنی مخزوم سے تھا۔[17]

"نافع نے ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری کی سزا میں' جس کی قیمت تین درہم تھی' ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔"[18]

② موطا امام مالک میں نفاذِ حد سرقہ کے سلسلہ میں ایک نظیر اس طرح ملتی ہے :

"عبداللہ بن صفوان بیان کرتے ہیں کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا علم ہوا کہ "جس نے ہجرت نہ کی وہ ہلاک ہوا" تو وہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئے اور اپنی چادر سر کے نیچے رکھ کر مسجد میں سو گئے۔ اسی اثناء میں ایک چور مسجد میں داخل ہوا اور اس نے چادر اپنے قبضہ میں لے لی۔ حضرت صفوانؓ نے اسے پکڑ لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے۔ حضور رضی اللہ عنہ نے پورا واقعہ سننے کے بعد اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صفوان نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا' میں اسے معاف کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میرے پاس آنے سے قبل تم نے اسے کیوں معاف نہ کر دیا؟"[19]

③ بخاری و مسلم میں حدِ سرقہ کے سلسلہ میں ایک روایت حسب ذیل ہے :

"بنو مخزوم کی ایک خاتون کے معاملہ نے سنگینی اختیار کر لی جس نے چوری کا ارتکاب

کیا تھا۔ اس پر قریش پریشان ہوئے اور باہم مشورہ سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجنے کا فیصلہ کیا' کیونکہ حضور ﷺ کو ان سے بڑی محبت تھی اور وہی اس طرح کی بات کرنے کی جرأت کر سکتے تھے۔ چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے بات کی۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : کیا تو حدودِ الٰہیہ کے بارے میں سفارش کرتا ہے؟ یہ سن کر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا : یارسول اللہ! میرے لئے اللہ سے مغفرت کی دعاء کیجئے۔ عشاء کے وقت نبی ﷺ منبر پر چڑھے اور خطبہ ارشاد فرمایا' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کی اور فرمایا :

"امابعد! تم سے پہلے بہت سے لوگ محض اس وجہ سے ہلاک ہو چکے ہیں کہ جب ان میں سے کوئی بااثر آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا' لیکن جب یہی جرم کمزوروں سے سرزد ہوتا تو ان پر حد قائم کی جاتی۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔" اس کے بعد آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس مخزومی عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔"[۲۰]

④ مصنف عبدالرزاق میں ایک غلام کو حد سرقہ لگائے جانے کا بیان اس طرح آیا ہے :

"نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک غلام لایا گیا جس نے چوری کی تھی۔ وہ چار مرتبہ لایا گیا اور آپؐ نے ہر بار اسے چھوڑ دیا۔ جب اسے پانچویں بار اس جرم میں پیش کیا گیا تو اس کا ایک ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ چھٹی بار پھر اس نے چوری کی تو اس کا پاؤں کاٹ دیا گیا۔ ساتویں بار اس جرم کی پاداش میں اس کا دوسرا ہاتھ اور آٹھویں بار اس کا دوسرا پاؤں کاٹ دیا گیا۔"[۲۱]

⑤ عادی چور کو سزا دیئے جانے کے بارے میں ایک روایت اس طرح آیا ہے :

"نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا : اسے قتل کر دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا : یارسول اللہ! اس نے صرف چوری کی ہے' تو آپؐ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد ایک اور چوری کے جرم میں آپؐ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا : اسے قتل کر دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے وضاحت کی کہ اس نے صرف چوری کی ہے' آپؐ نے قطع ید کا حکم دیا۔ چنانچہ عادی چور ہونے کی بناء پر (مختلف اوقات

میں) اس کے چاروں ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ اس کے بعد اسی شخص نے اپنے منہ کے ذریعہ چوری کی اور پکڑا گیا۔ اسے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپؓ نے اسے قتل کا حکم دیا۔"(۲۲)

(۶) دار قطنی میں ایک روایت بچے چرانے (اغوا کرنے) والے شخص پر حد جاری کرنے کے بارے میں یوں مذکور ہے :

"مروان بن حکم جب مدینہ کا گورنر تھا تو اس کے پاس ایک شخص لایا گیا جو بچوں کو اغوا کر کے انہیں کسی دور دراز علاقہ میں فروخت کرتا تھا۔ مروان نے ممتاز فقہاء اور علماءِ مدینہ سے مشورہ کیا تو حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص لایا گیا جو بچے اغوا کر کے کسی دور دراز مقام پر لے جا کر فروخت کیا کرتا تھا' آپؐ نے اس کا ہاتھ کاٹا تھا۔ چنانچہ مروان نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کی روشنی میں اس شخص کا ہاتھ کاٹ دیا۔"(۲۳)

## مقدماتِ حرابہ (ڈکیتی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت سے عہدِ رسالت میں نفاذِ حد حرابہ کا پتہ چلتا ہے۔ روایت کے الفاظ صحیح مسلم میں یوں ہیں :

"حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ عرینہ کے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ انہیں مدینہ کی آب و ہوا راس نہ آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو صدقہ کے اونٹوں کے باڑے میں جا رہو اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ انہوں نے اسی طرح کیا اور تندرست ہو گئے۔ پھر انہوں نے اونٹوں کے چرواہوں پر حملہ کر کے ان کو قتل کر دیا اور دین اسلام سے مرتد ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو بھگا کر لے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپؐ نے ان کے تعاقب میں لوگوں کو بھیجا۔ چنانچہ وہ پکڑ کر لائے گئے۔ آپؐ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروا دیں اور ان کو تپتے ہوئے میدان میں چھوڑ دیا' یہاں تک کہ وہ مر گئے"(۲۴)

## مقدماتِ شُربِ خَمر (مے نوشی)

(۱) عہدِ رسالت میں مے نوشوں کو حد لگائے جانے کے واقعات ملتے ہیں۔ ذیل میں

چند واقعات بطورِ نظیر پیش کیے جاتے ہیں :

"انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی۔ چنانچہ آپؐ نے دو چھڑیوں سے اسے چالیس بار مارا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے دَور میں ایسی ہی سزا دی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دَور آیا تو آپؓ نے لوگوں سے مشورہ کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا کم از کم مقدار اسّی (۸۰) کوڑے ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسی کو قائم اور مقرر فرمایا۔"[۲۵]

(۲) ایک اور روایت نفاذِ حد شربِ خمر کے سلسلہ میں یوں ہے :

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرابی کو چھڑیوں اور جوتوں سے مارا، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں چالیس کوڑے لگائے جاتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں مشورہ کیا کہ مے نوشی کی سزا کیا ہونی چاہئے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا حدود کی کم از کم مقدار کے برابر مقرر کیجئے۔ چنانچہ آپؓ نے اسّی (۸۰) کوڑے مقرر کئے"۔[۲۶]

(۳) مصنف عبدالرزاق کی روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسّی (۸۰) کوڑے حدِ شُربِ خمر جاری فرمائی۔

((عَنِ الْحَسَنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ))[۲۷]

"حسن بصریؒ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی پر اسی (۸۰) کوڑے مارے۔"

(۴) کتاب الآثار میں امام محمدؒ نے ایک شرابی کو حد شربِ خمر لگائے جانے کا واقعہ یوں لکھا ہے :

"عبدالکریم بن ابی المخارق بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مخمور شخص لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ اسے جوتوں سے ماریں۔ اُس وقت وہ چالیس تھے، ہر شخص نے اس مخمور کو دُو دُو جوتے مارے"۔[۲۸]

(۵) امام بخاری نے ایک روایت نفاذ حد شربِ خمر سے متعلق یوں بیان کی ہے :

"عبداللہ بن ابی ملیکہ نے عقبہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو نشہ کی حالت میں لایا گیا۔ یہ بات آپ ﷺ پر گراں گزری اور جو لوگ اُس وقت گھر میں تھے انہیں آپؐ نے حکم فرمایا کہ اسے ماریں۔ چنانچہ لوگوں نے اسے چھڑیوں اور جوتوں سے مارا' اور میں بھی مارنے والوں میں شامل تھا۔"(۲۹)

(۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بخاری کی ایک روایت نفاذِ حد شربِ خمر کے بارے میں یوں ہے :

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی پٹائی کرو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اسے اپنے ہاتھ سے مارتا تھا' کوئی اپنے جوتے سے اور کوئی کپڑے سے اسے مارتا تھا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو کسی نے کہا : اللہ نے تجھے ذلیل کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو اور اس پر شیطان کی مدد نہ کرو"۔(۳۰)

(۷) مے خوار کو کوڑے لگانے کا ایک واقعہ صحیح بخاری میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "ایک شخص کو نبی اکرم ﷺ کے دور میں آپؐ کے پاس لایا گیا جس کا نام عبد اللہ اور لقب حمار تھا۔ یہ نبی ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ اس نے ایک روز شراب پی۔ چنانچہ آپؐ نے اسے کوڑے لگانے کا حکم دیا۔ جب کوڑے لگائے گئے تو ایک شخص نے کہا : اے اللہ لعنت! اسے کتنی دفعہ لایا گیا۔ مگر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : اس پر لعنت نہ کرو' میں تو یہ جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے"۔(۳۱)

نبی اکرم ﷺ خود تو مدینہ طیبہ میں مقدمات کی سماعت فرماتے اور دیگر اطراف و اکنافِ ریاست اسلامی میں آپؐ نے قاضی مقرر فرمائے جو ابتدائی سماعت کیا کرتے اور ضرورت محسوس ہوتی تو مقدمات کو مدینہ کی عدالت عظمیٰ میں منتقل کر دیتے۔

## عہدِ رسالت کے قاضی

مدینہ منورہ میں بھی آپ ﷺ نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو قاضی و حکم مقرر فرمایا۔ ذیل میں چند معروف قاضیوں کے اسماء گرامی پیش کیئے جاتے ہیں۔(۳۲)

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ۲۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ۳۔ حضرت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ ۴۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ ۵۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ۶۔ حضرت عقبہ بن عامر

رضی اللہ عنہ ۷۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ۸۔ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ ۹۔ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ۱۰۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ۱۱۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ۱۲۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ۱۳۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ۱۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

مندرجہ بالا روایات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی کہ وہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ للعالمین بن کر آئے تھے، کسی پر ظلم ہوتا دیکھتے تو ربِ ذوالجلال کی شانِ جلالت کا مظہر بن جاتے اور کسی ایسے شخص کے ساتھ نرمی نہ برتتے جس نے حدود اللہ سے تجاوز کیا ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سختی مظلوم کے حق میں رحمت ثابت ہوتی کہ اسے انصاف مل جاتا۔ تاریخ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا حکیم، مہربان، عادل اور انصاف پسند حکم اور قاضی شاید ہی کہیں دیکھا ہو۔

## حواشی :

۱) محمد شہیر ارسلان، القضاء والقضاۃ، ص ۶۰

۲) منیر العجلانی، عبقریۃ الاسلام فی عھد الحکم، (دمشق، جامعہ دمشق)، ص ۳۳۷

۳) ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، (کوئٹہ، بلوچستان بک ڈپو، ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء)، ج ۳، ص ۱۵۳، (سورۃ النساء : ۶۴)

۴) مالک بن انس بن مالک، الموطا، ج ۲، ص ۱۶۵، کتاب الحدود، باب فی الرجم

۵) بخاری، صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب الرجم بالمصلی

۶) مسلم، صحیح مسلم، کتاب ۲۹، حدیث ۲۴

۷) مالک بن انس بن مالک، الموطا، کتاب الحدود، باب ماجاء فی الرجم، ص ۱۶۶۔ نیز مسلم، کتاب ۲۹، حدیث ۲۴۔ و ابوداؤد، سنن ابی داؤد، کتاب ۳۷، باب ۲۴ و ترمذی، سنن الترمذی، کتاب ۱۵، باب ۹

۸) مسلم، صحیح مسلم، ج ۳، ص ۳۲۳، (کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنا)

۹) نسائی، ابو عبدالرحمٰن، احمد بن اشعث، سنن النسائی، کراچی، نور محمد کارخانہ تجارت و کتب، (سن ندارد) ج ۴، ص ۶۳، کتاب الجنائز، باب الصلوۃ علی المرجوم

۱۰) ابو داؤد سجستانی، سنن ابی داؤد، ج ۴، ص ۵۲

۱۱) مالک بن انس بن مالک، الموطا، ج ۲، ص ۱۶۵، کتاب الحدود، باب ماجاء فی الرجم، نیز الشیبانی، محمد بن حسن، موطا امام محمد، (لاہور، مسلم اکادمی، محمد نگر ۱۴۰۶ھ / نومبر ۱۹۸۵ء) ص ۳۶۹، حدیث ۶۹۱)

۱۲) ابوداؤد، سنن ابی داؤد، ج ۳، ص ۱۵۶، کتاب الحدود، باب رجم الیھودین)

۱۳) مالک بن انس بن مالک، الموطا، ج ۲، ص ۱۶۷، کتاب الحدود، باب ماجاء فی الرجم

۱۴) ایضًا، ص ۱۶۹، کتاب الحدود، باب ماجاء فیمن اعترف علی نفسه بالزنا

۱۵) البیهقی، السنن الکبریٰ للبیهقی، ج ۸، ص ۲۳، کتاب الحدو

۱۶) نسائی، السنن للنسائی

۱۷) قرطبی، ج ۶، ص ۱۶

۱۸) مالک بن انس بن مالک، موطا امام مالک، ج ۲، ص ۱۷۴، کتاب الحدود، باب مایجب فیه القطع، نیز موطا امام محمد، ص ۳۶۳، حدیث ۶۸۳

۱۹) ایضاً، کتاب الحدود، باب ترك الشفاعة للسارق اذا بلغ السلطان، نیز ابو داؤد، ج ۴، ص ۳۶۲، حدیث ۶۸۲ و موطا امام محمد، ص ۳۶۲، حدیث ۶۸۲، و بخاری، ج ۳، ص ۶۵۵

۲۰) بخاری، صحیح بخاری، کتاب الحدود، باب کراهیة الشفاعة فی الحدود اذا رفع الی السلطان، و صحیح مسلم، ج ۳، ص ۱۳۱۵، کتاب الحدود، قطع السارق الشریف وغیره والنهی عن الشفاعة فی الحدود، و ابوداؤد، کتاب ۳۷، باب ۱۶، و نسائی، کتاب ۴۶، باب ۵، ۶ و مسند احمد بن حنبل، ج ۲، ص ۱۵۱

۲۱) عبدالرزاق، المصنف، ج ۱، ص ۱۸۸، حدیث ۱۸۷۷۳

۲۲) ابوداؤد، کتاب المراسیل، (کراچی، نور محمد کارخانہ تجارت کتب، سن ندارد)، ص ۲۷، نیز البیهقی، ابوبکر احمد بن الحسین بن علی، السنن الکبریٰ، (بیروت، لبنان، دارالفکر، سن ندارد)، ج ۸، ص ۲۷۳، و النسائی، سنن النسائی، ج ۸، ص ۸۹، و حاکم، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری، المستدرک، (مکۃ المکرمہ، دار الباز للنشر، سن ندارد)، ج ۴، ص ۳۸۲

۲۳) دار قطنی، ابوالحسن علی بن عمر، سنن الدار قطنی، (دہلی، مطبع فاروق)، ج ۲، ص ۳۷۳

۲۴) امام مسلم، صحیح مسلم، کتاب القسامة و المحاربین، باب ۵۴۵، حدیث ۴۲۴)

۲۵) صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب ۵۵۸، حدیث ۴۳۳۸

۲۶) ایضاً، حدیث ۴۳۴

۲۷) عبدالرزاق، مصنف، کتاب الحدود

۲۸) امام محمد بن حسن الشیبانی، کتاب الآثار، ص ۱۳۷

۲۹) بخاری، صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب ۹۵۲، حدیث ۱۶۷۹

۳۰) ایضاً، حدیث ۱۶۸۱

۳۱) ایضاً، باب ۹۵۳، حدیث ۱۶۸۴

۳۲) اعظمی، محمد ضیاء الرحمٰن، اقضیة الرسول، ص ۳۵-۴۷

# امام غزالیؒ اور تزکیۂ نفس (۴)

(آخری قسط)

ڈاکٹر محمد امین
سینئر مدیر اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام
پنجاب یونیورسٹی' لاہور

## ○ تشکیلِ سیرت

اب تک کی ساری بحث اس حوالے سے ہو رہی تھی کہ فکرِ غزالی کی روشنی میں اس پراسیس (Process) کو سمجھنے کی کوشش کی جائے جس سے ہمارے افعال وجود میں آتے ہیں' کیونکہ افعال کی تکرار سے عادتیں بنتی ہیں اور جیسی عادتیں بنتی ہیں ویسی ہی شخصیت وجود میں آتی ہے۔ اور افعال کے وجود میں آنے کا انحصار خیالات و معتقدات اور ان پر عمل پیرا ہونے کے ارادے سے ہے۔ اس سارے عمل کو ایک فارمولے کی صورت میں یوں پیش کیا جاسکتا ہے :

خواطر ← رغبت ← اعتقاد ← ارادہ ← عمل ← عادتیں = شخصیت

مناسب ہوگا کہ ہم ان الفاظ و اصطلاحات کی فکر غزالی کی روشنی میں کچھ تشریح کردیں۔

### (ا) خواطر:

قلبِ انسانی پر جو کچھ گزرتا ہے اسے خواطر کہا جاتا ہے۔ ظاہری اور باطنی حواس مسلسل ہمارے قلب یا نفس پر حسیات اور خیالات کی بارش کرتے رہتے ہیں۔ اگر حواسِ ظاہری کام نہ بھی کریں تو بھی تخیل' تصورات اور یادداشت کا دل پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ نفس ان کے ذریعے ہمیشہ ایک شے سے دوسری شے کی طرف حرکت کرتا رہتا ہے۔ دل کبھی ایک ہی حالت میں نہیں رہتا۔ حسیات اور افکار کے ساتھ اس کی حالت بدلتی ہے۔ ان حسیات اور افکار کو خواطر کہتے ہیں۔ یہی خواطر ہمارے تمام افعال کا سرچشمہ ہیں اور تمام اعمال کے محرک ہیں۔ نفس جس شے کا ارادہ کرتا ہے یا فیصلہ کرتا ہے اس کا علم بھی اسے خواطر ہی کی صورت میں ہوتا ہے۔ غزالی اثرات کے لحاظ سے خواطر کی دو قسمیں

بیان کرتے ہیں: ایک وسواس' جو شرک کی طرف بلاتے ہیں اور دوسرے الہام' جو خیر کی طرف بلاتے ہیں۔[۸۳]

**(۲) رغبت :**

خواطر کے بعد دوسری منزل رغبت کی آتی ہے۔ محسوسات اور معقولات دونوں میں اپنے آپ کو عمل میں ظاہر کرنے کا شدید رجحان پایا جاتا ہے۔ ان میں قوت ہوتی ہے کہ انسان میں کسی خواہش کو جنم دیں' اس کے قلب میں کوئی آرزو پیدا کریں۔ اس خواہش و آرزو کا نام رغبت ہے جو عمل کیلئے ایک زبردست محرک کی حیثیت رکھتی ہے۔

**(۳) اعتقاد :**

محض خواہشات یا رغبت کا پیدا ہونا عمل کی طرف بڑھنے کے لئے کافی نہیں۔ کوئی خواہش اس وقت تک عملی جامہ نہیں پہن سکتی جب تک کہ قوتِ فکر و تمیز اس کے حق میں فیصلہ نہ دے دے' عقل اس کے فوائد و نقصانات کا جائزہ لینے کے بعد آگے بڑھنے کا حکم نہ دے دے۔ یہ منزل غور و فکر کی منزل ہے جہاں عقل کسی خواہش کو قبولیت عطا کرتی ہے۔ اس سے وہ یقین اور اعتقاد پیدا ہوتا ہے جو عمل کی ایک لازمی شرط ہے۔ اعتقاد گویا قلب کا یہ وثوق ہے کہ اس مرغوب کو فعل میں لانا چاہیئے۔

**(۴) ارادہ :**

عمل کی چوتھی منزل ارادہ ہے جو ہمیشہ عقلی فیصلے کے تابع ہوتا ہے۔ خلوص اور جذبے کی جس فراوانی کے ساتھ ہم کسی خواہش کے حق کو تسلیم کرتے ہیں اتنی ہی ہمت اور استقلال سے ہم اسے پورا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ عزم اور ارادے کی پختگی کے بغیر کوئی فیصلہ عملی صورت میں نہیں ڈھل سکتا۔ ارادے سے فعل تک حرکتِ نفسی کی چار منزلیں ہیں : (۱) الشعور بالغرض اوالباعث' یعنی غرض (Purpose) کا شعور' (۲) التروی' یعنی تفکیر و عقلی تجزیئے کی منزل' (۳) العزم والتصمیم' یعنی غرض تک پہنچنے کے لئے عزم' جو ارادے کی ثابت قدمی کا نام ہے۔ (۴) التنفیذ یعنی حرکت کا وہ کمال جو سارے عمل کا مقصد ہے۔

ارادے کی حرکت میں بعض لوگ عقلی تحریک کا غلبہ تسلیم کرتے ہیں اور بعض کے

نزدیک دواعی اور جبلتوں (الجانب العاطفی و الانفعالی) کا غلبہ ہوتا ہے۔ غزالی کا میلان جانب عقلی کی طرف ہے' کیونکہ یہ ان کے نزدیک علم اور قدرت کی درمیانی منزل ہے۔[۸۴] تاہم انہوں نے ارادے میں دواعی (جانب العاطفی و الانفعالی) کا انکار نہیں کیا' کیونکہ ان کی رائے میں ہر ارادی عمل میول' خواطر' الہامات' وساوس اور افکار کا مجموعہ ہوتا ہے' ارادہ میول و رغبات کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ عمل کی تکمیل دوافع و میول کے امتحان ہی سے ممکن ہے اور یہ امتحان بذریعہ ارادہ ہوتا ہے۔

امام غزالی کی رائے میں ارادے کی تین اطراف ہیں :

(۱) جسمانی' جو کیفیات عضویہ و عضلیہ کی صورت میں ارادے میں شریک ہو جاتی ہیں۔
(۲) نفسی' وہ دوافع و میول جو حرکتِ ارادہ میں حصہ لیتے ہیں۔
(۳) اجتماعی' وہ کیفیات جو عادات اور رسم و رواج سے وابستہ ہیں۔

غزالی کے نزدیک ارادہ اور قدرتِ کار کے مابین ربط ہوتا ہے اور کوئی عضو حرکت نہیں کرتا مگر قدرت کے ساتھ۔ اور قدرت کسی داعیے کے نتیجے کے طور پر ظہور میں آتی ہے اور داعیہ علم یا معرفت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ پس قدرت تابع ہے ارادے کے اور ارادہ تابع ہے اعتقاد اور معرفت کے حکم کے۔ گویا ارادے کے بغیر عمل کی کوئی اہمیت نہیں کیونکہ ارادہ عمل کی روح اور اس کی اساس ہے۔ غزالی کی رائے میں ارادے کی تربیت کی جا سکتی ہے اور وہ توجہ الی اللہ اور اخلاص سے ممکن ہے۔[۸۵]

## (۵) عمل :

اعتقاد کے ساتھ جب ارادہ شامل ہوتا ہے تو نوبت تنفیذ تک پہنچتی ہے اور خواہش پایۂ تکمیل کو پہنچ کر عمل کو جنم دیتی ہے۔

یہاں پہنچ کر ہمیں اس سوال کا واضح جواب مل جاتا ہے جس کا مدعا یہ ہے کہ انسان کو اپنے عمل و ارادے میں کس حد تک آزادی حاصل ہے اور اس کی قدرت و اختیار کی نوعیت کیا ہے؟ نفسِ امارہ سے نفسِ مطمئنہ تک کے سفر اور اعمال کے مذکورہ بالا چار عناصر (خواطر' رغبت' اعتقاد اور ارادہ) پر اگر غور کیا جائے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اعتقاد و ارادہ اور عمل' یعنی عقل کے کسی بات کا فیصلہ کرنے' ارادے کے اسے قبول کرنے اور اپنی قوتوں کا عمل کی طرف رخ موڑنے میں انسان کو یقیناً اپنے افعال پر قدرت و اختیار

رکھنے کا احساس ہوتا ہے اور اسی اختیار کو استعمال کرنے کی وجہ سے وہ اپنے افعال کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ خواہش و غور و فکر کی منزل سے گزر کر جب خیال عقل کی قبولیت حاصل کرلے اور ارادہ اسے عملی جامہ پہنانے کیلئے مستعد ہو جائے تو اس کو ہم دوسرے الفاظ میں اختیار کہتے ہیں۔ لفظ اختیار' خیر سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں اچھا یا بھلا۔ چنانچہ اختیار سے مراد ہے کسی چیز کو خیر سمجھ کر اسکے حق میں فیصلہ کرنا۔ اور جب یہ تسلیم کرلیا جائے کہ کوئی فیصلہ خیر پر مبنی ہے تو یہی امر اس پر عمل کرنے کا محرک بن جاتا ہے۔

ارادی فعل کے دو پہلو' یعنی خواطر اور رغبت' انسان کے دائرہ قدرت سے باہر ہیں' یا کم از کم ان پر اسے پورا اختیار حاصل نہیں ہے۔ خواطر انسان کی مرضی کا خیال نہیں کرتے اور ناگزیر طور پر خواہشات کو جنم دیتے ہیں۔ اپنے افعال کے سرچشموں پر انسان کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ تاہم اس کی عقل کو فیصلہ دینے کی آزادی ہے اور اس فیصلے کو خیر کی حیثیت سے قبول کرنے اور اسے عمل میں منتقل کرنے کا اختیار ہے۔ انسان کے افعال کا تعین کرنے والے بدیہی عناصر یعنی اعتقاد و ارادہ اور عمل اس کے شعور کے اندر جاگزیں ہیں' یہی اس کی آزادی ہے۔ انسان پابند اس لئے ہے کہ لامتناہی امکانات کے دروازے اس پر نہیں کھلے ہیں۔ پہلے سے متعین محدود امکانات کے درمیان ہی اسے انتخاب کا حق استعمال کرنے کا اختیار ہے۔ اس کی اپنی فطرت اور بیرونی حالات یعنی خواطر و رغبت ان امکانات کا تعین کرتے ہیں اور اعتقاد کا ارادہ اور عمل ان امکانات کو قبول کرنے یا نہ کرنے کا حق پوری آزادی سے استعمال کرتے ہیں۔

## (۶) عادات :

اعمال کا بلا تکلف و تفکر بتکرار اصدار عادت کہلاتا ہے[۸۶]۔ غزالی کے نزدیک کسی فعل کے عادت بننے کے دو مرحلے ہوتے ہیں۔ پہلے مرحلے میں فعل بتکلف انجام دیا جاتا ہے' پھر تکرار اور بار بار کرنے سے نفس (اور اس کے قویٰ) اس کے عادی ہو جاتے ہیں' یہاں تک کہ پھر اس فعل کی انجام دہی کے لئے تکلف اور تفکر کی ضرورت نہیں رہتی' بلکہ وہ افعال تلقائی اور مشینی انداز میں بغیر سوچے سمجھے انجام پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جب کسی عمل کے تکرار سے عادت وجود پذیر ہو رہی ہو تو اس وقت عمل کی کوالٹی بہتر بنائی جاسکتی ہے' لیکن جب وہ محکم عادت کی شکل اختیار کرلیتی ہے تو پھر جیسی

عادت بنتی ہے آدمی اس کو دہراتا چلا جاتا ہے اور اس کی کوالٹی کو بہتر بنانا آسان نہیں رہتا۔ کسی فعل کے عادت بننے کے لئے جو چیز درکار ہے وہ اس کی تکرار یعنی اس کا بار بار کئے جانا ہے' کیونکہ اس کے بغیر نفس اس کو عادت نہیں بنائے گا۔ اور کسی فعل کے بار بار کئے جانے کے لئے محرک کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ محرک انسان کا شوق و میلان' اس فعل کی افادیت اور اس فعل کے بارے میں انسان کے مثبت خیالات اور عقیدہ ہوتا ہے۔

غزالی نے عادات کی تین قسمیں بیان کی ہیں : حرکیہ' خلقیہ' عقلیہ۔ حرکیہ وہ عادات ہیں جن کا تعلق جسمانی حرکات سے ہو' جیسے ایک شخص کا کتابت و خوش نویسی سیکھنا اور بار بار اس کی مشق کرنا۔ خلقیہ عادات وہ ہیں جن کا تعلق اخلاق سے ہو' مثلاً ایک آدمی اگر حلیم اور متواضع بننا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تکلف سے تواضع اختیار کرے' ہر کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آئے' کسی بات پر غصہ نہ کرے۔ ان افعال پر مسلسل مداومت سے بالآخر وہ حلیم اور متواضع بن جائے گا۔ عاداتِ عقلیہ کی مثال اس شخص کی ہے جو غور و فکر کی عادت ڈالنا چاہتا ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ چیزوں کو سطحی نظر سے نہ دیکھے' بلکہ انہیں تعمق سے دیکھے اور پھر ان پر تدبر کرے' تدبر کا ماحول پیدا کرے۔ اس طرح بار بار تدبر و تفکر کرنے سے بالآخر یہ اس کے مزاج کا حصہ اور اس کی عادتِ ثانیہ بن جائے گا[۸۷]۔ غزالی کے نزدیک عادات کے بننے کا انحصار تکرار پر ہے۔ اس لئے وہ تربیتِ اطفال پر بہت زور دیتے ہیں' کیونکہ یہ عمر عادتوں کے بننے کی ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ چاہتے ہیں کہ بچے کی بھرپور نگرانی کی جائے' اسے اچھی تعلیم دی جائے' صالح ماحول مہیا کیا جائے' تاکہ وہ اچھے اعمال ہوتے دیکھے اور ان کی نقل کرے' یہاں تک کہ یہ اس کی طبیعت کا خاصہ اور اس کی مستقل عادت بن جائیں۔

غزالی کہتے ہیں کہ عادت کا فائدہ یہ ہے کہ اگر ہم اچھی عادت اختیار کریں تو ایک متوازن اور صالح شخصیت وجود میں آجاتی ہے۔ عادتوں کے خود کار (مکینیکل) ہو جانے سے آدمی کی محنت بچ جاتی ہے' مثلاً ہمیں بولنے اور چلنے کی اہمیت کا احساس نہیں ہوتا' لیکن اگر ہمیں بولنے اور چلنے کی عادت نہ پڑ گئی ہوتی تو ہم بڑے ہو کر بھی یہ دونوں عمل سیکھتے ہی رہتے۔ عادتوں سے وقت کی بچت ہوتی ہے' کام سہولت سے' صحیح انداز میں اور جلدی ہو جاتے ہیں[۸۸]۔ ہاں اگر انسان اپنی حماقتوں سے بری عادتوں میں مبتلا ہو جائے تو

یہ عذاب بن جاتی ہیں اور ان سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔

## تشکیلِ سیرت کے مدارج

قلبِ انسانی کی چھ قوتیں' شہوت' غضب' تحریک' تفہیم' عقل اور ارادہ انسانی فطرت کے بعض اصولوں سے ماخوذ ہیں۔ عقل انسان کی بنیادی معقول صلاحیت ہونے کے باعث انسان کو تفہیم اور تعقلات کی تشکیل کے قابل بناتی ہے۔ انسان کی ان چھ قوتوں کے برعکس جانوروں میں صرف تین قوتیں موجود ہوتی ہیں جو کہ شہوت' غضب اور تفہیم (Apprehension) پر مشتمل ہیں۔ عقل و ارادہ کی قوتیں انسان کو جانوروں سے ممتاز کرتی ہیں۔ غزالی کے نزدیک انسانی فطرت چار عناصر سے عبارت ہے۔ ان عناصر کو عاقل' خنزیر' کتا اور شیطان کہا جا سکتا ہے۔ انسان میں حکیم یا عاقل اس کی عقل ہے' خنزیر شہوت کی علامت ہے' کتا غضب کی مثال ہے اور شیطان اس وحشی کی علامت ہے جو ان دو جانوروں کو عقل کے خلاف بغاوت پر اکساتا ہے۔ مختلف افراد میں یہ قوتیں مختلف تناسب سے موجود ہوتی ہیں۔

غزالی کے نزدیک انسانی روح کے لئے تکمیل کا حصول ممکن ہے' لیکن یہ تکمیل مختلف نموئی مدارج سے گزرنے کے بعد حاصل کی جا سکتی ہے۔ ان مدارج کو محسوسات' متخیلات' مہمات (Instinctive)' معقولات اور الوہیت کی اصطلاحات میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ پہلی سطح پر انسان کی مثال ایک ایسے پروانے کی ہے جو حافظہ سے عاری ہے اور بار بار شمع کے ساتھ ٹکراتا ہے۔ دوسرے درجے میں انسان ایک ادنیٰ جانور کی طرح ہوتا ہے جو ایک مرتبہ چھڑی کی زد میں آنے کے بعد دوبارہ چھڑی دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ تیسرے درجے میں انسان ایک اعلیٰ جانور سے مشابہ ہوتا ہے' مثال کے طور پر ایک گھوڑا جو کہ جبلّی طور پر خطرے سے فرار حاصل کرتا ہے۔ چوتھی سطح پر انسان ان حدود سے ماوراء ہوتے ہوئے ایسے معروض کی تفہیم کے بھی قابل ہوتا ہے جو اس کے احاطۂ حواس سے بالاتر ہوتا ہے۔ پانچویں مرحلے پر انسان روحانی حقائق کی تفہیم کے قابل ہوتا ہے' اس مرحلے پر صرف صوفی اور پیغمبر پہنچتے ہیں۔ اس درجے پر روح کی حقیقت اور دوسری روحانی اشیاء کی اہمیت انسان پر ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

غزالی قرآنی اصطلاحات استعمال کرتے ہوئے روح یا نفس کے اظہار کی تین ممکنہ

صورتیں بیان کرتے ہیں[۸۹]:

(۱) نفسِ امارہ

نفس کی یہ حالت منفی رجحان کے غلبے سے عبارت ہے جو حیوانی قوتوں کو بغاوت پر اکساتی ہے۔ عقل جذبات کی غلام بن جاتی ہے اور انسان دن بدن شہوت و غضب کا اسیر بنتا جاتا ہے۔ اس کی تمام استعدادیں منفی سمت سے وابستہ ہو جاتی ہیں اور تخریب اس کی شخصیت کا لازمہ بن جاتی ہے۔

(۲) نفسِ لوامہ

جب انسانی ذات کا الوہی عنصر مسلسل انسان کے منفی رجحان سے بر سرپیکار ہو اور انسان کے بُرے اعمال پر اس کا نفس اس کو ملامت کرے تو نفس کی اس حالت کو قرآن کی اصطلاح میں نفس لوامہ ُیعنی سرزنش یا ملامت کرنے والا نفس کہتے ہیں۔

(۳) نفسِ مطمئنہ

یہ نفس یا روح کی وہ حالت ہے جب تصادم ہم آہنگی و توازن میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ انسان کی حیوانی قوتیں اسکی عقل کے خلاف صف آراء ہوتی ہیں اور عقل پر غالب آنے کی کوشش کرتی ہے۔ عقل اپنی الوہی صفات کی بدولت ان حیوانی عناصر کو مثبت اور مفید صورتوں میں ڈھالنے کی کوشش کرتی ہے۔ عقل جب اس مقصد میں کامیاب ہو جاتی ہے تو شیطانی عنصر کمزور پڑ جاتا ہے اور نفس میں اپنے مقصد و نصب العین کی معرفت جنم لیتی ہے۔ اسکی قوتوں میں توازن پیدا ہو جاتا ہے اور انسان روحانی ترقی کی منازل طے کرتا ہے۔

غزالی کے نزدیک انسان کا مقام فرشتوں اور جانوروں کے درمیان ہے۔ صرف علم کی بدولت ہی انسان قوتِ امتیاز سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ انسان علم کی بدولت فرشتوں کے مقام تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ جبکہ انسان شہوت و غضب سے مغلوب ہو کر جانوروں کے مقام سے بھی گر جاتا ہے۔ علم انسان میں الوہی عنصر کی نشو و نما میں معاون ثابت ہوتا ہے اور اس کے لئے نصب العین کے حصول کو ممکن بناتا ہے۔

علم اور ارادہ جیسی صفات کی بدولت ہی انسانی روح ذاتِ خداوندی تک رسائی

حاصل کرتی ہے۔ انسان کو علم و ارادہ سے آراستہ کیا گیا ہے۔ علم تقلید، مشاہدہ، منطقی استدلال، مراقبہ اور وجدان کے ذریعے حاصل ہو سکتا ہے۔ جو علم تقلید سے حاصل ہوتا ہے اس کے لئے وجدانی وثوق ضروری ہے۔ منطقی استدلال خدا جیسے حقائق کے ضمن میں یقین کا احساس دینے سے قاصر ہے۔

کامل علم صرف خدا کی ذات سے وابستہ ہے۔ چنانچہ جس انسان کا علم زیادہ سچائی اور کمال پر مبنی ہوگا وہ قربِ خدا کی جانب زیادہ گامزن ہوگا۔ علم ابدی یا تغیرپذیر ہو سکتا ہے۔ حالات کا علم تغیرپذیر ہے جبکہ ابدی علم ذات و صفاتِ خداوندی جیسے ابدی حقائق کا علم ہے۔ خدا کی ذات کی معرفت ہی وہ علم ہے جسے حقیقی کمال سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ جو شخص یہ علم حاصل کرتا ہے قربتِ خداوندی حاصل کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں جو کمال حاصل ہوتا ہے وہ بعد از موت بھی جاری و ساری رہتا ہے۔ چنانچہ حقیقی مسرت بھی اسی علم سے وابستہ ہے۔

دنیاوی زندگی میں انسان حیاتِ اُخروی کے لئے تیاری کرتا ہے۔ رُوح معرفت و محبتِ خداوندی کے حصول کی خاطر کچھ عرصہ کے لئے اس جہان میں آتی ہے اور جسمِ مادی سے وابستہ ہوتی ہے۔ انسانی بدنی ضروریات سادہ نوعیت کی ہوتی ہیں جن کی تشفی آسان ہے۔ جسم ایسی قوتوں سے مزین ہے جو فائدے کو قبول اور نقصان کو رد کرتی ہیں۔ لیکن بدنی ضروریات کی تکوین کے عمل میں یہ قوتیں بعض اوقات حدود سے تجاوز کرتی ہیں۔ افراط و تفریط کی یہ صورت انسان کی مادی اشیاء سے حد سے زیادہ وابستگی کا باعث بنتی ہے۔ نتیجتاً شہوت و خواہشات جن کا بنیادی مقصد عقل کے زیرِ نگیں عمل پیرا ہونا ہے، عقل کے خلاف بغاوت پر اتر آتی ہیں۔ یہ صورتِ حال رُوح کی علم و محبت اور خدا کی آرزو کے راستے میں مزاحمت پیش کرتی ہے۔

غزالی کے نظریئے کے مطابق کائنات کی ہر شے کی تخلیق کا ایک مقصد ہے۔ انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے، اپنی سرشت میں ایک مقصدِ اعلیٰ کا حامل ہے۔ یہ مقصد سعادت کا حصول ہے جو انسان اپنی تمام فطری استعدادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے حاصل کرتا ہے۔ انسان کے لئے لازمی ہے کہ اپنی ان صلاحیتوں کو ترقی دے جو اس کی اخلاقی تکمیل کا باعث بنتی ہیں اور ان عناصر پر ضبط قائم کرے جو اس کے راستے کی رکاوٹ

بنتے ہیں۔ اوّل الذکر کو غزالی نے فضائل اور مؤخر الذکر کو رذائل کا نام دیا ہے۔ انسان کو اخلاقی نصب العین کے حصول کے لئے ایسے کردار کی ضرورت ہے جو تمام فضائل کا آئینہ دار ہو۔ تمام فضائل میں اعلیٰ ترین فضیلت حُبِّ خداوندی ہے۔

انسانی کمال ایسی صفات کے حصول میں مضمر ہے جو فرشتوں کا خاصہ ہیں۔ اس کی شہوت اور خواہشات کو اس کی عقل کے تابع ہونا چاہئے۔ عقلی زندگی انسان کو اس کے نصب العین کے قریب تر لے جاتی ہے۔

## قوائے نفس کی متوازن نمو اور اکتسابِ فضائل

غزالی کے نزدیک نفس کی تین قوتوں، فکر، غضب اور شہوت کی تہذیب و اعتدال ہی دراصل بہترین کردار ہے۔ قوتِ فکر کی تہذیب سے حکمت پیدا ہوتی ہے۔ قوتِ غضب کی میانہ روی سے شجاعت اور قوتِ شہوت کے اعتدال سے عفت کی فضیلت پیدا ہوتی ہے۔ جب یہ تین قوتیں اعتدال کی حد کے اندر رہ کر اپنا اپنا کام کریں تو ان میں ایک چوتھی فضیلت پیدا ہوتی ہے جسے عدالت کا نام دیا جاتا ہے۔ "میزانِ عمل" میں غزالی نے اِن فضائل اربعہ کی انواع بھی بیان کی ہیں۔

غزالی نے فضائل و رذائل کی جو تقسیم بیان کی ہے اس کی دو بنیادیں ہیں۔ پہلی قسم ان فضائل کی ہے جو کردار سے وابستہ ہیں اور جن کی گروہ بندی مذہب کی بجائے نفسیاتی بنیاد پر کی گئی ہے۔ دوسری صورت قلب سے وابستہ ہے۔ یہ وہ فضائل اور رذائل ہیں جن کا تعین روحانی معرفت سے ہوتا ہے۔ حُبِ ذات حُبِّ دنیا، حُبِّ الٰہی اور خوفِ خدا کی عدم موجودگی قلبی امراض کا باعث بنتی ہے۔ اس کے برعکس خدا کا خوف، اس کی ذات سے محبت اور اپنی ذات سے عدم محبت تمام فضائل کے لئے اساس کا کام دیتی ہے۔

انسانی صلاحیتوں کی غلط نشوونما اس کے نصب العین کے درمیان رکاوٹ بنتی ہے۔ رذائل یا روحانی امراض کی مختلف اقسام ہیں۔ بعض امراض کا تعلق جسمانی اعضاء سے ہے جبکہ بعض کسی جسمانی حصے سے وابستہ نہیں ہیں، مثلاً غصہ اور حسد وغیرہ۔ بعض بیماریوں کی نوعیت شعوری اور ارادی ہے جبکہ بعض لاشعوری نوعیت کی ہیں۔

غزالی توکّل اور شکر جیسے اخلاقی فضائل کی نفسیاتی اور معالجاتی اہمیت کی تفصیل پیش کرتے ہیں۔ توکّل کی بنیاد عقیدۂ توحید کی معرفت ہے۔ خدا کی وحدت پر کامل یقین کا نام

توحید ہے۔ یہ علم مکاشفہ سے وابستہ ہے۔ توکّل ایک روحانی رویئے کا نام ہے' فکر' وجدان اور واردات جس کے بنیادی عناصر ہیں۔ یہ علم اس عقیدے پر مبنی ہے کہ اللہ ایک ہے' وہی غالب ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں' اس کا رحم کامل ہے اور ہر فرد کے لئے ہے۔ توکل کے تین درجے ہیں۔ پہلا درجہ شعوری اور اختیاری ہے' دوسرے درجے کی بنیاد محبت ہے' چنانچہ یہ بے ساختہ اور غیرارادی ہے۔ آخری درجے میں ایمان واعتقاد اس قدر راسخ ہیں کہ محبتِ خداوندی ہرچیز پر غالب آجاتی ہے۔ ایسا انسان صرف خدا کے لطف و محبت کی معرفت کا حامل ہوتا ہے۔

شکر کی فضیلت کی بدولت انسان خدا کی رہنمائی سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ نعمت کو منعمِ حقیقی کی طرف سے سمجھنا' اس نعمت کے سبب دل کا خوش ہونا اور منعم حقیقی کو اس سے جو کام مقصود ہے اس کام میں اسے لانے کے عمل کو شکر کی ماہیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ شکر کا حقیقی مقصد قربِ خداوندی ہے۔ چنانچہ تمام نعمتوں کا اسی مقصد کے حصول کے پیشِ نظر استعمال لازم ہے۔

ایک صحت مند شخصیت کے لئے لازم ہے کہ اس میں قوتِ عقلیہ' غضبیہ اور شہویہ باہمی طور پر متوازن حالت میں عمل پیرا ہوں۔ اعتدال کی عدم موجودگی ذہنی بیماری کا باعث بنتی ہے۔ کردار کی تشکیل کا انحصار موروثی رجحانات اور ارادی و اختیاری عناصر پر ہے۔ انسانی اعمال کی اخلاقی قدر و قیمت کا تعین قوتِ ارادہ پر منحصر ہے۔ ابتداء میں تشکیلِ کردار کے لئے زیادہ عزم و ارادہ کی ضرورت ہوتی ہے' لیکن بتدریج یہ کوشش عادات کا حصہ بن جاتی ہے اور اس میں انسان مسرت محسوس کرتا ہے۔

## تشکیل و تعمیر سیرت کے دس سنہری اصول

تکمیلِ سیرت و کردار انسانی ذات کی باطنی نمو سے وابستہ ہے جس کا انحصار تزکیۂ نفس پر ہے۔ غزالی بچپن کی تربیت کو انسانی ذات کی تعمیر کے ضمن میں اہم قرار دیتے ہیں اور اس مقصد کے پیش نظر بچوں کی تربیت کے لئے ایک باقاعدہ پروگرام مرتب کرتے ہیں اور والدین کو ان اصولوں پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ اصول یقیناً بہترین اور صحت مند شخصیت کی ضمانت ہیں۔

تزکیہ و تصفیۂ قلب کی خاطر غزالی ایک طویل مجاہدے سے گزرے۔ اس مقصد کے

لئے ایک دس نکاتی پروگرام پر باقاعدہ عمل کیا۔ چنانچہ صفائے نفس اور ذہنی صحت کی حفاظت و ضمانت کے پیش نظر غزالی فرد کے لئے یہی دس نکاتی پروگرام تجویز کرتے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے :

۱۔ فرد کو چاہیئے کہ وہ اپنی نیت ہمیشہ درست و صحیح رکھے اور اس میں کسی موقع پر خلل نہ آنے دے۔ صدقِ نیت ذہنی صحت کی بنیادی شرط ہے۔

۲۔ انسان کو پوری یکسوئی اور دلجمعی کے ساتھ اللہ کی اطاعت و بندگی کرنی چاہیئے۔

۳۔ اس کے تمام افعال و اعمال کو زہد و تقویٰ کے معیار پر پورا اترنا چاہیئے۔

۴۔ اس کے دل میں اپنی منزل تک پہنچنے کی لگن ہونی چاہیئے۔ ذوق و شوق کے بغیر یہ راستہ ہرگز طے نہیں کیا جاسکتا۔

۵۔ اسے ہر صورت میں شریعت کے اوامر و نواہی کی پابندی کرنی چاہیئے اور بدعات سے احتراز کرنا چاہیئے۔

۶۔ اسے بندگانِ خدا کے ساتھ عاجزی اور انکساری کے ساتھ پیش آنا چاہیئے کہ سب خدا کے محتاج ہیں۔

۷۔ انسان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اگرچہ نجات کا دارومدار ایمان پر ہے تاہم حقیقی خوف و امید اس کے دائرے سے باہر نہیں۔

۸۔ عبادت و ریاضت، مجاہدہ اور تزکیۂ نفس انسان کا شیوہ ہونا چاہیئے۔

۹۔ فرد کو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ غیر اللہ کا خیال اسکے دل میں نہ آنے پائے۔

۱۰۔ اسے اپنے اندر وہ نظر و بصیرت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جو اسے دیدارِ خدا کی منزلِ مقصود تک پہنچادے۔

## بحالی شخصیت اور تغیر کردار

فطری طور پر ہر شخص کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی سیرت کی تعمیر ان اصولوں پر کرے جو اسے اس کے مقرر کردہ نصب العین تک لے جاسکیں، لیکن سوال یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے کردار کی تشکیل اور سیرت کی تعمیر ان صحیح خطوط پر نہ ہوسکے اور شخصیت صحیح

توحید ہے۔ یہ علم مکاشفہ سے وابستہ ہے۔ توکّل ایک روحانی رویئے کا نام ہے' فکر' وجدان اور واردات جس کے بنیادی عناصر ہیں۔ یہ علم اس عقیدے پر مبنی ہے کہ اللہ ایک ہے' وہی غالب ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں' اس کا رحم کامل ہے اور ہر فرد کے لئے ہے۔ توکل کے تین درجے ہیں۔ پہلا درجہ شعوری اور اختیاری ہے' دوسرے درجے کی بنیاد محبت ہے' چنانچہ یہ بے ساختہ اور غیرارادی ہے۔ آخری درجے میں ایمان واعتقاد اس قدر راسخ ہیں کہ محبتِ خداوندی ہر چیز پر غالب آجاتی ہے۔ ایسا انسان صرف خدا کے لطف و محبت کی معرفت کا حامل ہوتا ہے۔

شکر کی فضیلت کی بدولت انسان خدا کی رہنمائی سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ نعمت کو منعم حقیقی کی طرف سے سمجھنا' اس نعمت کے سبب دل کا خوش ہونا اور منعم حقیقی کو اس سے جو کام مقصود ہے اس کام میں اسے لانے کے عمل کو شکر کی ماہیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ شکر کا حقیقی مقصد قربِ خداوندی ہے۔ چنانچہ تمام نعمتوں کا اسی مقصد کے حصول کے پیشِ نظر استعمال لازم ہے۔

ایک صحت مند شخصیت کے لئے لازم ہے کہ اس میں قوتِ عقلیہ' غضبیہ اور شہویہ باہمی طور پر متوازن حالت میں عمل پیرا ہوں۔ اعتدال کی عدم موجودگی ذہنی بیماری کا باعث بنتی ہے۔ کردار کی تشکیل کا انحصار موروثی رجحانات اور ارادی و اختیاری عناصر پر ہے۔ انسانی اعمال کی اخلاقی قدر و قیمت کا تعین قوتِ ارادہ پر منحصر ہے۔ ابتداء میں تشکیلِ کردار کے لئے زیادہ عزم و ارادہ کی ضرورت ہوتی ہے' لیکن بتدریج یہ کوشش عادات کا حصہ بن جاتی ہے اور اس میں انسان مسرت محسوس کرتا ہے۔

## تشکیل و تعمیر سیرت کے دس سنہری اصول

تکمیلِ سیرت و کردار انسانی ذات کی باطنی نمو سے وابستہ ہے جس کا انحصار تزکیۂ نفس پر ہے۔ غزالی بچپن کی تربیت کو انسانی ذات کی تعمیر کے ضمن میں اہم قرار دیتے ہیں اور اس مقصد کے پیش نظر بچوں کی تربیت کے لئے ایک باقاعدہ پروگرام مرتب کرتے ہیں اور والدین کو ان اصولوں پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ اصول یقیناً بہترین اور صحت مند شخصیت کی ضمانت ہیں۔

تزکیہ و تصفیۂ قلب کی خاطر غزالی ایک طویل مجاہدے سے گزرے۔ اس مقصد کے

لئے ایک دس نکاتی پروگرام پر باقاعدہ عمل کیا۔ چنانچہ صفائے نفس اور ذہنی صحت کی حفاظت و ضمانت کے پیشِ نظر غزالی فرد کے لئے یہی دس نکاتی پروگرام تجویز کرتے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے :

۱۔ فرد کو چاہیئے کہ وہ اپنی نیت ہمیشہ درست و صحیح رکھے اور اس میں کسی موقع پر خلل نہ آنے دے۔ صدقِ نیت ذہنی صحت کی بنیادی شرط ہے۔

۲۔ انسان کو پوری یکسوئی اور دلجمعی کے ساتھ اللہ کی اطاعت و بندگی کرنی چاہیئے۔

۳۔ اس کے تمام افعال و اعمال کو زہد و تقویٰ کے معیار پر پورا اترنا چاہیئے۔

۴۔ اس کے دل میں اپنی منزل تک پہنچنے کی لگن ہونی چاہیئے۔ ذوق و شوق کے بغیر یہ راستہ ہرگز طے نہیں کیا جا سکتا۔

۵۔ اسے ہر صورت میں شریعت کے اوامر و نواہی کی پابندی کرنی چاہیئے اور بدعات سے احتراز کرنا چاہیئے۔

۶۔ اسے بندگانِ خدا کے ساتھ عاجزی اور انکساری کے ساتھ پیش آنا چاہیئے کہ سب خدا کے محتاج ہیں۔

۷۔ انسان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اگرچہ نجات کا دارومدار ایمان پر ہے تاہم حقیقی خوف و امید اس کے دائرے سے باہر نہیں۔

۸۔ عبادت و ریاضت، مجاہدہ اور تزکیۂ نفس انسان کا شیوہ ہونا چاہیئے۔

۹۔ فرد کو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ غیر اللہ کا خیال اسکے دل میں نہ آنے پائے۔

۱۰۔ اسے اپنے اندر وہ نظر و بصیرت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جو اسے دیدارِ خدا کی منزلِ مقصود تک پہنچا دے۔

## بحالیٔ شخصیت اور تغیرِ کردار

فطری طور پر ہر شخص کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی سیرت کی تعمیر ان اصولوں پر کرے جو اسے اس کے مقرر کردہ نصب العین تک لے جا سکیں، لیکن سوال یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے کردار کی تشکیل اور سیرت کی تعمیر ان صحیح خطوط پر نہ ہو سکے اور شخصیت صحیح

راستے سے منحرف ہو جائے تو کیا اس صورتِ حال کی اصلاح ممکن ہے؟ غزالی کے مطابق انسانی سیرت وکردار کی تبدیلی اور ترویج کے لئے ضروری ہے کہ انسان میں کسی نہ کسی حد تک آزادی و اختیار کی صفت موجود ہو۔ بعض انسان یہ نقطۂ نظر پیش کرتے ہیں کہ سیرت میں کسی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ اس کے جواز میں کہ سیرت میں کسی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں ہے' وہ دو قسم کے دلائل پیش کرتے ہیں۔ اولاً یہ کہ جس طرح ظاہری صورت میں تبدیلی ناممکن ہے' مثلاً ایک پستہ قد آدمی اپنے آپ کو بلند قامت نہیں بنا سکتا اسی طرح باطنی صورت جس کا نام خُلق ہے' ناقابل تغیر ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ حُسن خُلق یا مثبت کردار اُس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ قوتِ غضبیہ و شہویہ کو بالکل نیست و نابود نہیں کیا جا سکتا۔ غزالی اس نظریئے کی تردید کرتے ہوئے کہتے ہیں —— تجربہ شاہد ہے کہ سرکش گھوڑے کو فرمانبردار بنایا جا سکتا ہے۔ تو جب جانوروں کو سدھایا جا سکتا ہے تو پھر انسانی کردار میں تبدیلی کیوں نہیں پیدا کی جا سکتی۔

موجودات کو وہ دو قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ایک وہ جو اپنی ذات میں مکمل ہیں' مثلاً اجرامِ فلکی اور خود انسان وحیوان کے داخلی اور خارجی اعضاء وغیرہ۔ انسان کو ان پر کوئی قدرت واختیار حاصل نہیں ہے۔ دوسرے وہ جو اپنی ذات میں ناقص و نامکمل ہیں' لیکن ان میں کمال کو قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ مثلاً ایک بیج بذاتِ خود درخت تو نہیں ہے' لیکن اس کی صحیح نشوونما کی جائے تو وہ ایک مکمل درخت بن سکتا ہے۔ قوتِ غضبیہ اور قوتِ شہویہ کا شمار اسی قسم کے موجودات میں کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایک بیج میں تربیت کے ذریعے تغیر پیدا کیا جا سکتا ہے تو انسان کے مندرجہ بالا نفسی قویٰ میں کیوں نہیں کیا جا سکتا؟ تاہم ان فطری قوتوں کی حالت مختلف ہے۔ بعض آسانی کے ساتھ تغیر کو قبول کر لیتی ہیں اور بعض دیر میں اثر پذیر ہوتی ہیں۔ غزالی کے نزدیک اس کے دو سبب ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ یہ قوتیں فطرتاً قوی ہوتی ہیں اور دیر تک انسان میں اپنا عمل جاری رکھنے کی وجہ سے مزید قوی ہو جاتی ہیں۔ انسان کی ان قوتوں میں شہویہ ایک ایسی قوت ہے جس میں بمشکل تغیر پیدا کیا جا سکتا ہے' کیونکہ یہ قوت سب سے پہلے وجود میں آتی ہے۔ پھر غضب کی قوت پیدا ہوتی ہے اور سب سے آخر میں قوتِ تمیز کا ظہور ہوتا ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ ان قوتوں کے طبعی اقتضاء کے مطابق عمل کرنے اور ان کے عمل کو پسند

کرنے سے شخصیت اور کردار میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے انسانوں کے چار درجے ہیں۔[۹۰]

① پہلا درجہ اُن سادہ لوح انسانوں کا ہے جن کی سیرت کی ابھی تشکیل نہیں ہوئی ہے۔ یہ لوگ اچھے اور بُرے، مضر اور مفید میں تمیز نہیں کرتے اور شعورِ ذات و تفکر یا عقیدے سے خالی ہوتے ہیں۔ انہیں چونکہ متواتر لذتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع حاصل نہیں ہوتا اس لئے ان کی قوتِ شہوانیہ بھی کمزور ہوتی ہے۔ ایسے افراد کی تربیت و اصلاح آسانی سے ہو سکتی ہے۔ ایک رہنما اور محرک کے ذریعے ان میں جلد تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔

② دوسرا درجہ ان لوگوں کا ہے جو اچھے بُرے میں تمیز تو کرتے ہیں لیکن مثبت اعمال کے عادی نہیں ہوتے۔ قوتِ شہوی کی اطاعت کرتے کرتے بُرے کام ہی انہیں اچھے معلوم ہونے لگتے ہیں۔ احتیاط اور مستعدی سے کام لیا جائے تو ان کی اصلاح بھی ممکن ہے۔ منفی عادات کے نظام کو مثبت عادات میں ڈھالا جا سکتا ہے۔ ایسے افراد میں فکر و شعور موجود ہوتا ہے، لیکن ان کے افعال ان کی ارادی قوت کے مکمل طور پر تابع نہیں ہوتے۔

③ تیسرا درجہ ان لوگوں کا ہے جو کہ بُرے اور منفی اعمال کو مستحسن اور ضروری سمجھتے ہیں کیونکہ ان کی تربیت اسی قسم کے ماحول میں ہوتی ہے۔ اشیاء کی حقیقی ماہیت ان لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہتی ہے۔ نچلی سطح کی خواہشات کی تکمیل ہی ان کی زندگی کا حاصل ٹھہرتی ہے۔ ان کی عقلی ذات کی بجائے حیوانی ذات کو تکمیل میسر آتی ہے۔ ایسے افراد کی اصلاح شاذ و نادر ہی ہو سکتی ہے۔

④ چوتھی سطح ان لوگوں کی ہے جو بُرائی ہی کو نیکی اور فضیلت سمجھتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی اصلاح سب سے زیادہ مشکل ہے اور یہ اصلاح صرف الوہی قوت کے انقلابی غلبے سے ہی ممکن ہے۔

مندرجہ بالا درجوں میں تیسرے اور چوتھے درجے کے انسانوں کے متعلق ہی قرآن کے الفاظ ہیں: ﴿ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝﴾ (البقرہ۲ : ۷) "اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے"۔

## اعلیٰ کردار سے انحراف یا امراضِ نفس

اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے انسان پر لازم ہے کہ وہ ان خصوصیات کی تحصیل کرے جو اسے نصب العین کے قریب لے جائیں۔ اسے لازمی طور پر ان منفی خصوصیات سے احتراز کرنا چاہیئے جو اس کے راستے کی رکاوٹ ہیں۔ قربِ خداوندی کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ انسان اپنے ارادہ واختیار کی بدولت ایک بہترین کردار کی تشکیل کرے جو تمام اخلاقی فضائل کا حامل اور رزائل سے پاک ہو۔ بہترین کردار کا انحصار انسان کی باطنی تکوین اور قوتِ غضب و شہوت اور عقل کی معتدل نشوونما پر ہے۔ ایک اعلیٰ کردار کی تشکیل کیلئے ان قوتوں کا متوازن انداز میں باہم عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ ان کی معمول کے مطابق نشوونما ایسی خصوصیات کے پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے جو ذاتِ انسانی کی روحانی نمو میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس انسانوں کے ان نفسی قویٰ میں افراط و تفریط مختلف نفسی بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔ نفسی بیماریوں سے مراد ہے صحیح اور معتدل طرزِ عمل سے انحراف جو افراط و تفریط' انتہاپسندی اور غلط رویوں پر مبنی ہو (شرعی لحاظ سے یہ وہ طرزِ عمل ہے جو اسلامی احکام کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اسے معصیت اور گناہ کہتے ہیں)۔ غزالی اس کی درج ذیل صورتیں بیان کرتے ہیں :

(۱) قوتِ شہویہ میں افراط و تفریط سے بے حیائی' اسراف' بخل' ریا' اقربا پروازی' بے غیرتی' یاوہ گوئی' حرص' طمع' خوشامد' کمینہ پن' حسد' حقد' شماتت' پُرخوری اور ہوس جیسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

(۲) قوتِ غضبیہ میں افراط و تفریط سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں غیردانشمندانہ اقدام' فضول خرچی' غرور و تکبر' عُجب' استہزاء' استخفاف' تحقیر' عداوت' بغض' ایذا دینا اور فساد پھیلانا شامل ہیں۔

غزالی کو نفسی بیماریوں کی ٹھیک تشخیص اور ان کے علاج کے بارے میں بڑا درک حاصل تھا۔ یہ ان کے اُمہاتِ موضوعات میں سے ہے اور انہوں نے اپنی کئی کتابوں میں اس پر تفصیل سے لکھا ہے۔ احیاء العلوم کا تیسرا جزو مہلکات اسی موضوع

سے متعلق ہے جہاں انہوں نے آفاتِ شکم، شرمگاہ اور زبان، غصہ، کینہ، حسد، حب دنیا و مال، طمع و بخل، جاہ و ریا، تکبر و خود پسندی اور دیگر کرداری امراض اور ان کے علاج پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ ان میں محض قرآن و سنّت کے اصول اور حکایاتِ اولیاء ہی نہیں، مفید اور محکم نفسیاتی نکات بھی ہیں۔ اگر اختصار مطلوب نہ ہوتا تو ہم اس کی تفصیل میں جاتے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ نفسیاتی موضوعات پر غزالی نے اتنا کچھ لکھا ہے کہ وہ ایک کتاب، بلکہ کئی کتابوں کا مواد بنتا ہے۔

## علاجِ امراضِ نفس

نفسی امراض کے علاج کیلئے غزالی کے نزدیک بہترین اسلوب "علاج بالمخالف" ہے۔ یہ طریقہ غزالی ایسے افراد کیلئے استعمال کرتے ہیں جو صفاتِ خداوندی سے انحراف کے باعث امراض کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ طریقۂ علاج سوچ اور عمل کی ہم آہنگی اور وحدت پر مبنی ہے۔

انسانی فطرت مختلف متضاد اور مخالف قوتوں کی کشمکش سے عبارت ہے۔ مواقع کی عدم موجودگی کی بناپر، ہم متضاد عناصر کو ذہنی سطح پر دبا دیتے ہیں۔ یہ تضادات ہمارے لاشعور میں نمو پاتے ہیں اور لاشعوری خواہشات فرد کو اظہار کے لئے مجبور کرتی ہیں۔

علاج بالمخالف میں تخیل پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ دوسرے مخالف یا متضاد عنصر کی موجودگی میں ہمیں تخیلاتی طور پر عمل پیرا ہونا پڑتا ہے۔ پہلے متضاد ہمارے شعور میں آجاتا ہے جسے عمل سے مربوط کیا جاتا ہے۔ شخصیت کے استحکام و توازن کے لئے سوچ اور عمل پہلو بہ پہلو عمل پیرا ہوتے ہیں۔

جہالت کا علاج علم پر منحصر ہے۔ مطالعہ، گفتگو اور منحرف کردار کے متضاد عمل سے اسے ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ غزالی کے نزدیک اگر ہم کسی سے نفرت کرتے ہیں تو اس کا علاج یہ ہے کہ تخیلاتی طور پر اس شخص سے محبت کا آغاز کریں۔ اس سے نفرت کا متضاد عنصر ختم ہونا شروع ہو گا اور محبت جنم لے گی۔ بعینہٖ اگر ہم کسی چیز سے خائف ہیں تو ہمیں تخیلاتی طور پر اس طرح عمل پیرا ہونا چاہیئے جیسے ہم اس چیز سے خائف نہیں ہیں۔ اس سے رفتہ رفتہ خوف زائل ہو جائے گا اور فرد کیلئے ذہنی صحت مندی کا حصول ممکن ہو سکے گا۔

غزالی کے نقطۂ نظر سے غصہ ایک ایسی قوت ہے جو فرد کو مکمل طور پر تباہ کر دیتی ہے۔ اس کی دو اہم وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ تکبر ہے جس میں ایک فرد اپنے آپ کو دوسروں سے بلند تر سمجھتا ہے۔ دوسری وجہ خود نمائی یا خودستائی ہے جس میں انسان دوسروں کا تمسخر اڑاتا

ہے اور ہمیشہ دوسرے انسانوں میں نقص تلاش کرتا ہے۔ غزالی کے خیال میں غصے کی ان وجوہات کو دو طریقوں سے ختم کیا جا سکتا ہے۔ اولاً غصے کی تمام وجوہات کے خاتمے سے' اور ثانیاً اگر ایسا کرنا مشکل ہو تو آسان طریقہ یہ ہے کہ مخالفوں سے صلح رکھی جائے اور خدا کی رضا کے سامنے مکمل طور پر سر تسلیم خم کر دیا جائے۔[۹۱]

حسد روحانی طور پر ایک مہلک بیماری ہے جس میں انسان خود کو خدا کی نظروں میں اور دوسرے انسانوں کے سامنے تباہ کر لیتا ہے۔ حسد دوسرے انسانوں کیلئے نقصان دہ ہونے کی بجائے صرف اور صرف حاسد کی اپنی تباہی کا باعث ہے۔ اسکے علاج کیلئے ضروری ہے کہ انسان حسد کے اثرات پر غور کرتے ہوئے اسکے مخالف رویہ اپنائے۔ یہ رویہ دوسرے لوگوں کی تعریف اور قرآن کی آیات کی تلاوت پر مشتمل ہو سکتا ہے[۹۲]

طمع و لالچ کے علاج کیلئے انسان کو چاہیئے کہ وہ صبر و برداشت کی فضیلت اپنائے۔ فرد کو چاہیئے کہ وہ خود کلامی کی صورت میں اپنی ذات میں صبر کے حصول کو راسخ کرے۔ اس طرح صبر اسکی شخصیت کا حصہ بن جائے گا جو کہ اسکی روحانی نشوونما کیلئے لازمی ہے۔

عمل کی مثبت اور منفی صورتیں ہیں۔ جب مخالف اور متضاد قوتیں باہم تعلق میں ڈھلتی ہیں تو ایک نئی ترکیب (Synthesis) جنم لیتی ہے۔ اکثر ذہنی امراض کی وجہ جذباتی مسائل ہوتے ہیں۔ ایک جذبہ دوسرے جذبے پر ضبط قائم کرتا ہے' جیسا کہ نفرت کے جذبے کو محبت کے جذبے میں شدت پیدا کر کے فروتر کیا جا سکتا ہے۔

غزالی کا طریق علاج گروہی طریق علاج کی ایک قسم ہے جو فطری ماحول میں زیر عمل لایا جاتا ہے۔ اس طریق علاج میں مریض کی قوتِ ارادی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ مریض کو مسئلے یا مرض کی نوعیت کے اعتبار سے گھریلو کام بھی دیا جاتا ہے۔ اور فرد کو ایک کل کی صورت میں زیر علاج لایا جاتا ہے۔○○

## مراجع و مصادر


(۸۳) غزالی' الاحیاء' ۳ : ۳۶

(۸۴) غزالی' الاحیاء' ۴ : ۳۱۲

(۸۵) غزالی' الاحیاء' ۴ : ۳۲۱' ۳۲۸

(۸۶) غزالی' الاحیاء' ۳ : ۵۸

(۸۷) غزالی' المعیار' ص ۱۳۴' ۱۳۹

(۸۸) غزالی' المیزان' ص ۷۱

(۸۹) غزالی' الاحیاء' ۳ : ۴ومابعد

(۹۰) غزالی' الاحیاء' ۳ : ۴۸ومابعد

(۹۱) غزالی' الاحیاء' ۳ : ۱۴۲ ومابعد

(۹۲) غزالی' الاحیاء' ۳ : ۱۴۸ ومابعد

### انجمن خُدّام القرآن اور تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام
### رمضان المبارک کے دوران
# دورۂ ترجمۂ قرآن کے پروگراموں کی تفصیل

مرتب : ابو نثر فرقان دانش خان

امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد مد ظلہ نے تقریباً ڈیڑھ عشرہ قبل اللہ تعالیٰ کی تائید و توفیق اور قرآن و احادیث نبویہ ؐ سے استدلال کرتے ہوئے دورانِ رمضان قیام اللیل بالقرآن کے ایک مبارک سلسلہ کا آغاز فرمایا تھا جس میں دورانِ نماز تراویح ہر چار رکعت سے قبل ان میں پڑھے جانے والے قرآن کے حصہ کا ترجمہ و مختصر تشریح بیان کی جاتی ہے' تاکہ مقتدی جب نماز میں قرآن کا وہ حصہ سنے تو براہِ راست مطالب سمجھتا چلا جائے۔ تحریک دعوت رجوع الی القرآن کا وہ ننھا سا پودا' جو امیر تنظیم نے لگایا تھا اور ابتداء میں جس کی ایک ہی کونپل تھی' یعنی ڈاکٹر صاحب تنہا دورۂ ترجمہ قرآن بیان فرمایا کرتے تھے' اب بحمد اللہ یہ پودا زمین میں اپنی جڑیں گہری کر چکا ہے اور کھلی فضا میں برگ و بار بھی لا رہا ہے۔ چنانچہ نہ صرف وطن عزیز کے طول و عرض بلکہ بیرونِ ملک بھی معتدبہ تعداد میں باصلاحیت رفقاء رمضان المبارک کے دوران دورۂ ترجمہ قرآن جیسے کٹھن لیکن روح پرور عمل سے بخوبی عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔ ذیل میں اس سال دسمبر ۹۹ء (بمطابق رمضان ۱۴۲۰ھ) کے دوران ملک بھر میں ہونے والے دورۂ ترجمہ قرآن کے اہم پروگراموں کی مختصر رپورٹ ہدیہ قارئین کی جا رہی ہے' تاکہ وہ اِس رُوح پرور پروگرام کی برکتوں کا کچھ اندازہ کر سکیں۔

## حلقہ لاہور ڈویژن میں دورہ ہائے ترجمہ قرآن

امسال حلقہ لاہور ڈویژن میں رفقاء تنظیم نے دس مختلف مقامات پر دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام منعقد کئے' جبکہ دو مقامات پر خواتین نے یہی پروگرام منعقد کئے۔ پانچ مختلف مقامات پر امیر محترم کے دورۂ ترجمہ قرآن کی ویڈیو دکھائی گئی۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے :

☆ لاہور شمالی تنظیم میں امیر شمالی تنظیم جناب اقبال حسین نے مسجد نور مصطفیٰ آباد میں دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام منعقد کیا۔ سامعین کی اوسط حاضری ۹۵ رہی۔

☆ جناب پروفیسر حافظ محمد اشرف نے مسجد اقصیٰ تاجپورہ اسکیم مغل پورہ میں دورۂ مطالبِ قرآن

کا بیڑہ اٹھایا۔ اگرچہ اس پروگرام میں شرکاء کی حاضری آغاز میں کم رہی لیکن بحمداللہ پروگرام تسلسل سے جاری رہا۔

☆ جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم نے اپنی رہائش گاہ پر دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام منعقد کیا۔ شرکاء کی تعداد سات رہی۔

☆ جناب طارق جاوید نے رمضان المبارک کے دوران مزنگ کے علاقے میں روزانہ درس قرآن کا انعقاد کیا۔ شرکاء کی اکثریت تعلیم یافتہ طبقہ سے تعلق رکھتی تھی، جن کی اوسط تعداد ۲۰ رہی۔

☆ دار القرآن وسن پورہ میں جناب عبدالرزاق نے امیر محترم کا دورۂ مطالب قرآن کا پروگرام ویڈیو کے ذریعے دکھانے کا اہتمام کیا۔ پروگرام کا دورانیہ دو گھنٹے روزانہ رہا۔ تقریباً ۳۰ افراد اور ۷ خواتین پروگرام میں شریک رہے۔

☆ وسطی تنظیم میں مسجد فیض، سنت نگر میں جناب نثار احمد خان نے نماز تراویح کے بعد ہر روز آدھ گھنٹے میں نماز تراویح کے دوران پڑھے جانے والے قرآن مجید کا مختصر ترجمہ اور تشریح بیان کی۔ شرکاء کی تعداد اوسطاً ۲۲ رہی۔

☆ جناب مجیب الرحمٰن کی صاحبزادی نے گھر میں خواتین کے سامنے روزانہ ترجمہ قرآن کا پروگرام منعقد کیا۔ اوسطاً ۸ خواتین حاضر رہیں۔

☆ خواتین کا ایک پروگرام جناب محمد احمد کے گھر راوی روڈ پر منعقد کیا گیا۔ یہاں جناب حافظ خالد محمود خضر کی خواہر نسبتی صاحبہ نے دن کے اوقات میں ترجمہ قرآن بیان کیا۔ شریک خواتین کی تعداد ۳۵ رہی۔

☆ وسطی تنظیم میں چار مقامات پر امیر محترم کا دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام ویڈیو کے ذریعے دکھانے کا اہتمام کیا گیا۔ یہ پروگرام نماز تراویح کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے دکھایا جاتا تھا جو کہ جناب شکیل احمد، جناب عادل جہانگیر، جناب زاہد اسلم اور جناب طاہر اقبال کی رہائش گاہوں پر دکھایا گیا۔ ان پروگراموں میں شرکاء کی حاضری علی الترتیب ۱۰، ۵، ۱۵ اور ۲۲ رہی۔

☆ جنوبی تنظیم میں دورۂ ترجمہ قرآن کا ایک ہی مرکزی پروگرام جنوبی تنظیم کے دفتر میں منعقد کیا گیا۔ مدرس جناب رشید ارشد تھے۔ یہ پروگرام نماز عشاء سے رات تقریباً بارہ بجے تک جاری رہتا تھا۔ شرکاء کی تعداد تقریباً ۷۰ مرد اور ۲۰ خواتین رہی۔ یہاں پر رمضان المبارک کی ۲۹ ویں شب کو تکمیل قرآن اور تکمیل دورۂ ترجمہ قرآن کے ضمن میں ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں امیر محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد نے خطاب فرمایا۔ امیر محترم نے فرمایا

کہ ۳۵ سال قبل سمن آباد ہی میں مسجد خضراء سے تحریک رجوع الی القرآن کا آغاز ہوا تھا اور اب سمن آباد ہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کے ذریعے ہمیں یہ مرکز عطا فرما دیا ہے۔ امیر محترم نے اعلان کیا کہ جنوبی تنظیم کے اس دفتر میں ان شاء اللہ العزیز قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن کی طرز پر جامع القرآن اور قرآن اکیڈمی تعمیر کی جائے گی۔

☆ جامع القرآن ماڈل ٹاؤن لاہور میں امیر محترم نے سابقہ روایات کے مطابق اس مرتبہ بھی دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام خود کنڈکٹ کیا۔ یہ پروگرام نماز عشاء سے رات ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہتا تھا۔ درمیانؑ میں پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا تھا جس میں حاضرین کی چائے سے تواضع کی جاتی تھی۔ شرکاء کی اوسط تعداد ۵۰۰ مرد ۱۰۰ خواتین رہی۔ آخری عشرہ میں شرکاء کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہو گیا۔ اس مرتبہ کے پروگرام میں ؎ "اک پھول کا مضموں ہو تو سو رنگ سے باندھوں" کے مصداق امیر محترم کے بیان میں ایک نیا رنگ نمایاں طور پر دیکھنے میں آیا' جسے شرکاء کی اکثریت نے محسوس کیا۔ وہ یہ کہ امیر محترم کے بیان میں فرائض دینی کے جامع تصور کے ساتھ ساتھ انابت الی اللہ' استحضار اللہ فی القلب' استحضار آخرت اور دنیا سے بے رغبتی کا رنگ نمایاں رہا۔

☆ کینٹ تنظیم میں دو مقامات پر دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ ایک پروگرام مسجد خدام القرآن اکیڈمی روڈ میں منعقد کیا گیا۔ یہاں دورۂ ترجمہ قرآن کے مدرس جناب فتح محمد قریشی تھے۔ پروگرام کے اختتام پر روزانہ پڑھے گئے نصاب کے ضمن میں افہام و تفہیم کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ دوسرا پروگرام کیبن والی مسجد میں منعقد کیا گیا۔ یہاں جناب محمد مبشر تفہیم القرآن سے قرآن مجید کا ترجمہ بیان کرتے تھے۔ اس پروگرام کا دورانیہ سوا گھنٹہ روزانہ تھا اور حاضرین کی تعداد ۱۸ رہی۔

☆ ذیلی حلقہ شاہدرہ میں دو جگہوں پر دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام منعقد ہوئے۔ آمنہ شادی ہال واقع جی ٹی روڈ شاہدرہ میں جناب نعیم اختر عدنان نے دورۂ ترجمہ قرآن کی ذمہ داری نبھائی۔ حاضرین کی تعداد تقریباً ۳۵ رہی' جبکہ دوسرا پروگرام الشیخ ویلفیئر ہسپتال کی مسجد میں منعقد ہوا۔ یہاں مدرس جناب حافظ علاؤ الدین تھے۔ یہ ہسپتال غیر آباد تھا' پھر وسیع لان میں گوشہ تنہائی میں مسجد میں سردیوں کی راتوں میں شرکاء نے جم کر پروگرام میں شرکت کی۔

## حلقہ پنجاب وسطی میں دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام

حلقہ پنجاب وسطی کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام ہوئے۔

☆ جھنگ میں مسجد خواجہ عبیداللہ صاحب میں تراویح کے بعد ساڑھے آٹھ بجے سے رات

ساڑھے گیارہ بجے تک روزانہ نشست منعقد ہوتی رہی جس میں جناب مختار حسین فاروقی صاحب نے قرآن پاک کا مکمل ترجمہ بیان کیا۔ آغاز میں حاضری ۵۰۔۶۰ افراد کی تھی مگر جلد ہی حاضری ۱۰۰ افراد تک پہنچ گئی۔

☆ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ترجمۃ القرآن کے تین پروگرام ہوئے۔ الہدیٰ لائبریری تالاب بازار اور سرہند کالونی میں بذریعہ ویڈیو کیسٹ جبکہ گورنمنٹ کالج ٹوبہ کی مسجد میں نماز ظہر کے بعد پروفیسرز اور سینئر طلبہ کے لئے آڈیو کیسٹ کے ذریعے باقاعدگی سے پروگرام منعقد ہوتا رہا۔

☆ لیہ میں پہلی دفعہ پروگرام منعقد ہوا۔ رفیق تنظیم جناب چوہدری صادق علی صاحب نماز فجر کے بعد مطالعہ قرآن کی ذمہ داری نبھاتے رہے۔

## حلقہ پنجاب غربی میں دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام

اس سال فیصل آباد میں تین مقامات پر دورۂ ترجمہ قرآن کا بندوبست کیا گیا :

☆ مسجد العزیز پیپلز کالونی نمبر ا میں صدر انجمن خدام القرآن فیصل آباد محترم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب نے مترجم کی ذمہ داری نبھائی۔ ہر روز پہلے محلّہ کے وہ حضرات جو بغیر ترجمہ کے نماز تراویح ادا کرنا چاہتے وہ اپنی نماز مکمل کر لیتے۔ اس کے بعد تقریباً ساڑھے آٹھ بجے ترجمہ قرآن کے ساتھ تراویح کا آغاز ہوتا۔ پہلے عشرے میں شرکاء کی تعداد ۷۰۔۸۰ کے درمیان رہی جو درمیانی عشرے میں کم ہو کر ۴۰۔۵۰ تک آ گئی جبکہ آخری عشرے میں شرکاء کی تعداد ۱۵۰ تک چلی گئی۔ ہر روز ترجمہ اور تراویح کا پروگرام ۱۲ سے ساڑھے بارہ بجے تک چلتا رہا جو آخری دنوں میں دو بجے رات تک بھی چلا۔

☆ مسجد اتفاق مدینہ ٹاؤن میں امیر حلقہ محمد رشید عمر نے مترجم کے فرائض سرانجام دیئے۔ یہاں پہلے بغیر ترجمہ کے نماز تراویح ادا کرنے والے حضرات نماز پڑھتے' پھر ساڑھے آٹھ بجے کے بعد ترجمہ کے ساتھ تراویح کا آغاز ہوتا۔ اس سے پہلے رشید عمر صاحب ۱۹۹۷ء میں یہاں ترجمہ کے ساتھ نماز تراویح پڑھا چکے تھے۔ اس سال کا پروگرام مقامی لوگوں کی طلب اور تعاون سے ہوا جس میں خطیب مسجد جناب کفیل احمد ہاشمی جو رفیق تنظیم بھی ہیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پہلے عشرے میں شرکاء کی حاضری ۲۰۔۲۵ رہی جو درمیانی عشرے میں کم سے کم ۱۰۔۱۲ تک آ گئی۔ جبکہ آخری عشرہ میں یہ تعداد ۴۰۔۵۰ تک پہنچ گئی۔

☆ دورۂ ترجمہ کا ایک پروگرام دفتر حلقہ میں بھی منعقد ہوا۔ یہ پروگرام خالص تربیتی نوعیت کا تھا' جس کے لئے پچھلے رمضان کے بعد ہی سے رفقاء کی ذمہ داری لگا دی گئی تھی اور انہیں قرآن پاک کا ایک ایک حصہ بھی ذمے لگا دیا گیا تھا کہ وہ اس کو تیار کریں اور اپنی باری پر

مترجم کے فرائض ادا کریں۔ یہاں چھ رفقاء نے یہ ذمہ داری نبھائی۔ رمضان کی اس مجلس کے شرکاء کے جو تاثرات سامنے آئے اس کے مطابق جن حضرات کی ذمہ داری اس پروگرام میں شرکت کے لئے تھی انہیں اس محنت کا خاطر خواہ فائدہ حاصل ہوا۔ مزید یہ کہ پروگرام رفقاء کی صلاحیتوں کا اندازہ لگانے کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوا۔ چنانچہ **شیخ محمد سلیم** صاحب اور **نعمان اصغر** کی صلاحیتیں کھل کر سامنے آئیں۔ نماز کے دوران تلاوت قرآن کی ذمہ داری بھی نقیب اُسرہ شہر حافظ **محمد ارشد** صاحب نے پہلی مرتبہ ادا کی۔

☆ قرآن ہال سرگودہا میں دورۂ ترجمہ قرآن : اس کے علاوہ حلقہ پنجاب غربی کے زیر اہتمام قرآن ہال سرگودھا میں حسب سابق رمضان المبارک میں نماز تراویح کے دوران دورۂ ترجمہ قرآن کا انعقاد ہوا۔ مدرس کی سعادت محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے حاصل کی جب کہ ان کے فرزند نے نماز تراویح پڑھائی۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن کے چھوٹے بھائی حافظ عزیزالرحمٰن نے سامع کے فرائض انجام دیئے۔ حاضری تقریباً ایک سو تک تھی۔ دورۂ ترجمہ قرآن میں رمضان المبارک کے اوائل میں حاضری ۷۰ تک اور پھر بعد کے دنوں میں حاضری ۴۰ رہی۔

## حلقہ پنجاب شمالی میں دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام

### اسلام آباد

☆ **عظمت ممتاز ثاقب**' برمکان عظمت ممتاز ثاقب F-10/3
شرکاء کی اوسط تعداد : ۵۰ مرد' ۱۰ خواتین

☆ **برمکان رانا عبدالغفور** I-8 بذریعہ ویڈیو کیسٹ بعد نماز عشاء
شرکاء کی اوسط تعداد : ۳۵ سے ۴۰ افراد

☆ **برمکان غلام رسول غازی' قائداعظم یونیورسٹی**
منتخب نصاب کا پروگرام

### ۲۔ راولپنڈی شرقی

☆ **امجد سعید اعوان صاحب** برمکان محمد ظہیر اعوان' النور کالونی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۵ تا ۲۰ افراد

☆ **محبوب ربانی مغل (بذریعہ آڈیو)** مسجد ربانی آباد نزد مکان محبوب ربانی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۲۔۱۵ افراد

☆ عبدالواحد صاحب برمکان صوفی محمد صفدر
شرکاء کی اوسط تعداد : ۶-۸ افراد

☆ زیر انتظام : اسرارالحق صاحب (بذریعہ آڈیو) برمکان رضا احمد صاحب
شرکاء کی اوسط تعداد : ۴ تا ۶ افراد

☆ شمیم اختر صاحب برمکان شمیم اختر صاحب
شرکاء کی اوسط تعداد : ۴ تا ۶ افراد

☆ عبدالحمید سلطان صاحب برمکان عابد رشید صاحب
شرکاء کی اوسط تعداد : ۸-۱۲ افراد

## ۳۔ راولپنڈی کینٹ

☆ ڈاکٹر عمر علی خان برمکان حسن اختر ملک
شرکاء کی اوسط تعداد : ۴۵-۵۵ افراد

☆ محمد شفیق صاحب (بذریعہ آڈیو) کوہ نور گرڈ اسٹیشن' کینٹ
شرکاء کی اوسط تعداد : ۵ افراد

## ۴۔ گوجر خان

☆ چوہدری محمد امین دفتر تنظیم اسلامی' نیو غلہ منڈی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۷ افراد

☆ جناب ظفر اسلام برمکان جناب ظفر اسلام
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۴ افراد

☆ عبدالرحمٰن تابانی برمکان جناب عبدالرحمٰن تابانی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۶ افراد

☆ جناب عبدالمجید مسجد کشمیریاں سموٹ
شرکاء کی اوسط تعداد : ۲۰ افراد

☆ جناب ساجد حسین برمکان جناب ساجد حسین
شرکاء کی اوسط تعداد : ۷ افراد

☆ جناب محبوب الٰہی برمکان محبوب الٰہی
شرکاء کی اوسط تعداد : ۷ افراد

## ۵۔ پنڈی گھیپ

☆ برمکان قاضی عبدالرحمٰن نوید
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰۔۱۵ افراد
☆ برمکان جناب غلام مرتضیٰ اعوان
شرکاء کی اوسط تعداد : ۵۔۷ افراد

## ۶۔ ماڈل ٹاؤن ہمک

ہمک میں جناب محمد ریاض صاحب نقیب اسرہ کے زیراہتمام چار مقامات پر منتخب نصاب کا پروگرام ہوا۔

☆ برمکان نیاز احمد صاحب
☆ برمکان نور اختر صاحب
☆ برمکان لیاقت علی صاحب
☆ برمکان عبدالحمید صاحب

## ۷۔ تنظیم اسلامی میرپور

☆ برمکان محبوب صاحب (بذریعہ آڈیو) منتخب نصاب کا پروگرام
شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰۔۱۵ افراد
☆ برمکان سید محمد آزاد صاحب (بذریعہ آڈیو)
شرکاء کی اوسط تعداد : ۴۔۵ افراد

## ۸۔ تنظیم اسلامی ایبٹ آباد

☆ زیرانتظام : سردار محمد ثاقب صاحب (بذریعہ آڈیو) دفتر تنظیم اسلامی ملک پورہ
منتخب نصاب کا پروگرام شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰۔۱۵ افراد
☆ ذوالفقار علی بمقام مسجد السعید منڈیاں
منتخب نصاب کا پروگرام شرکاء کی اوسط تعداد : ۳۰۔۵۰ افراد

## ۹۔ تنظیم اسلامی راولپنڈی غربی

☆ برمکان آفتاب عباسی منتخب نصاب کا پروگرام

شرکاء کی اوسط تعداد : ۱۰۔۱۵ افراد

☆ برمکان ظہور العمیر صاحب (بذریعہ آڈیو)

شرکاء کی اوسط تعداد : ۸۔۱۰ افراد

☆ زیر انتظام : بی ایس بخاری صاحب (بذریعہ آڈیو) برمکان محمد صادق

☆ برمکان میر اصغر علی منتخب نصاب کا پروگرام

شرکاء کی اوسط تعداد : ۸۔۱۰ افراد

## ۱۰۔ اسرہ چک شہزاد

☆ زیر انتظام : محمد نواز صاحب (بذریعہ آڈیو) کمیونٹی سنٹر سٹاف کالونی

شرکاء کی اوسط تعداد : ۶۔۱۰ افراد

## پنجاب جنوبی (حلقہ ملتان) میں دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام

حسب روایت امسال شہر ملتان میں دورہ ہائے ترجمۃ القرآن کے مختلف پروگرام ہوئے۔

☆ قرآن اکیڈمی آفیسرز کالونی ملتان میں جناب چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب نے مدرس کے فرائض سرانجام دیئے۔ پروگرام کے مطابق عشاء کی نماز ساڑھے سات بجے ادا کی جاتی تھی۔ اس کے بعد پروگرام کا آغاز ہو جاتا تھا اور لگ بھگ ساڑھے بارہ بجے شب جاری رہتا تھا۔ بارہ رکعتوں کے بعد چائے کا وقفہ ہوتا تھا۔ وقفہ کے بعد تھوڑی دیر کے لئے سوال و جواب کا بھی سلسلہ ہوتا جس میں جناب بٹر صاحب تسلی بخش جوابات سے شرکاء کے اشکالات کو دور فرماتے۔ مرد حضرات کی اوسط حاضری ۱۰۰ کے لگ بھگ رہی جبکہ ویک اینڈ پر یہ حاضری ۱۵۰ سے تجاوز کر جاتی۔ محترم قاری محمد شاہد صاحب جو کہ قرآن اکیڈمی میں شعبہ تحفیظ القران کے انچارج بھی ہیں 'نماز تراویح میں اپنی خوبصورت آواز میں قرآن مجید پڑھتے اور سامع کی ذمہ داری قاری محمد عثمان صاحب نے ادا کی۔ اس پروگرام سے خواتین نے بھی بھرپور استفادہ کیا۔ ان کی بھی اوسط تعداد ۲۵ سے ۳۵ تک رہی۔

☆ دوسرا پروگرام قرآن اکیڈمی ملتان کینٹ میں ہوا۔ اس پروگرام کے مدرس جناب محمد سلیم اختر صاحب تھے۔ موصوف نے نماز تراویح کے بعد ہر روز ڈیڑھ گھنٹہ دین کے مختلف تصورات پر لیکچرز دیئے۔

(۳) تیسرا پروگرام میونسپل کمیٹی وہاڑی کی مسجد میں ہوا جس کے مدرس جناب ڈاکٹر منظور حسین صاحب تھے۔ ان کا یہ پروگرام ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہتا تھا۔ اس پروگرام میں

اوسطاً ۲۵ سے ۳۰ کے لگ بھگ حاضری رہی۔ وہاڑی میں اس نوعیت کا یہ پہلا پروگرام تھا۔

## کراچی میں دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام

☆ تنظیم اسلامی کراچی ضلع وسطی نمبر ۲ میں ترجمہ قرآن کے فرائض محترم اعجاز لطیف نے انجام دیئے اور قرآن حکیم سنانے کی سعادت نوجوان حافظ و قاری محمد عرفان نے حاصل کی۔ ۶ دسمبر کو تعارف قرآن کے پروگرام میں امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے خطاب فرمایا۔ تقریباً ۳۰۰ حضرات اور ۱۵۰ خواتین نے شرکت کی۔ دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں میں اوسط حاضری تقریباً ۱۰۰ حضرات اور ۵۰ خواتین پر مشتمل رہی۔

☆ تنظیم اسلامی ضلع شرقی نمبر ۱ میں یہ پروگرام سوسائٹی کے علاقے میں منعقد کیا گیا۔ یہاں پر ترجمہ قرآن کی سعادت انجینئر نوید احمد صاحب نے حاصل کی۔ تراویح میں قرآن سنانے کی سعادت قاری شارق سعید صاحب نے حاصل کی۔ پروگرام میں بالعموم تقریباً ۱۰۰ حضرات اور ۶۰ خواتین شریک ہوئیں۔

☆ تنظیم اسلامی ضلع جنوبی میں مندرجہ ذیل چار مقامات پر دورۂ ترجمہ قرآن کی محافل ہوئیں جن کی مختصر رپورٹ یہ ہے :

(۱) مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی میں مترجم کے فرائض جناب زین العابدین صاحب نے ادا کئے۔ اس میں عموماً حاضری تقریباً ۴۰ حضرات اور ۱۰ خواتین کی رہی۔

(۲) مدرسہ شمس النساء ٹرسٹ منظور کالونی میں مترجم جناب سعید الرحمن صاحب تھے۔ شرکاء کی تعداد اوسطاً ۲۵ حضرات اور ۲۰ خواتین رہی۔

(۳) برنس روڈ نزد مدینہ مسجد جناب شجاع الدین شیخ صاحب نے حسب سابق فٹ پاتھ پر گلی میں نماز تراویح کی ادائیگی کے بعد مترجم کی حیثیت سے دورۂ ترجمہ قرآن کیا۔ شرکاء کی اوسط تعداد ۳۵ حضرات اور ۲۰ خواتین تھی۔ خواتین کے لئے قریبی فلیٹ میں باپردہ شرکت کا اہتمام کیا گیا۔

(۴) نیول ہاؤسنگ اسکیم کلفٹن میں نماز تراویح کی تکمیل کے بعد جناب سرفراز احمد خان صاحب نے دورۂ ترجمہ قرآن میں مترجم کے فرائض انجام دیئے۔ اس میں شرکاء کی تعداد ۱۵ سے ۲۰ رہی۔

☆ تنظیم اسلامی ضلع شرقی نمبر ۳ کے زیر اہتمام جامع مسجد طیبہ میں نماز تراویح کے ساتھ قرآن مرکز کورنگی میں دورۂ ترجمہ قرآن کا پہلا پروگرام ہوا۔ اس میں مترجم کے فرائض جناب حامد خان صاحب نے انجام دیئے۔ شرکاء کی تعداد ۲۵ رہی۔

دوسرا پروگرام مینشل چوک لانڈھی میں محمد جمیل صاحب کے مکان پر ہوا۔ اس میں افتخار عالم خان صاحب نے نماز تراویح کے دوران دورۂ ترجمہ قرآن میں مترجم کے فرائض انجام دیئے۔ ۲۰ افراد شریک رہے۔

ابوذر ہاشمی صاحب کے مکان لانڈھی میں تیسرا پروگرام خواتین کا ہوا۔ ۲۵ سے ۳۰ خواتین شریک رہیں۔ قرآن کریم کے منتخب مقامات کا بیان ہوا۔

اقبال احمد صدیقی صاحب کے مکان کورنگی میں خواتین کا دوسرا پروگرام ہوا۔ یہ مجموعی طور پر چوتھا پروگرام تھا۔ ۱۲ خواتین شریک رہیں۔

☆ تنظیم اسلامی ضلع شرقی نمبر۲ کے زیر اہتمام درج ذیل پروگرام ہوئے :

(۱) اصغر اپارٹمنٹ، شاہراہ فیصل میں خواتین کے دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام میں اوسطاً ۵۰ خواتین شریک رہیں۔

(۲) محمد سلیم صاحب کے مکان ماڈل کالونی میں ویڈیو کے ذریعہ پروگرام ہوا۔ اوسطاً ۱۰ افراد شریک رہے۔

(۳) بشیر احمد سلیمی صاحب کے مکان ملیر کینٹ میں ویڈیو کے ذریعے پروگرام میں خواتین و حضرات کی اوسط تعداد ۴۰ رہی۔

☆ تنظیم اسلامی کراچی ضلع غربی کے پروگرام یہ رہے :

(۱) عابد جاوید خان صاحب کے مکان بلدیہ ٹاؤن میں دورۂ ترجمہ قرآن میں مترجم کے فرائض جناب احمد خان صاحب نے ادا کیے۔ شرکاء کی تعداد ۸۔۱۰ افراد رہی۔

(۲) تنظیم کے دفتر واقع اورنگی ٹاؤن میں ویڈیو پراجیکٹ کے ذریعہ پروگرام ہوا جس میں اوسطاً ۱۰۔۱۳ افراد نے شرکت کی۔

☆ تنظیم اسلامی کراچی ضلع وسطی نمبر۱ کے زیر اہتمام احتشام الحق صدیقی کے مکان پر دورۂ ترجمہ قرآن میں مترجم کے فرائض جناب عبدالمقتدر نے انجام دیئے۔ شرکاء کی اوسط تعداد تقریباً ۱۲ رہی۔

## حلقہ سرحد میں دورۂ ترجمۂ قرآن کے پروگرام

☆ حلقہ سرحد میں رمضان المبارک کے دوران دفتر تنظیم اسلامی پشاور میں نماز تراویح کے ساتھ خلاصہ مباحث قرآن کا بیان ہوتا۔ یہ پروگرام سات بجے سے ساڑھے دس بجے رات تک جاری رہتا۔

☆ اسرہ اوچ میں مولانا غلام اللہ خان روزانہ دو گھنٹے دن کے اوقات میں پشتو میں ترجمہ قرآن

کرواتے۔ رفقاء واحباب کی اوسطاً حاضری ۵۰ رہی ہے۔

☆ اسرہ خویشگی کے رفیق خضر حیات روزانہ بعد نماز ظہر تقریباً ایک گھنٹہ ترجمہ قرآن بیان کرتے رہے۔

☆ اسرہ ہاتھیان کے رفیق مولوی فضل اللہ صاحب نے روزانہ بعد نماز فجر ترجمہ قرآن کروایا۔

☆ اسرہ بدرشی کے نقیب فضل حکیم نے تین مساجد میں درس قرآن کے علاوہ تجوید کے پروگرام منعقد کیے۔

## امریکہ میں دورۂ ترجمہ قرآن

اس سال امریکہ میں دو مقامات پر دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام منعقد ہوئے :

☆ اسلامک سنٹر شکاگو میں دورۂ ترجمہ قرآن کی ذمہ داری نائب امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید صاحب نے ادا کی۔ ہفتے کے عام دنوں میں پروگرام نسبتاً کم دورانئے (اڑھائی سے تین گھنٹے) کا ہوتا تھا جبکہ ہفتے کے آخری دن ایک گھنٹے کا اضافہ کر لیا جاتا۔ شرکاء کی اوسط حاضری ۳۰ سے ۴۰ افراد رہی جن میں بیس سے تیس مرد اور دس سے پندرہ خواتین ہوتی تھیں۔

☆ مسلم سنٹر نیویارک میں جناب ڈاکٹر طاہر خاکوانی نے دورۂ ترجمہ قرآن کروایا۔ شرکاء کی اوسط حاضری ۵۰ مرد اور ۱۰ خواتین پر مشتمل رہی۔ ویک اینڈ پر یہ حاضری ۷۰ افراد اور ۲۰ خواتین تک جا پہنچتی جبکہ آخری عشرے میں اوسط حاضری ۱۰۰ سے ۱۵۰ افراد پر مشتمل ہوتی۔ یہ پروگرام رات آٹھ بجے شروع ہو کر ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہتا۔

## فرانس میں دورۂ ترجمہ قرآن

☆ پچھلے سال کی طرح اس سال بھی مسجد کُرد پیرس میں دورۂ ترجمہ قرآن ہوا۔ جناب محمد اشرف صاحب نے دورانِ تراویح ترجمہ قرآن بیان کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جبکہ نماز تراویح میں قاری عبید الرحمٰن (مکہ مکرمہ) اور قاری شوکت علی (انڈیا) نے قرآن پاک سنایا۔ شرکاء کی اوسط تعداد ۴۰ کے لگ بھگ رہی۔

☆ اس مرتبہ سارسل میں بھی دورۂ ترجمہ قرآن ہوا جہاں جناب طاہر نسیم قریشی صاحب نے مترجم کے فرائض سرانجام دیئے۔ حافظ محمد صدیق صاحب نے نماز تراویح میں قرآن پاک سنایا۔ یہاں شرکاء کی اوسط تعداد ۲۰ رہی۔

# امام عبداللہ بن زبیر حُمیدیؒ

—— عبدالرشید عراقی ——

امام عبداللہ بن زبیر حُمیدیؒ کا شمار نامور محدثین میں ہوتا ہے۔ علمائے اسلام اور اہلِ فن نے ان کے علم و فضل، حفظ و ضبط، عدالت و ثقاہت، ذکاوت و فطانت، زہد و ورع، تقویٰ و طہارت اور علومِ اسلامیہ میں یگانہ روزگار ہونے کا اعتراف کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل، امام محمد بن اسماعیل بخاری اور امام محمد بن ادریس شافعی رحمہم اللہ ان کے علمی تبحر اور غیر معمولی حافظہ کے معترف تھے۔ مؤرخین نے ان کو حافظ الحدیث اور کثیرالحدیث لکھا ہے۔ امام بخاری کو ان پر اتنا اعتماد تھا کہ ان کی روایت ملنے کے بعد وہ دوسروں کی مرویات کی پروا نہیں کرتے تھے۔

فقہ و افتاء میں بھی ان کا مرتبہ بلند تھا۔ انہوں نے فقہ کی تعلیم امام شافعیؒ سے حاصل کی تھی اور امام بخاریؒ نے حدیث کے علاوہ فقہ کی تعلیم بھی ان سے حاصل کی تھی۔ مکہ کے فقیہہ، مفتی، محدث اور امام کی حیثیت سے ان کو بڑی شہرت حاصل ہوئی۔

<u>ولادت</u> : ان کی ولادت کے بارے میں اربابِ سیر خاموش ہیں۔ بہرحال ان کی ولادت مکہ معظمہ میں ہوئی اور قریش کے قبیلہ اسد سے ان کا تعلق تھا۔

<u>اساتذہ و تلامذہ</u> : امام حُمیدی کے اساتذہ و تلامذہ کی فہرست طویل ہے۔ ان کے مشہور اساتذہ میں امام سفیان بن عیینہ، فضیل بن عیاض، امام محمد بن ادریس شافعی رحمہم اللہ شامل ہیں۔ امام سفیان بن عیینہ کی خدمت میں ۲۰ سال رہے۔

ان کے مشہور تلامذہ میں امام محمد بن اسماعیل بخاری، امام ابو زرعہ رازی اور محمد بن یحییٰ ذہلی رحمہم اللہ شامل ہیں۔

<u>اتباعِ سُنّت</u> : امام حُمیدی کو اتباعِ سُنّت میں بڑا اہتمام تھا۔ علمائے اسلام نے ان کو صاحب سُنّت لکھا ہے۔

<u>فقہی مسلک</u> : فقہی مسلک میں امام حُمیدی محدثین اور سلف کے مسلک پر تھے۔

وفات : امام عبداللہ بن زبیر حُمیدی نے ۲۱۹ھ میں وفات پائی اور جنت المعلیٰ میں دفن ہوئے۔

## تصانیف

امام عبداللہ بن زبیر حُمیدی نے جو کتابیں تصنیف کیں وہ درج ذیل ہیں :

۱) مُسند حُمیدی : یہ امام حُمیدی کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ اس میں ۱۲۹۳ احادیث ہیں۔ اس کا شمار قدیم ترین کتب مسانید میں ہوتا ہے اور علمائے اسلام نے اس کی تصریح کی ہے کہ مکہ معظمہ میں سب سے پہلے یہی مسند مرتب ہوئی۔ اس مسند میں اکثر روایات مرفوع ہیں اور موقوف روایات کم ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کے آثار بھی اس میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں احادیث کے نقل و روایت پر ہی اکتفا نہیں کیا' بلکہ ایک ماہر فن کی طرح ان کے متعلق مختلف النّوع معلومات بھی درج کی ہیں۔

مسند حُمیدی ۱۹۶۳ء میں مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی کی تصحیح و حواشی سے دو جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ حواشی میں مشکل الفاظ کی تشریح بھی کی ہے اور اختلافِ نسخ اور مختلف کتب حدیث سے اس کی حدیثوں کے باہمی اختلاف و مطابقت وغیرہ کی وضاحت بھی کی ہے۔ آخر میں امام حُمیدی کا رسالہ "اصولُ السّنّة" بھی شامل کردیا گیا ہے۔

۲) اصولُ السّنّة : امام حُمیدی کے عقیدہ و مسلک کی وضاحت ان کے رسالہ "اصولُ السّنّة" سے واضح ہوتی ہے۔ ان کے بیان کردہ چھ اصول یہ ہیں :

ایمان قول و عمل دونوں کا نام ہے۔ اس میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ ایمان و عمل کا اعتبار نیت پر موقوف ہے۔ تقدیر کے خیرو شر ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے۔

قرآن اللہ کا کلام ہے جو اس کو مخلوق کہے وہ مبتدع ہے اور سلف صالحین کے مسلک سے منحرف ہے۔

رؤیت: موت کے بعد مؤمنین دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوں گے۔

صفاتِ الٰہی: قرآن کی وہ آیات جن میں اللہ تعالیٰ کے چہرہ' ہاتھ اور استقرار و تمکن وغیرہ کا ذکر ہے' یا اس قسم کی جو حدیثیں ہیں ان کے مجرد بیان پر اکتفا اور توقف کرنا چاہئے۔ نہ اس میں کسی اضافہ کا ہم کو حق ہے نہ تشریح و تفسیر کا۔ اس قسم کی آیات و

احادیث میں بحث و کلام کرنے والے اہلِ باطل اور فرقہ جہمیہ و معطلہ میں شامل ہیں۔

مرتکبین کبائر: کبائر کے مرتکبین کو کافر سمجھنا خوارج کا عقیدہ ہے "گناہ کرنے سے انسان کافر نہیں ہوتا۔

احترامِ صحابہ رضی اللہ عنہم: مسلمانوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے دعاءِ استغفار کرنا چاہئے۔ قرآن مجید میں ہے :

﴿ ... رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا .... ﴾ (الحشر : ۱۰)

"اے رب! بخش دے ہم کو اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لئے کوئی بغض نہ رکھ"۔

اگر کوئی شخص کسی صحابی کی شان میں گستاخی کرے تو وہ جادۂ سنّت سے منحرف ہے۔

۳) کتاب الرد علی النعمان

۴) کتاب التفسیر

## مراجع و مصادر


۱) ابنِ حجر' تہذیب التہذیب

۲) ابنِ حجر' فتح الباری

۳) ابنِ سبکی' طبقات الشافعیہ

۴) حُمیدی' اصول السّنّة برخاتمہ مسند حُمیدی

۵) ذہبی' تذکرۃ الحفاظ

۶) سمعانی' کتاب الانساب

۷) سیوطی' حسن المحاضرہ

۸) محمد جعفر کتانی' الرسالة المتطرفة


---

### بقیہ : سیرتِ نبویؐ کے مطالعہ کی ضرورت و اہمیت

---


۵) صدر الدین اصلاحی' اسلام ایک نظر میں' ۴۷

۶) خالد علوی' انسانِ کامل' (آغاز سخن۔ع)

۷) خطباتِ مدراس' ص ۱۰۷

۸) شبلی نعمانی' سیرۃ النبی ﷺ' ج ۲' ص ۷ ۳

۹) اسلامی نظریات' ص ۳۵۸

۱۰) محسن انسانیت' ص ۶۱

۱۱) نقوش' رسول نمبر

۱۲) سیرتِ سرورِ عالم ﷺ

۱۳) ڈاکٹر محمد حمید اللہ' عہد نبوی ﷺ میں حکمرانی' ص ۱۲' ۱۳

# قرآن اکیڈمی کراچی میں
# ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس
## (برائے خواتین)
## کے اختتام پر تقریب تقسیم اسناد

فروری ۹۹ء میں قرآن اکیڈمی کراچی میں خواتین کے لئے ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس شروع کیا گیا جو کہ ۴ نومبر ۹۹ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ اس کورس میں ۴۵ خواتین نے شرکت کی اور اختتام پر ۱۶ خواتین نے کورس مکمل کیا' جبکہ ۵ خواتین نے جزوی طور پر یہ کورس کیا۔ کامیاب ہونے والی خواتین کو اسناد دینے کے لئے ۲۷ نومبر ۹۹ء بروز ہفتہ تقسیم اسناد کا پروگرام رکھا گیا۔ انتظام نہایت اعلیٰ درجے کا تھا' پورے ہال کو بینرز سے سجایا گیا تھا جن پر دل کو متاثر کرنے والی آیات و احادیث درج تھیں۔ تقریب کا ماحول بہت سادہ اور پُر وقار تھا۔ حاضرین کی کل تعداد تقریباً ۶۰ کے قریب تھی۔

پروگرام کا آغاز ٹھیک گیارہ بجے سورۃ الرحمٰن کی تلاوت سے ہوا جس کی سعادت بنتِ زبیر (طالبہ ایک سالہ کورس) کو حاصل ہوئی۔ میزبانی کے فرائض مسز ہنگورہ نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ انہوں نے انجمن خدام القرآن کا مختصراً تعارف کرایا' اس کے اغراض و مقاصد سے حاضرین کو آگاہ کیا اور اسی ضمن میں ایک سالہ کورس کے اغراض و مقاصد بھی بیان کئے۔ اس کے بعد انہوں نے اس ایک سالہ کورس کی اساتذہ کو اظہارِ خیال کی دعوت دی۔

راقمہ اس کورس میں بحیثیت طالبہ اور استاد شامل تھی۔ جہاد بالقرآن کے پانچ محاذ پڑھانے کی ذمہ داری راقمہ کی تھی۔ راقمہ نے کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں اس اکیڈمی تک پہنچایا اور ہمیں دین کے طالب علموں میں شامل کیا۔ علمِ دین بہت گہرا سمندر ہے' اور آج جو سند مل رہی ہے وہ عالمہ بن جانے کا سرٹیفکیٹ نہیں' بلکہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم نے علمِ دین حاصل کرنے کے لئے پہلا قدم اٹھایا ہے۔

اس ایک سال میں جو کچھ بھی ہم نے سیکھا ہے اس سے ہماری مسئولیت اور بڑھ گئی ہے۔ یہ اکیڈمی اس لحاظ سے منفرد ہے کہ یہاں تمام مضامین خواتین پڑھاتی ہیں اور دورانِ مطالعہ جو بھی سوال دماغ میں ابھرتا ہے اس کا جواب فی الفور مل جاتا ہے۔

اس کے بعد راقمہ نے مسز ہنگورہ سے' جنہوں نے لٹریچر کے کچھ مضامین پڑھائے تھے' سوال کیا کہ انہوں نے مَردوں کے ساتھ ایک سالہ کورس کیا ہے اور خواتین کے ایک سالہ کورس میں پڑھایا ہے' تو انہیں کیا فرق محسوس ہوا؟ انہوں نے کہا چونکہ مرد اور عورت کا دائرہ کار الگ الگ ہے' عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے' للذا ہم براہِ راست ٹیچر سے تبادلہ خیال نہیں کر سکتی تھیں۔ نیز یہ کہ خواتین کے لاتعداد مسائل ہیں جو وہ صرف خواتین اساتذہ سے ہی براہِ راست معلوم کر سکتی ہیں۔ لیکن میں اپنے مَرد اساتذہ کی شکر گزار ہوں۔

مسز سعید' جنہوں نے اس ایک سالہ کورس میں عربی گرامر کی تین کتابیں پڑھائیں' انہوں نے طالبات کو نصیحت کی کہ جو کچھ انہوں نے پڑھا اور سمجھا ہے اسے یاد رکھیں اور قرآن سے جڑی رہیں۔ مسز آفتاب' جو کہ تجوید کی معلمہ تھیں' انہوں نے طالبات سے کہا کہ زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں' کیونکہ پڑھانے سے انسان زیادہ سیکھتا ہے۔ آپ دوسروں کو پڑھائیں اور ہمارے لئے صدقہ جاریہ بنیں۔

اس کے بعد طالبات نے اظہارِ خیال کیا۔ محترمہ بنت جعفرانی نے' جو کہ پہلے ہی دینی رجحان رکھتی تھیں' کہا کہ یہاں آ کر علم کے ساتھ اور بھی بہت کچھ سیکھنے کو ملا اور مطالعہ قرآن حکیم کے منتخب نصاب نے ان کی شخصیت پر بہت گہرا اثر ڈالا۔

مسز ع خالد نے کہا کہ میں یہاں آتے ہوئے بہت ڈر رہی تھی' مگر بعد میں اساتذہ اور طالبات کا رویہ دیکھ کر بہت متاثر ہوئی۔ مسز جاوید نے کہا کہ ﴿ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ﴾ کے مصداق یہ اللہ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں دین سیکھنے کے لئے چنا۔ دین کے جامع تصور کے ضمن میں انہوں نے کہا کہ اب پتہ چلا کہ ہم تو صرف ستون بنانے میں لگے ہوئے تھے' دیواروں اور چھت تک تو خیال ہی نہیں گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے میں جماعت اسلامی میں تھی' مگر خوب سے خوب تر کی تلاش نے یہاں پہنچا دیا۔

بنتِ فرید نے کہا کہ گھر والوں کے سمجھانے سے بھی دینی بات سمجھ نہیں آتی تھی' مگر

یہاں کی ٹیچرز کی بات دل میں اثر کر گئی۔ بنتِ گل نے کہا کہ اس ایک سال میں مَیں نے منتخب نصاب کے ذریعے دو باتیں اچھی طرح سیکھیں۔ ایک یہ کہ سوءِ ظن ختم ہوا اور اب منفی سوچ ختم ہو رہی ہے' اور دوسرا یہ کہ اللہ کی نعمتوں کا احساس اور ان کے بدلے شکر کا جذبہ بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ منتخب نصاب میں موجود سورۃ القیامہ نے انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اس کے بارے میں بتاتے ہوئے وہ فرطِ جذبات سے رو پڑیں۔

بنتِ کرم الٰہی نے' جن کا آخری ٹیسٹ سے پہلے حادثہ ہو گیا تھا' کہا کہ حادثہ ہونے پر ایسا لگا کہ اب شاید آخری ٹیسٹ رہ جائے گا' مگر اللہ تعالیٰ نے مدد کی۔ حادثہ بہت شدید تھا' بچنا مشکل تھا' لیکن شاید اس ایک سالہ کورس کی برکت سے اور اسے مکمل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نئی زندگی دی۔

بنتِ زبیر نے کہا کہ اس ایک سالہ کورس کے دوران ان کی ٹانگ میں فریکچر ہو گیا تھا اور ڈاکٹرز نے ایک ماہ کا بیڈ ریسٹ بتایا تھا جس کی وجہ سے یہ کورس مکمل ہوتا ناممکن نظر آ رہا تھا' مگر ان کی ساتھیوں اور خاص طور پر مسز خالد نے انہیں حوصلہ دلایا اور وہ اسے مکمل کرنے میں کامیاب ہوئیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہماری اساتذہ نے ہم پر حجت تمام کر دی ہے' اب ہم اللہ کے سامنے یہ نہیں کہہ سکتیں کہ ہمیں دین کی سمجھ نہیں تھی۔

مسز شمسی نے بھی اپنی مشکلات کا اظہار کیا اور کہا کہ جب انسان نیک کام کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرتا ہے۔

اس ایک سالہ کورس میں دس طالبات لانڈھی سے آتی تھیں' ان کی استقامت کو سراہا گیا۔ بنتِ ریاض نے کہا کہ سفر بہت لمبا تھا' گھر کے مسائل تھے' گاڑی کا بھی مسئلہ تھا' مگر ہماری ٹیچرز کے جذبات کو دیکھ کر تقویت ملی۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل میں قرآن مرکز' جو کہ انجمن خدام القرآن کا ذیلی ادارہ ہے' اس میں وہ اپنی صلاحیتوں کو استعمال کریں گی۔ مسرت صاحبہ نے کہا کہ جو صحبت یہاں میسر آئی وہ کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔

بنت ابوذر نے کہا کہ اس سے قبل ان کے ہاں بدعات بہت تھیں' مگر اس ایک سالہ کورس کی برکت سے آہستہ آہستہ ختم ہو گئی ہیں انہوں نے کہا کہ پہلے نماز روزہ سے ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جنت اب ہماری ہے' مگر دین کا جامع تصور سامنے آنے پر جنت دور دور تک نظر نہیں آ رہی' ہمارے اعمال میں واقعتاً بہت کوتاہی ہے۔

جن خواتین نے جزوی طور پر ایک سالہ کورس کیا انہوں نے اگلے سال بھی اس اکیڈمی سے جڑے رہنے کی خواہش ظاہر کی۔ بنت الیاس نے کہا کہ میں ڈاکٹر اسرار احمد کی شکر گزار ہوں جن کی کاوشوں سے ایسے اساتذہ ابھر کر سامنے آئے' ورنہ ہم جیسے لوگوں کو دین کی سمجھ کیسے آتی۔ اب گرامر کورس کے بعد قرآن سے دوستی ہو گئی ہے' قرآن اجنبی نہیں رہا۔ اشرف بیگم 'جن کی کوشش' محنت اور لگن پورا سال دیکھنے کے لائق تھی' انہوں نے کہا کہ جب ہمیں منتخب نصاب پڑھایا جا رہا تھا تو میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ میں اگلے سال یہ کورس دوبارہ کروں گی۔

تمام طالبات کی مجموعی رائے یہ تھی کہ منتخب نصاب نے ان پر زیادہ اثر کیا۔ اور تمام طالبات نے اس سلسلے میں مسز خالد کی کوششوں کو سراہا۔ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اور اللہ کے خوف سے کئی طالبات کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔

آخر میں مسز خالد کو بلایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ تقسیم اسناد ایک دنیاوی رسم ہے' اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' اصل چیز طالبات کی پورے سال کی محنت اور کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اللہ کا فضل ہے کہ خواتین کا پہلا ایک سالہ کورس آج مکمل ہو گیا ہے۔ اگرچہ اس کے دوران بہت مشکلات آئیں' لیکن اللہ نے شیطان کی چالوں کو ناکام بنا دیا۔ انہوں نے تمام سامعین' اساتذہ اور انتظامیہ مدرسۃ البنات کا شکریہ ادا کیا۔

ناظمہ تنظیم اسلامی حلقہ خواتین نے کامیاب ہونے والی طالبات میں اسناد تقسیم کیں اور انہیں مبارک باد دی۔ انہوں نے طالبات سے کہا کہ عمل کرنا بہت ضروری ہے' لیکن خود عمل کرنے میں اتنی دشواری نہیں ہوتی جتنی کہ دوسروں تک پہنچانے میں۔ اس لئے صبر سے کام لیجئے گا اور یاد رکھئے گا ﴿ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ ﴾ ۔ حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اے علی! اگر تمہارے ذریعے کوئی ایک شخص بھی ہدایت پا جائے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ آخر میں مریم صاحبہ نے دعا کی۔ مدرسۃ البنات کی انتظامیہ نے طعام کا بھی انتظام کیا تھا۔ یہ پروگرام اپنے مقررہ وقت پر اختتام کو پہنچا۔

(مرتبہ : بنتِ محمود)

# تعارف و تبصرۂ کتب

تبصرہ نگار : پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

○ شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ تالیف : عبدالرشید عراقی

صفحات : 144 قیمت 48 روپے

ناشر : نورِ اسلام اکیڈمی ' پوسٹ بکس 5166 ماڈل ٹاؤن لاہور

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ دنیائے اسلام کی ایک عبقری شخصیت ہیں۔ اسلام کیلئے ان کی ٹھوس اور ضروری خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ان کی تصنیفات خصوصاً حجۃ اللہ البالغہ اور الفوز الکبیر عالم اسلام سے داد تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ اگرچہ ان کے حالات پر اب تک بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں تاہم شاہ صاحب کے حالات زندگی پر یہ کتاب بھی وقت کی ایک اہم ضرورت پوری کرتی ہے۔ فاضل مصنف نے مصروف قارئین کیلئے شاہ صاحب کی زندگی کے حالات پر مستند معلومات نہایت ہی جامعیت کے ساتھ مختصر الفاظ میں پیش کر دی ہیں۔ کتاب کی تیاری میں صحت سند اور معیاری معلومات فراہم کی گئی ہیں جس کیلئے درجنوں کتب مصنف کے زیر مطالعہ رہی ہیں۔

شاہ صاحب کا شمار عالم اسلام کے صفِ اول کے مشاہیر میں ہوتا ہے۔ ان کی خدمات کو عام کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے' کیونکہ اِس وقت بھی مسلمانوں کی بڑی تعداد غیر اسلامی رسوم و رواج کی پابند اور صحیح اسلامی تعلیمات سے ناآشنا ہے۔ اس کی وجہ قرآن و حدیث کو سمجھ کر نہ پڑھنا ہے۔ اس کتاب سے کے مطالعہ سے جہاں دین کا کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو گی وہاں عام مسلمانوں کو غیر اسلامی رسوم و رواج کو چھوڑ کر صحیح اسلامی تعلیمات اپنانے کا داعیہ پیدا ہو گا کیونکہ شاہ صاحب نے انتہائی نامساعد حالات میں اصلاح امت کیلئے ٹھوس کارنامے انجام دیئے' حق بات کے کہنے میں کسی طرح کی مخالفت کو خاطر میں نہ لائے اور نتیجہ کے طور پر مسلمانوں کی بڑی تعداد کو راہ حق پر گامزن کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

فاضل مصنف کی کاوش قابل قدر ہے۔ کتاب میں شاہ صاحب کے علاوہ ان کی ہونہار اولاد شاہ عبدالعزیز' شاہ رفیع الدین' شاہ عبدالقادر' شاہ اسمٰعیل شہید' شاہ محمد اسحاق اور سید نذیر حسین رحمہم اللہ کے حالات زندگی اور عظیم علمی خدمات کا تذکرہ ہے' جس نے کتاب کو مزید

مفید بنا دیا ہے۔ مصنف نے شاہ صاحب اور ان کی اولاد کے بارے میں مختصر مگر جامع معلومات فراہم کر کے دریا کو کوزے میں بند کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ کتاب معنوی خوبیوں کے علاوہ ظاہری خوبیوں سے بھی مالا مال ہے۔

○ پھُول پھُول خوشبو تالیف : عتیق الرحمٰن صدیقی

صفحات : 204 قیمت : 80 روپے

ناشر : نور اسلام اکیڈمی' پوسٹ بکس 5166 ماڈل ٹاؤن لاہور

عتیق الرحمٰن صدیقی صوبہ سرحد کے ایک علمی خانوادے کے چشم و چراغ ہیں۔ ان کی اپنی ساری عمر تعلیم و تعلّم کے معزز پیشے سے منسلک رہتے ہوئے گزری۔ لہٰذا نونہالوں کی نفسیات سے نہ صرف علمی طور پر آگاہ ہیں بلکہ نوجوانوں کی علمی راہنمائی کا فن بھی انہیں خوب آتا ہے۔

فاضل مصنف نے نونہالانِ ملّت کیلئے ایک خوبصورت ادبی گلدستہ تیار کیا ہے' جس میں اخلاقیات کے مختلف موضوعات کو عنوان قرار دے کر قرآن و سنت سے ماخوذ تعلیمات کو پیش کیا گیا ہے۔ ہر عنوان کی توضیح بڑے مؤثر پیرائے میں جامع الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے۔ بچوں کو مطالعہ کرنے اور معلومات اکٹھی کرنے کا شوق ہوتا ہے جس کیلئے مناسب راہنمائی نہ ملنے کی وجہ سے وہ جِنّوں اور پریوں کی قسم کی کہانیاں پڑھنے لگتے ہیں جس سے نہ تو کوئی اخلاقی سبق ملتا ہے اور نہ ہی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ "پھول پھول خوشبو" بچوں کی نفسیات کو پیش نظر رکھ کر بڑی محنت سے تیار کی گئی ہے' جس کو پڑھتے وقت بچے نہ صرف مطالعے کا شوق پورا کریں گے بلکہ مستند معلومات بھی حاصل کریں گے۔ مزید برآں ان کے اندر خود کارانہ انداز سے اچھے اخلاق اپنانے کا داعیہ پیدا ہو گا۔ کتاب اپنے اسلوب اور موضوعات کے اعتبار سے بچوں کے علاوہ ہر عمر کے افراد کیلئے یکساں مفید ہے۔

کتاب حقیقی خوبیوں کی حامل ہونے کے علاوہ ظاہری حسن سے بھی مالا مال ہے۔ ٹائٹل نہایت خوبصورت اور دلکش منظر پیش کرتا ہے۔ لکھائی چھپائی معیاری ہے۔ بچوں اور نوجوانوں کے لئے ہر اعتبار سے مفید ہے۔ والدین اگر اپنے بچوں کو یہ کتاب فراہم کریں اور دوسروں کو تحفے کے طور پر دیں تو معاشرہ کے نونہالوں پر بہت اچھا پڑے گا۔ البتہ قیمت کچھ زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ (پروفیسر محمد یونس جنجوعہ)

(حکمت قرآن کے قارئین یہ کتابیں 30 فیصد رعایت پر حاصل کر سکتے ہیں۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار)

# سالانہ رپورٹ

## مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

برائے سال ۹۹-۱۹۹۸ء

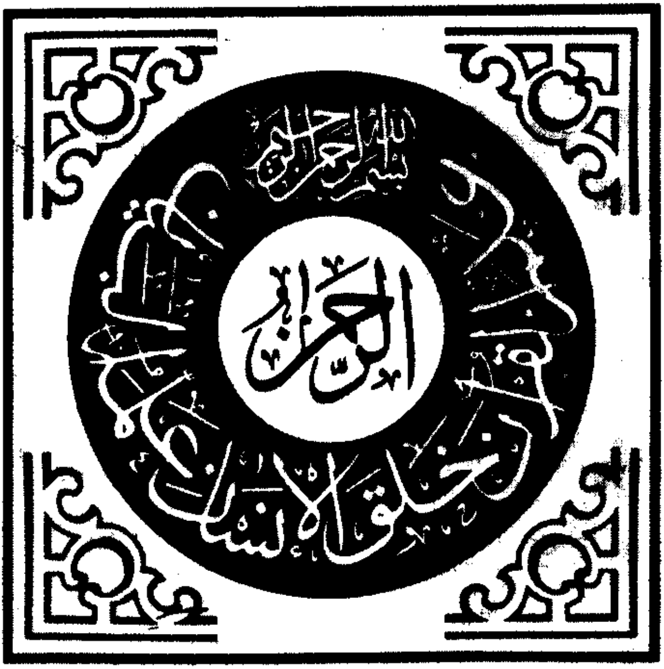


مرتب : محمود عالم میاں (مدیر عمومی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# پیش لفظ

الحمدللہ اس سال بھی مجھے مرکزی انجمن کی سالانہ رپورٹ مرتب کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ جس وقت یہ رپورٹ آپ کی خدمت میں پیش کی جائے گی ہم سب اُس وقت ان شاء اللہ مرکزی انجمن کے ۲۷ دیں سالانہ اجلاس کے لئے جمع ہو چکے ہوں گے۔ اس اجلاس میں تشریف آوری پر میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔

تحریکوں اور تنظیموں کی زندگی میں سالانہ اجتماعات اس لحاظ سے بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں کہ ان میں گزشتہ سال کے ساتھ ساتھ اب تک کی کارگزاری اور جدوجہد کا جائزہ لیا جاتا ہے' پھر ایک نئے جوش و جذبہ کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے آئندہ کے لئے کمر ہمت کسی جاتی ہے۔ مرکزی انجمن کی تاسیس ۱۹۷۲ء میں ہوئی اور یوں اس راہ گزر پر سفر کرتے ہوئے ۲۷ برس مکمل ہو چکے ہیں۔ اس دوران مرکزی انجمن کی دعوت ایک تحریک کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں ۶ مزید انجمنیں قائم ہو چکی ہیں جو مرکزی انجمن کی نہج پر ہی دعوت قرآنی کا کام کر رہی ہیں۔ مزید برآں کراچی اور ملتان میں لاہور ہی کی طرز پر قرآن اکیڈمیز بھی قائم ہو چکی ہیں۔ بلاشبہ رجوع الی القرآن کی یہ تحریک اب دنیا کے کونے کونے میں پہنچ چکی ہے۔ بلکہ اب تحریک کا بہت سا لٹریچر انگریزی میں بھی دستیاب ہے۔ اس طرح انگریزی دان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو رہا ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ یعنی کمپیوٹر انٹرنیٹ کے استعمال کی وجہ سے اب اس میں بہت تیز رفتاری آ چکی ہے۔ ہماری ویب سائٹ بحمد اللہ اب عالم اسلام کی بڑی انٹرنیٹ سائٹس میں سے شمار کی جاتی ہے۔ دورہ ترجمہ قرآن اور منتخب نصاب بھی اس ویب سائٹ سے نشر کیا جا رہا ہے اور اس کے visitors میں دن رات اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کام کو مزید

دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

موجودہ رپورٹ میں سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے دوران مرکزی انجمن کے تمام شعبہ جات کی کارکردگی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ارکانِ انجمن کی موجودہ تعداد اور مالیات سے متعلق آڈٹ شدہ گوشوارے بھی اس رپورٹ میں شامل کئے گئے ہیں۔ منسلک انجمنوں کی مختصر کارکردگی بھی درج کی گئی ہے۔

انجمن کی ہیئت انتظامیہ کی تشکیل ۹۵۔۱۹۹۴ء میں کی گئی تھی۔ اب اس نئے دستور کے مطابق اللہ کے فضل و کرم سے تمام معاملات سرانجام پا رہے ہیں۔ مجلس عاملہ کا اجلاس ہر ماہ اور شوریٰ کا اجلاس ہر ۳ ماہ بعد منعقد ہوتا ہے۔ اس سال مجلس شوریٰ کے چار اور مجلس عاملہ کے کل ۹ اجلاس منعقد ہوئے۔ یاد رہے کہ جس ماہ شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوتا ہے اُس ماہ عاملہ کا اجلاس منعقد کرنا ضروری نہیں ہے۔

اس سال کی اہم بات قرآن کالج فار گرلز کا قیام ہے۔ کافی غور و خوض اور اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے بھروسے پر اس کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اس سال صرف فرسٹ ایئر (آرٹس) میں داخلے کئے گئے ہیں۔ گو طالبات کی تعداد ابھی کچھ زیادہ حوصلہ افزا نہیں ہے تاہم کالج میں تدریس کا آغاز بحمد اللہ طے شدہ پروگرام کے مطابق کر دیا گیا ہے۔ قرآن کالج آف آرٹس اینڈ سائنس میں ایف اے' آئی کام اور آئی سی ایس کے سال اول کے داخلے اللہ کے فضل و کرم سے بہت بہتر رہے اور اس سال ۸۴ طلبہ نے داخلہ لیا۔

سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے دوران مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا اجمالی خاکہ اور تفاصیل صفحات آئندہ میں درج کر دی گئی ہیں۔ لیکن اختتام سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کردوں جو اس تحریک رجوع الی القرآن کے فروغ اور اس کی نشرو اشاعت میں کسی درجہ میں بھی مددگار ثابت ہوئے۔

اس میں سرفہرست اور اس تحریک کے روحِ رواں تو محترم صدر مؤسس' ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ہیں جنہیں حقیقی معنوں میں خادمِ قرآن کہا جا سکتا ہے۔ ان کی مسلسل جدوجہد اور دن رات کی محنت شاقہ کے نتیجے میں تحریک اپنا موجودہ مقام حاصل کر سکی ہے' اور اس کے پھیلاؤ میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین اجر عطا فرمائے۔

اسی طرح مرکزی انجمن کے ناظم اعلیٰ جناب قمر سعید قریشی صاحب بھی شکریئے کے مستحق ہیں جن کی اب ہمہ وقت خدمات مرکزی انجمن کو حاصل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے نوازے۔

مزید برآں مجلس شوریٰ کے معزز ارکان اور مجلس عاملہ کے محترم ناظمین کا شکریہ ادا نہ کرنا بھی حق تلفی ہوگی کہ وہ اپنے اوقات اور توانائیوں کا ایک حصہ انجمن کے مشن کیلئے صرف کر رہے ہیں۔ اراکینِ انجمن میں سے وہ لوگ جو باقاعدگی کے ساتھ اپنا زرِ تعاون ادا کر رہے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے انجمن کے لئے دل کھول کر عطیات دیئے اور خصوصی پراجیکٹس میں مالی تعاون کیا' سب کا شکریہ ادا کرنا ہم پر واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے اس جہاد بالمال کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

ان لوگوں کے ساتھ ساتھ وہ لوگ بھی ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں جو ہمارے لئے اچھے جذبات رکھتے ہیں اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ تمام ملازمین انجمن کا بھی شکریہ جو اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب کو بہتر جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

محمود عالم میاں

مدیر عمومی

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

# اشاریہ (INDEX)


صفحہ

○ مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کی تفصیل 79

✱ اکیڈمک ونگ 79

- شعبہ تصنیف و تالیف اور ترتیب و تسوید
- شعبہ انگریزی
- شعبہ کتابت و طباعت (بشمول کمپیوٹر کمپوزنگ)
- قرآن اکیڈمی لائبریری

✱ مکتبہ 84

✱ شعبہ خط و کتابت کورسز 85

✱ شعبہ سمع و بصر 88

✱ قرآن کالج 90

- نئے داخلے
- اسلامک جنرل نالج ورکشاپ
- بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات
- ہم نصابی سرگرمیاں
- سالانہ کھیلوں کے مقابلے
- لاہور بورڈ سے الحاق
- کالج لائبریری

* کالج ہاسٹل 94
* جامع القرآن و شعبہ حفظ و قرآن و ناظرہ 95
* ایڈمن 95
* اکاؤنٹس اور کیش سیکشن 96
* بیلنس شیٹ اور مالی گوشوارہ 97-98

○ منسلک انجمنوں کی کارکردگی کا جائزہ 99

* انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی 99
* انجمن خدام القرآن ملتان 106
* انجمن خدام القرآن فیصل آباد 107
* انجمن خدام القرآن سرگودھا 109
* انجمن خدام القرآن راولپنڈی/اسلام آباد 110
* انجمن خدام القرآن سرحد' پشاور 111


### اراکین انجمن کی موجودہ تعداد

| | | |
|---|---|---|
| مؤسسین و محسنین | = | 389 |
| مستقل ارکان | = | 182 |
| عام ارکان | = | 434 |
| کل تعداد | = | 1005 |

(مندرجہ بالا تعداد میں بیرون ملک اراکین کی تعداد بھی شامل ہے)

# شعبہ جات کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ

## اکیڈمک ونگ (Academic Wing)

قرآن اکیڈمی کے اکیڈمک ونگ کے تحت اِس وقت مندرجہ ذیل چار شعبے کام کر رہے ہیں۔

1۔ شعبہ تصنیف و تالیف اور ترتیب و تسوید
2۔ شعبہ انگریزی
3۔ شعبہ کتابت و طباعت (بشمول کمپیوٹر کمپوزنگ)
4۔ قرآن اکیڈمی لائبریری

### 1۔ شعبۂ تصنیف و تالیف اور ترتیب و تسوید

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام شائع ہونے والے اردو جرائد (ماہنامہ میثاق' ماہنامہ حکمت قرآن اور ہفت روزہ ندائے خلافت) کے جملہ ادارتی امور' مثلاً مضامین کی تالیف اور editing' محترم صدر مؤسس کے دروس و خطابات کو ٹیپ سے صفحۂ قرطاس پر منتقل کر کے انہیں مرتب کرنا اور مضامین کی پروف ریڈنگ وغیرہ جیسے امور اس شعبہ کی ذمہ داری ہیں۔ چنانچہ یہ شعبہ ہرماہ دو ماہانہ جرائد (میثاق اور حکمت قرآن) اور ہفت روزہ ندائے خلافت کے چار شمارے شائع کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔

مزید برآں یہ شعبہ مرکزی انجمن کی جملہ کتب (نئی یا پرانی) کی تیاری اور ان کی اشاعت کا بھی ذمہ دار ہے۔ چنانچہ نئی کتابوں کو مرتب (edit) کرنا' پرانی کتابوں میں سے جس کے بارے میں ضرورت محسوس ہو اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے از سر نو مرتب کر کے نئی کمپوزنگ کرانا اور نئے ایڈیشنز کی اشاعت سے پہلے ان کی اغلاط کی تصحیح کرانا اسی شعبے کی ذمہ داری ہے۔

99-1998ء کے دوران اس شعبے کی کارگزاری کا مختصر سا جائزہ درج ذیل ہے :

## رسائل و جرائد

i) ماہنامہ میثاق : جولائی 98ء سے جون 99ء تک ماہنامہ میثاق کے بارہ شمارے باقاعدگی سے شائع ہوئے۔

ii) ماہنامہ حکمت قرآن : بعض ناگزیر مجبوریوں کی بنا پر ماہنامہ حکمت قرآن کے جنوری۔فروری 99ء اور مارچ۔اپریل 99ء کے مشترکہ شمارے شائع کئے گئے۔ اس طرح سال بھر میں حکمت قرآن کے دس شمارے اشاعت پذیر ہوئے۔

iii) ہفت روزہ ندائے خلافت : 99-1998ء کے دوران ہفت روزہ ندائے خلافت کی اشاعت میں باقاعدگی رہی۔ صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی تعطیلات کے باعث دو شمارے شائع نہ ہو سکے۔ اس طرح سال بھر میں 52 کی بجائے 50 شمارے منظر عام پر آئے۔

## اشاعت کتب

- محترم صدرِ مؤسس کے سلسلہ وار بارہ خطابات پر مشتمل کتاب "منہج انقلابِ نبوی" کی از سر نو ایڈیٹنگ کر کے اس میں موجود اُن مکررات و زوائد کو حتی الامکان حذف کرنے کی کوشش کی گئی جو تقریر میں تو ایک ناگزیر ضرورت کا درجہ رکھتے ہیں لیکن تحریر میں ان کی موجودگی قارئین کی طبیعت کو مکدر کرنے کا باعث بنتی ہے۔ اسے کمپیوٹر کمپوزنگ پر نئے خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ نئی آب و تاب سے شائع کیا گیا۔
- محترم صدر مؤسس کے خطاب پر مشتمل کتابچہ "شہید مظلوم" نظر ثانی کے بعد کمپیوٹر کمپوزنگ پر شائع کیا گیا۔
- محترم صدر مؤسس کے دروس پر مشتمل الہدیٰ کیسٹ سیریز کے دو نئے کتابچے شائع کئے گئے :

درس نمبر9 = اثباتِ آخرت کیلئے قرآن کا استدلال : سورۃ القیامہ کی روشنی میں
درس نمبر10 = تعمیر سیرت کی اساسات: سورۃ المؤمنون اور سورۃ المعارج کی آیات

کی روشنی میں

- انجینئر مختار حسین فاروقی صاحب کی تصنیف "خیریتِ تعلّم و تعلیمِ قرآن" کتابی صورت میں شائع کی گئی۔
- مسئلہ سود اور غیر سودی مالیات (تالیف محمد اکرم خان) کا تیسرا revised ایڈیشن شائع کیا گیا۔ واضح رہے کہ اس کتاب کا ہر ایڈیشن مؤلف کی نظر ثانی اور اعداد و شمار کی updating کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔
- آسان عربی گرامر حصہ اوّل اور حصہ دوم کے نظر ثانی شدہ ایڈیشن کمپیوٹر کمپوزنگ کے ساتھ شائع کیے گئے۔
- دورانِ سال مندرجہ ذیل کتابوں کے نئے ایڈیشن شائع کیے گئے، جن میں حسب ضرورت غلطیوں کی تصحیح کا کام بھی کیا گیا:

1) جماعت شیخ الہند اور تنظیم اسلامی
2) منہج انقلاب نبویؐ (سابقہ ایڈیشن)
3) عزمِ تنظیم
4) نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں۔
5) فرائض دینی کا جامع تصور
6) مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب (پاکٹ سائز)
7) استحکامِ پاکستان
8) عظمتِ صیام وقیامِ رمضان
9) عظمتِ قرآن بزبان قرآن وصاحب قرآن
10) قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں
11) راہِ نجات۔ سورۃ العصر کی روشنی میں
12) ایک اصلاحی تحریک مع خطبہ نکاح
13) حُبِّ رسول ﷺ اور اس کے تقاضے
14) شیعہ سنی مفاہمت کی ضرورت واہمیت

15) اطاعت کا قرآنی تصور

16) الہدیٰ کیسٹ سیریز' کتابچہ 35

17) الہدیٰ کیسٹ سیریز' کتابچہ 37

## 2- شعبہ انگریزی

1) اس شعبہ کا قیام اکتوبر 95ء میں عمل میں لایا گیا تھا۔ اس شعبہ کے تحت اس سال سہ ماہی مجلّہ "THE QURANIC HORIZONS" کے چار شمارے باقاعدگی سے شائع کئے گئے۔

2) امیر محترم کی تقریر بعنوان "عہدِ حاضر میں نظامِ خلافت کا دستوری اور قانونی ڈھانچہ" کا انگریزی میں ترجمہ کر کے دو اخبارات "نیشن" اور "ڈان" کو بغرضِ اشاعت ارسال کیا گیا۔

3) ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب نے اپنے ایک مضمون میں علامہ اقبال کے افکار کو غلط رنگ میں پیش کیا۔ یہ مضمون روزنامہ "ڈان" میں شائع ہوا۔ جس کا مدلل جواب پیش کرنے کی کوشش کی گئی اور روزنامہ "ڈان" کو بغرض اشاعت ارسال کیا گیا۔

4) انگریزی کتابچہ "THE OBLIGATIONS MUSLIMS OWE TO THE QURAN" کی از سرِ نو کمپوزنگ' پروف ریڈنگ اور انداز بیان کی اصلاح کی گئی۔ نظر ثانی شدہ ایڈیشن کی اشاعت مکمل ہو گئی ہے۔

5) منتخب نصاب کے انگریزی کیسٹ 1 تا 38 کو ٹرانسکرائب کر کے اس کی کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ مکمل ہو گئی ہے۔ لیکن اس کی ایڈیٹنگ کا کام باقی ہے۔

6) عمران این حسین صاحب کی انگریزی کتاب THE RELIGION OF ABRAHAM AND THE STATE OF ISRAIL کا اردو میں ترجمہ کیا گیا' جس کی اشاعت کا آغاز ماہنامہ حکمت قرآن میں جون 99ء کے شمارے سے ہو گیا۔

7) ڈاکٹر رفیع الدین مرحوم کے آٹھ مقالات کی کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ وغیرہ پر کام

ہو رہا ہے۔

## 3۔ شعبہ کتابت وطباعت (بشمول کمپیوٹر کمپوزنگ)

مرکزی انجمن کے زیر اہتمام شائع ہونے والے چاروں جرائد' جملہ کتب اور ہینڈ بلز وغیرہ کے علاوہ ہر قسم کے اشتہارات' پوسٹرز' سرکلرز اور سٹیشنری وغیرہ کی تیاری اور طباعت کا انتظام یہی شعبہ سرانجام دیتا ہے۔ اس ضمن میں کمپیوٹر کمپوزنگ اور کاپی پیسٹنگ وغیرہ کا تمام کام اکیڈمی ہی میں مکمل کیا جاتا ہے اور طباعت (printing) کا کام بازار سے کرایا جاتا ہے۔ مرکزی انجمن کے مختلف شعبہ جات کے علاوہ بعض منسلک انجمنوں' تنظیم اسلامی اور تحریک خلافت سے متعلق بیشتر طباعتی مواد کی تیاری اور طباعت کا انتظام بھی یہی شعبہ کرتا ہے۔

تمام متعلقہ امور کی انجام دہی کے لئے شعبہ کے پاس تجربہ کار اور مستعد سٹاف موجود ہے۔ شعبہ کے پاس تین کمپیوٹر موجود ہیں جن پر اردو' عربی اور انگریزی میں کمپوزنگ کا کام ہوتا ہے۔

## 4۔ قرآن اکیڈمی لائبریری

### کتب

- یکم جولائی 98ء کو لائبریری کے داخلہ رجسٹر کے مطابق لائبریری میں موجود کتابوں کی تعداد 6650 اور 30 جون 99ء کو 6986 تھی۔ اس طرح دورانِ سال 336 کتب کا اضافہ ہوا' جن میں سے 299 کتب عطیہ میں موصول ہوئیں جبکہ 37 کتب بازار سے خریدی گئیں جن کی مالیت 5250 روپے ہے۔
- دورانِ سال کتب کی درجہ بندی (classification) اور کیٹلاگنگ (Cataloging) کا کام جاری رہا۔ سال کے دوران 300 کتب کی درجہ بندی اور کیٹلاگنگ کی گئی اور ان کے کارڈ تیار کر کے کیٹلاگ کیبنٹ میں ترتیب دیئے گئے۔
- دورانِ سال لائبریری سے قریباً 700 کتب کا اجراء ہوا۔ مزید برآں رکن اور غیر

رکن حضرات کی ایک کثیر تعداد نے لائبریری کے اوقات میں کتب و رسائل اور اخبارات سے استفادہ کیا۔

## ارکان لائبریری

سال کے شروع میں لائبریری کے ارکان کی تعداد 51 تھی۔ دورانِ سال ان میں سے چار حضرات کے بیرونِ شہر چلے جانے سے ارکان کی تعداد 47 رہ گئی۔

## رسائل و جرائد اور اخبارات

99-1998ء کے دوران لائبریری میں 150 سے زائد ہفت روزہ' ماہنامہ اور سہ ماہی رسائل و جرائد باقاعدگی سے موصول ہوتے رہے۔ یہ رسائل و جرائد بالعموم میثاق' حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے تبادلہ میں موصول ہوتے ہیں۔ سال بھر میں مجموعی طور پر قریباً 2300 رسال و جرائد موصول ہوئے جن کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا گیا۔

اخبارات : لائبریری میں روزانہ سات اخبارات باقاعدگی سے آتے ہیں' جن میں اردو کے پانچ اور انگریزی کے دو اخبارات ہوتے ہیں۔

مزید برآں محترم صدر مؤسس کے خطاباتِ جمعہ اور دیگر پروگراموں کی پریس کوریج ملاحظہ کرنے اور اس کا ریکارڈ رکھنے کے لئے متعلقہ دنوں کے تقریباً تمام روزنامہ اخبارات حاصل کئے جاتے ہیں۔ خصوصاً ہفتہ کے روز آٹھ اخبارات اضافی طور پر خریدے جاتے ہیں۔

اخباری تراشوں کی فائلنگ : اخبارات میں شائع ہونے والے محترم صدر مؤسس کے خطابات و بیانات کے پریس ریلیز' اور آپ سے متعلق خبریں اور آرٹیکلز وغیرہ کے تراشے کاٹ کر انہیں فائل میں محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اہم موضوعات پر شائع ہونے والے مضامین کی فائلیں بھی محفوظ رکھی جاتی ہیں۔

# مکتبہ

سال 99-1998ء کے دوران مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن کی معمول کی سرگرمیاں عمدگی کے ساتھ جاری رہیں۔ ماہنامہ میثاق' حکمت قرآن' ہفت روزہ ندائے

خلافت اور سہ ماہی انگریزی مجلّہ "THE QURANIC HORIZONS" کی بلاتاخیر ڈسپیچ کو یقینی بنایا گیا۔ اس میں جہاں مکتبہ کے عملہ کی غیر معمولی کوشش اور جدوجہد کو دخل حاصل ہے وہاں مرکزی انجمن کے دیگر شعبوں کے ملازمین کا تعاون بھی خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ علاوہ ازیں جرائد کے سالانہ خریداروں کی طرف سے آنے والی شکایات کا فوری ازالہ اور کتب و کیسٹس کے آرڈرز کی بروقت تعمیل کی جاتی رہی۔

دوران سال مرکزی انجمن اور تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اجتماعات پر باقاعدگی کے ساتھ کتب و کیسٹس کے سٹالز کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے علاوہ فاسٹ انسٹی ٹیوٹ کے کمپیوٹر میلہ 98ء اور پنجاب یونیورسٹی کتاب میلہ 98ء کے مواقع پر مکتبہ انجمن کے پورے اہتمام کے ساتھ سٹالز لگائے گئے جس سے کتب و کیسٹس اور خصوصاً CDs کی خاطر خواہ فروخت کے ساتھ ساتھ وسیع پیمانے پر تعارف میں اضافہ ہوا۔

سال 99-1998ء میں -/5,52085 روپے کی کتب فروخت ہوئیں جبکہ 19149 آڈیو کیسٹس جن کی مالیت -/5,68,940 روپے' 1103 ویڈیو کیسٹس جن کی مالیت -/1,65,450 روپے اور 1319 CDs جن کی مالیت -/1,64,875 ہے' فروخت کی گئیں۔ اس طرح مجموعی طور پر کتب و کیسٹس کی سیل -/14,51,322 روپے رہی۔

# شعبہ خط و کتابت کورسز

## 1۔ شعبہ کا اجراء

ایسے طلبہ و طالبات اور خواتین و حضرات کے لئے جو ملک سے یا لاہور سے باہر ہیں یا جن کیلئے کسی وجہ سے قرآن کالج / قرآن اکیڈمی لاہور میں حاضری ممکن نہیں' خط و کتابت کورسز ترتیب دیئے گئے ہیں' تاکہ سب گھر بیٹھے سہولت کے ساتھ اپنے فارغ وقت میں عربی گرامر اور قرآن کی تعلیم حاصل کر سکیں اور درج ذیل کورسز سے استفادہ کر سکیں :

(i) قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی

(ii) ابتدائی عربی گرامر (حصہ اول)

(iii) ابتدائی عربی گرامر (حصہ دوم)

(vi) ابتدائی عربی گرامر (حصہ سوم)

(v) ترجمہ قرآن کریم کورس

پہلے کورس کا آغاز جنوری 1988ء میں کیا گیا۔ اس کورس کا مقصد خواتین و حضرات اور طلبہ و طالبات کو قرآن حکیم کے مربوط مطالعے کے ذریعے دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور سے متعارف کرانا ہے۔ بفضل باری تعالیٰ یہ کورس خوب زور و شور سے جاری ہے۔ اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد 3298 تک پہنچ چکی ہے۔ بیرون ملک اس کورس کا اجراء سعودی عرب میں جدہ، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، ریاض، داہران اور الواسیع میں ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ابو ظبی، دوبئی، شارجہ، راس الخیمہ، انگلینڈ، فرانس، کینیڈا اور امریکہ میں بھی ان کورسز سے کثیر تعداد میں استفادہ کیا جارہا ہے۔

دوسرے کورس (حصہ اول) کا اجراء نومبر 1990ء میں کیا گیا۔ قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے کے لئے ابتدائی عربی گرامر کا جاننا ناگزیر ہے۔ اس کورس کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ کو عربی گرامر کے بنیادی اصولوں سے اس حد تک متعارف کرا دیا جائے کہ قرآن اور احادیث سے براہ راست استفادہ کے لئے انہیں ایک بنیاد حاصل ہو جائے۔ اول الذکر کورس کی طرح یہ کورس بھی بہت مقبول ہوا۔ اس کے طلبہ اور طالبات کی تعداد 1761 تک پہنچ چکی ہے۔ یہ کورس بھی بیرون پاکستان سعودی عرب، ابو ظبی، دوبئی، شارجہ، انگلینڈ، فرانس، کینیڈا اور امریکہ میں جاری ہو چکا ہے۔

اس کورس کے حصہ دوم کا آغاز بھی اکتوبر 1992ء میں کر دیا گیا تھا جس میں طلبہ کی تعداد 212 ہے۔ جبکہ حصہ سوم کا آغاز مارچ 1997ء میں ہوا، اس میں طلبہ کی تعداد 81 تک پہنچ چکی ہے۔

## 2۔ ترجمہ قرآن کریم کورس

1996ء میں شعبہ خط و کتابت کورسز میں ایک نئے کورس بعنوان "ترجمہ قرآن کریم" کورس کا اجراء کیا گیا۔ یہ کورس خاص طور پر Youngsters کے لئے جاری کیا گیا ہے، یعنی سکول اور کالج کے طلبہ و طالبات جو اردو میں لکھ پڑھ سکتے ہوں۔

آج کل کے مادی دور میں زندگی کا مقصد حصول دنیا ہی بنا لیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام

بھاگ دوڑ صرف دنیاوی تعلیم کے حصول کے لئے ہوتی ہے اور یوں نئی نسل اکثر و بیشتر قرآن و سنّت اور دینی تعلیمات سے بے بہرہ رہ جاتی ہے۔

نوجوان بچوں اور بچیوں کو ترجمہ قرآن سکھانے کے لئے ایک طریقہ وضع کیا گیا ہے۔ ایسے بچے اور بچیاں اپنے گھر میں مناسب اور فارغ (convenient) وقت میں چند منٹ صرف کر کے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ سکتے ہیں اور تقریباً ڈیڑھ سال کے عرصہ میں اسے مکمل کر کے کم از کم قرآنی تعلیمات اور احکامات سے آگہی حاصل کر سکتے ہیں۔ کورس کے اختتام پر کامیاب طلبہ و طالبات کو سند جاری کی جاتی ہے۔ کورس کی فیس بہت کم یعنی صرف 100 روپے رکھی گئی ہے۔ کورس کا اجراء فروری 1996ء میں کیا گیا۔ اب تک اس کورس میں 529 طلبہ اور طالبات داخلہ لے چکے ہیں اور 20 طلبہ و طالبات کورس مکمل کر کے سند حاصل کر چکے ہیں۔

## 3۔ کورسز کو متعارف کرانے کیلئے اقدام

ناظم شعبہ خط و کتابت کورسز بڑی جانفشانی اور محنت سے ان کورسز کو چلا رہے ہیں۔ دوران سال انہوں نے ان کورسز کو متعارف کرانے کے لئے بہت سے گرانقدر اقدامات کئے جن کی تفاصیل کا یہاں موقع نہیں ہے۔ ان کی ان کاوشوں کے نتیجہ میں ان کورسز کے شرکاء کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔

## 4۔ دوران سال داخلہ لینے اور کورسز مکمل کرنے والوں کی تعداد

(جولائی 98 تا
جون 99ء)

1) قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس :

| | |
|---|---|
| ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد | 138 |
| ب) کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد | 35 |

2) عربی گرامر کورس (حصّہ اول) :

| | |
|---|---|
| ا) داخلہ لینے والوں کی تعداد | 110 |
| ب) کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد | 24 |

3) عربی گرامر کورس (حصّہ دوم) :

| | |
|---|---|
| ا) داخلہ لینے والوں کی تعداد | 20 |
| ب) کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد | 19 |

4) عربی گرامر کورس (حصّہ سوم) :

| | |
|---|---|
| ا) داخلہ لینے والوں کی تعداد | 22 |
| ب) کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد | 12 |

6) ترجمہ قرآن کریم کورس :

| | |
|---|---|
| ا) داخلہ لینے والوں کی تعداد | 110 |
| ب) کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد | 20 |

# شعبہ سمع وبصر

## معمول کی سرگرمیاں

گزشتہ سال کے دوران مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن کو ڈیمانڈ کے مطابق آڈیو اور وڈیو کیسٹس فراہم کئے گئے اور محترم صدر مؤسس کے خطبات جمعہ اور دیگر دروس و خطبات آڈیو اور وڈیو پر ریکارڈ کئے گئے۔

## خصوصی سرگرمیاں

(1) نئی فہرست کی تیاری : محترم صدر مؤسس کے دروس' خطبات و تقاریر پر مشتمل آڈیو کیسٹس' وڈیو کیسٹس کی نئی فہرست تیار کی گئی ہے' اس میں CDs اور کتب کی فہرست بھی شامل ہے۔

(2) کمپیوٹر CDs کی تیاری : گزشتہ سال کے دوران اس شعبہ کے تحت دو عدد CDs تیار کی گئی تھیں جن میں پہلی بیان القرآن اور دوسری الہدیٰ کے نام سے تھی۔ اوّل الذکر CD کو بہت قبول عام حاصل ہوا اور CD بنانے والی کچھ کمپنیوں نے اپنے طور پر ان CDs کو Copy کر کے فروخت کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح اب ہر کمپیوٹر CDs کی دکان پر بیان القرآن CD موجود ہے۔ اور لاتعداد کاپیاں اس کی فروخت ہو چکی ہیں۔ یہ CD اپنی نوعیت کی واحد CD ہے۔

امسال دو CDs اور تیار کی گئیں۔ اس طرح شعبہ سمع و بصر کے تحت تیار ہونے والی CDs کی تعداد اب چار ہو گئی ہے۔ اس سال تیار کی جانے والی CDs کے نام یہ ہیں۔ (i) اسلام اور خواتین (ii) Basic themes of Al-Quran۔ (قرآن کریم کے بنیادی افکار)۔ اسلام اور خواتین CD میں محترم صدر مؤسس کی وہ تمام تقاریر جمع کر دی گئی ہیں جو کہ خواتین اور ہماری سماجی زندگی سے متعلق ہیں۔ جبکہ "قرآن کریم کے بنیادی افکار" میں محترم صدر مؤسس کے انگریزی میں ریکارڈ کردہ بیس گھنٹوں پر مشتمل لیکچرز کے سلسلے کو جمع کیا گیا ہے' جن میں درج ذیل عنوانات پر بیس گھنٹے کی مفصل تقاریر موجود ہیں :

(i) Imaan (ii) Shirk (iii) Jehad (iv) Nifaaq and (v) Khilafat

مزید برآں ابھی دو CDs پر کام جاری ہے جو کہ ان شاء اللہ رواں سال کے دوران مکمل ہو جائیں گی' ایک تلاوتِ قرآن CD اور دوسری منتخب نصاب (انگریزی) CD۔

(3) صدر مؤسس کے خطباتِ جمعہ بذریعہ انٹرنیٹ : بحمد اللہ اس سال کے دوران بھی محترم صدر مؤسس کے دروس و تقاریر کو انٹرنیٹ پر نشر کیا گیا۔ ہماری Web Site بحمد اللہ اب عالمِ اسلام کی سب سے بڑی انٹرنیٹ Sites میں شمار کی جاتی ہے۔ دورۂ ترجمہ قرآن اور منتخب نصاب بھی اس Web Site سے نشر کیا جا رہا ہے۔ ہزاروں لوگ اس Site کو visit کرتے ہیں۔ اور بحمد اللہ visitors کا شمار روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ ہمیں لاتعداد لوگوں کے تہنیتی E-mail وصول ہوتے ہیں جن کو یہاں

تحریر کرنا ناممکن ہے۔

(4) خطاب جمعہ و دیگر تقاریر کے فوراً بعد آڈیو کیسٹس کی فراہمی : بحمد اللہ محترم صدر مؤسس کے خطبات جمعہ اور دیگر تقاریر کے فوراً بعد ان کی کیسٹس اسی جگہ اور اسی وقت فروخت کے لئے مہیا کی جاتی ہیں تاکہ لوگ ان تقاریر کو فوراً حاصل کر سکیں۔ اس کے لئے شعبہ اپنا ریکارڈنگ سسٹم ساتھ لے کر جاتا ہے۔ اور تقریر کے فوراً بعد کسیٹس کی کاپیاں تیار کرلی جاتی ہیں اور فروخت کے لئے دستیاب ہوتی ہیں۔

(5 فرمانِ نبوی ﷺ : الحمدللہ ہمارے ریکارڈ کردہ پروگرام فرمان نبوی ﷺ کے نام سے اب پاکستان ٹیلی ویژن پر نشر ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے کے اب تک دس پروگرام نشر ہو چکے ہیں۔ یہ تمام پروگرام شعبہ سمع و بصر تیار کر رہا ہے۔ ان پروگراموں کی ریکارڈنگ سے لے کر ایڈیٹنگ اور پھر ماسٹر کاپی کی تیاری تک تمام کام شعبہ سمع و بصر سرانجام دیتا ہے۔ پاکستان ٹیلی ویژن کو تیار شدہ پروگرام فراہم کیا جاتا ہے جس کو وہ نشر کر دیتے ہیں۔ ان پروگراموں میں انجمن خدام القرآن کے مدرسین و تنظیم اسلامی کے رفقاء درس دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ آئندہ رمضان المبارک میں تقریباً 20-15 منٹ کے ایک پروگرام کے لئے کوششیں جاری ہیں جس میں قرآن حکیم کے ایک پارے کا خلاصہ پیش کیا جا سکے۔

# قرآن کالج

## 1۔ نئے داخلے

1) کالج میں ایف اے اور آئی سی ایس کے داخلے اگست 98ء میں ہوئے۔ اس سال پہلی مرتبہ آئی سی ایس کی کلاس کا آغاز ہوا۔ ان کلاسوں میں کل 53 طلبہ نے داخلہ لیا۔ آئی سی ایس میں 28' ایف اے میں 15 اور آئی کام میں 10 طلبہ داخل ہوئے۔

2) بی اے سالِ اوّل کے داخلے نومبر کے پہلے ہفتے میں تکمیل کو پہنچے۔ اس مرتبہ داخل ہونے والے طلبہ کی کل تعداد 06 تھی۔

3) ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کے داخلے ستمبر کے پہلے ہفتے میں اپنی تکمیل کو پہنچے۔ اس کورس میں شرکاء کی کل تعداد 31 تھی' جن میں 18 مرد اور 13 خواتین شامل تھیں۔

## 2۔ اسلامک جنرل نالج ورکشاپ

حسب سابق اس سال بھی میٹرک اور انٹر کے امتحانات سے فارغ طلبہ کے لئے دینی معلوماتی "اسلامک جنرل نالج ورکشاپ" کا اہتمام کیا گیا۔ اس ورکشاپ کا دورانیہ 17 مئی سے 12 جون تک تھا۔ اس میں شریک ہونے والے طلبہ کی کل تعداد 19 تھی۔ اس ورکشاپ کے امتحان میں کامیاب ہونے والے اور اچھی کارکردگی دکھانے والے طلبہ کو ورکشاپ کی اختتامی تقریب میں اسناد اور نقد انعامات دیئے گئے۔ اس تقریب کی صدارت مرکزی انجمن کے صدر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے کی۔

## 3۔ ماہانہ و دیگر امتحانات

کالج میں ہر کلاس کے ماہانہ امتحانات شیڈول کے مطابق منعقد کئے گئے۔ ششماہی امتحان جنوری 99ء میں منعقد ہوا۔

## 4۔ بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات

1) پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام بی۔ اے کے امتحانات اپریل میں منعقد ہوئے۔ کالج کی طرف سے 6 طلبہ امتحان میں شریک ہوئے۔ ان میں سے 3 پاس اور 3 فیل ہوئے۔ پاس ہونے والوں نے بالترتیب 426' 422 اور 419 نمبر حاصل کئے۔ پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میں فیل ہونے والوں میں سے ایک طالب علم نے بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے بھی امتحان دیا اور وہاں وہ کامیاب قرار پائے۔ اس طرح بی۔ اے کے امتحان میں کامیاب طلبہ کا تناسب 66 فی صد رہا۔

2) گذشتہ سال لاہور بورڈ کے امتحان منعقدہ مئی 98ء میں کالج کی طرف سے ایف۔ اے سالِ اوّل کے 21' آئی کام سالِ اوّل کے 17 اور سالِ دوم کے 11 طلبہ نے

شرکت کی۔ اس طرح امتحان دینے والے طلبہ کی کل تعداد 49 تھی۔ ان میں سے 22 طلبہ پاس ہوئے اور مجموعی طور پر تقریباً 45 فی صد رزلٹ رہا۔ ان میں سے ایک طالب علم نے سب سے زیادہ 655 نمبر حاصل کئے۔

3) اس سال لاہور بورڈ کے امتحان منعقدہ مئی 1999ء میں کالج کی طرف سے کل 70 طلبہ نے امتحان میں شرکت کی۔ جن میں سے 21 آئی سی ایس 'I1 ایف اے پارٹ I' 5 آئی کام پارٹ I' 19 ایف اے پارٹ II اور 14 آئی کام پارٹ II کے طلبہ شامل تھے۔

## 5۔ ہم نصابی سرگرمیاں

### i) ہفتہ وار درس قرآن کا انعقاد:

سال کے دوران مختلف موضوعات پر ہفتہ وار درس قرآن کریم باقاعدہ منعقد ہوتا رہا۔ تذکیر بالقرآن کے اس پروگرام میں جملہ اساتذہ کرام اور طلبہ کی شرکت لازمی ہوتی ہے۔ اس پروگرام کے لئے قرآن کالج کے اساتذہ کے علاوہ بیرونی مدرسین کی خدمات بھی گاہے بگاہے حاصل کی جاتی ہیں۔

### ii) ٹیوٹوریل گروپس :

ہر سال کالج میں ٹیوٹوریل گروپس ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ ان میں شامل طلبہ تین دن تک کی رخصت اور اپنی مشکلات کے حل کے لئے متعلقہ ٹیوٹر سے رجوع کرتے ہیں۔ ان گروپس کی ہر ہفتہ منگل کے دن چوتھے پیریڈ میں باقاعدگی سے میٹنگ ہوتی ہے۔

### ii) بزم ادب :

سال کے دوران مندرجہ ذیل موضوعات پر انعامی مقابلہ جات منعقد ہوئے اور پوزیشنیں حاصل کرنے والے انعام کے مستحق قرار دیئے گئے۔

1) حسن قراءت 2) نعت خوانی 3) اُردو مباحثہ 4) انگلش مباحثہ 5) قرآن کوئز 6) سیرت کوئز

### iv) سالانہ تقسیم انعامات کی تقریب:

19/ اپریل 99ء کو قرآن آڈیٹوریم میں تقسیم انعامات کے سلسلہ میں ایک پُروقار تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب میں تقریری و تحریری مقابلوں' سپورٹس اور تعلیمی میدان

میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو اسناد' کپ اور دیگر انعامات سے نوازا گیا۔ تقریب کی صدارت مرکزی انجمن کے صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے کی۔

### v) سالانہ کھیلوں کے مقابلے :

اس سال کالج میں سالانہ کھیلوں کے مقابلوں کا بھی اہتمام کیا گیا۔ کھیلوں کے تمام مقابلے پنجاب یونیورسٹی سپورٹس گراؤنڈ میں منعقد کئے گئے۔ سالانہ کھیل 10 نومبر سے 20 نومبر 1998ء تک منعقد کئے گئے۔ ان مقابلوں میں درج ذیل کھیل شامل کئے گئے :

1) کرکٹ 2) ہاکی 3) فٹ بال 4) بیڈمنٹن
5) ٹیبل ٹینس 6) کیرم بورڈ 7) والی بال 8) اتھلیٹکس

## 6۔ رجسٹریشن و لاہور بورڈ سے الحاق

محکمہ تعلیم پنجاب سے کالج کی رجسٹریشن کئی سال قبل ہو گئی تھی۔ اس سال لاہور بورڈ سے ایف۔ اے اور آئی کام کے لئے' کالج کا الحاق (Affiliation) بھی کرا لیا گیا ہے جبکہ الحاق کی تجدید کے لئے بھی ضروری کارروائی مکمل کر لی گئی ہے اور بورڈ کی طرف سے اس کی منظوری کسی بھی وقت متوقع ہے۔ بورڈ کے چیئرمین اور سیکرٹری 13 ستمبر کو کالج کا معائنہ کر گئے ہیں۔ انہوں نے کالج کی انتہائی تسلی بخش رپورٹ تحریر کی ہے۔

آئی سی ایس سالِ دوم کی کلاس کے الحاق کے لئے کارروائی جاری ہے اور ان شاء اللہ آئی سی ایس سالِ دوم کے طلبہ 2000ء کے بورڈ کے امتحان میں ریگولر طلبہ کے طور پر شریک ہوں گے۔

## 7۔ پنجاب یونیورسٹی سے الحاق

پنجاب یونیورسٹی سے بھی کالج کے الحاق کی کارروائی جاری ہے۔ ان شاء اللہ اگلے سال مارچ 2000ء کے بعد کالج کا پنجاب یونیورسٹی سے الحاق ہو جائے گا۔

## 8۔ لائبریری

کالج لائبریری میں اِس وقت کل 1803 کتب ہیں۔ اس سال کے دوران تقریباً 360 کتابوں کا اضافہ ہوا۔ ان میں سے 327 کتابیں بطور عطیہ وصول ہوئیں اور 123 کتابیں بازار

سے خریدی گئیں۔

# کالج ہاسٹل

قرآن کالج کا ہاسٹل ایک مثالی ہاسٹل ہے جس میں رہائش کی عمدہ سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ یہاں پر تعلیمی سرگرمیوں اور کھیلوں پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ قرآن کالج کے ہاسٹل ہونے کے ناطے یہاں پر طلبہ کی اخلاقی' دینی' ذہنی تربیت اور نشوونما کی طرف توجہ دی جاتی ہے۔ یہاں پر طلبہ چونکہ ملک کے مختلف علاقوں سے آتے ہیں اس لئے کئی زبانوں اور ثقافتوں کی ترجمانی ہوتی ہے۔ ہاسٹل میں تقریباً 70 طلبہ کی رہائش کا بندوبست ہے۔ ہنگامی حالت میں حسب ضرورت اس گنجائش میں توسیع بھی کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ ہاسٹل سے ملحقہ کوارٹرز میں وارڈن اور نائب وارڈن کی رہائش کا بندوبست کیا گیا ہے تاکہ طلبہ کی ہمہ وقت نگرانی اور دیکھ بھال کی جاسکے۔ ہاسٹل کے کمروں میں دیا جانے والا ساز و سامان معیار کے اعتبار سے دیگر ہاسٹلز سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے اور یہ ہاسٹل جدید سہولیات سے آراستہ ہے۔ طلبہ کے لئے پنج وقتہ نماز کا باجماعت التزام' تلاوت کے اوقات کی پابندی' تذکیری اجتماعات' ایام بیض کے نفلی روزوں کا اہتمام اور دروس قرآن کے اجتماعات جیسے معمولات تربیتی پروگرام کے اہم اجزاء ہیں۔ ایوننگ گیمز میں کرکٹ' فٹ بال' ٹیبل ٹینس' کیرم وغیرہ کے لئے وقت دیا جاتا ہے۔ نماز مغرب کے بعد سے نماز عشاء تک کا وقت کالج میں لازمی سٹڈی ہوم ورک کے لئے مختص ہے۔

امسال ہاسٹل میں مانیٹر سسٹم رائج کیا گیا ہے تاکہ طلبہ اپنے معاملات خود چلانے کی عادت ڈالیں۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل مانیٹر مقرر کئے گئے ہیں۔

1) ناظمِ صلوٰۃ 2) ناظمِ طعام 3) ناظمِ ڈسپلن

اس سال 99ء کے ماہ رمضان میں امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے دورۂ ترجمہ قرآن' قرآن اکیڈمی کی مسجد میں کروایا جس کے لئے تمام طلبہ کا قرآن اکیڈمی کی مسجد میں جانا لازمی قرار دے دیا گیا۔ طلبہ کی حاضری تقریباً 95 فیصد رہی۔

# جامع القرآن اور شعبہ حفظ قرآن و ناظرہ

قرآن اکیڈمی کی جامع مسجد جامع القرآن میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گزشتہ پندرہ برسوں سے ماہِ رمضان المبارک کے دوران نماز تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ اس سال اس ذمہ داری کو صدر مؤسس مرکزی انجمن جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ایک نئے انداز اور نہایت عمدگی کے ساتھ ادا کیا۔ اس پروگرام کو لوگوں نے بہت پسند کیا۔

جامع القرآن میں نماز فجر کے بعد ہفتہ میں چار دن درس قرآن کا معمول جاری رہا۔ جامع القرآن ہی میں قائم اکیڈمی کے شعبہ حفظ کی کارکردگی حسب معمول امسال بھی بہت عمدہ رہی۔ الحمدللہ اس سال 21 بچوں نے حفظ کی تکمیل کی۔ دوران سال سب سے کم عرصے میں حفظ کرنے والے طالب علم محمد یاسر تاج ولد تاج دین تھے' جنہوں نے 9 ماہ اور 20 یوم میں حفظ کی تکمیل کی۔ دوسرے نمبر پر تیمور بخاری ولد بابر بخاری تھے جنہوں نے تکمیل 1 سال 4 ماہ میں کی۔ تکمیل حفظ قرآن کی اوسط مدت قریباً 2 سال رہی۔ اس سال قریباً 62 لڑکوں کو داخلہ دیا گیا۔ دوران سال شعبہ حفظ میں بچوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ 69 اور کم سے کم 52 رہی۔ ہاسٹل میں مقیم لڑکوں کی تعداد 14 تا 20 رہی۔ شعبہ حفظ القرآن کے علاوہ جامع القرآن میں عصر تا مغرب ناظرہ کلاس بھی ہوتی ہے۔ درجہ ناظرہ کے طلبہ و طالبات کی تعداد 10 تا 17 رہی۔ شعبہ حفظ کی کلاس میں اس وقت موجودہ تعداد 60 ہے۔ اس وقت ہاسٹل میں مقیم لڑکوں کی تعداد 15 ہے۔

# ایڈمن

مرکزی انجمن کے شعبہ ایڈمن نے گزشتہ سال کے دوران ڈاک' ریکارڈ کیپنگ' ماہوار تنخواہوں کی تیاری' قرآن اکیڈمی میس' ہاسٹل اور سٹاف کی نگرانی جیسی معمول کی ذمہ داریوں کو عمدگی کے ساتھ ادا کیا۔ مرکزی انجمن کے جو معاملات سرکاری دفاتر سے متعلق ہیں انہیں بہتر طور پر اٹینڈ کیا گیا۔ اس کے علاوہ قرآن آڈیٹوریم میں منعقد ہونے والے مختلف

پروگراموں میں ایڈمن نے اہم کردار ادا کیا۔

# اکاؤنٹس اور کیش سیکشن

شعبہ اکاؤنٹس اور کیش نے ہمیشہ کی طرح اپنے مختصر عملہ کے باوجود اکاؤنٹس کی تیاری کی ذمہ داری بطریق احسن ادا کی۔ دورانِ سال ماہانہ اور سالانہ اکاؤنٹس بروقت تیار کئے گئے اور کیش جمع کرانے اور نکلوانے کے ساتھ ساتھ دیگر معاملات میں بینک کے ساتھ عمدگی سے رابطہ رکھا گیا۔

مرکزی انجمن کے شعبہ اکاؤنٹس نے سال 99-1998ء کے فائنل اکاؤنٹس بروقت تیار کر کے آڈٹ کے لئے خارجی محاسب رحمٰن سرفراز اینڈ کمپنی کو پیش کر دیئے' جنہوں نے بہت قلیل مدت میں ہمارے فائنل اکاؤنٹس کو آڈٹ کر کے آڈٹ رپورٹ مہیا کر دی۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ خارجی محاسب کے طور پر رحمٰن سرفراز اینڈ کمپنی کی خدمات مرکزی انجمن کو اعزازی طور پر حاصل ہیں' جس کے لئے انجمن ان کی بے حد شکر گزار ہے۔

اسی طرح مرکزی انجمن کے داخلی محاسب جناب ڈاکٹر عارف رشید صاحب نے بھی سال بھر میں اپنی اعزازی خدمات کو بڑی باقاعدگی اور عمدگی سے ادا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں محاسب حضرات کو بہترین اجر عطا کرے۔


## سالانہ خریدار متوجہ ہوں

ماہنامہ ''حکمت قرآن'' کے سالانہ خریداروں سے گزارش ہے کہ ان کے پتوں کی تبدیلی سے متعلق اطلاعات مہینہ کی 20 تاریخ تک پہنچ جانی چاہئیں۔ 20 تاریخ کے بعد موصول ہونے والی اطلاعات پر عمل درآمد اگلے ماہ کے شمارے سے ہی ممکن ہو سکے گا۔ شکریہ

مدیر مکتبہ

# بیلنس شیٹ برائے سال 99-1998

## Balance Sheet as on 30-06-99

| Liabilities | | Assets | |
|---|---|---|---|
| 3024000.00 | فکسڈ فنڈ' موسسین' محسنین اور مستقل اراکین کی یکمشت ادائیگی | 26249381.73 | مستقل اثاثہ جات و سرمایہ کاری |
| | | 1885848.00 | مکتبہ مرکزی انجمن |
| | | 3492.00 | اسٹاک و سٹورز |
| 15719753.98 | بلڈنگ فنڈ | 237958.52 | پیشگی رقوم و دیگر واجب الوصول رقم |
| 42145.00 | تعلیمی قرضہ فنڈ | 30930.00 | تعلیمی قرضہ برائے طلبہ |
| 8618.00 | دیگر فنڈ | | |
| 59150.00 | سیکورٹی ڈیپازٹ | 4784.50 | بینک میں موجودہ رقم |
| 36777.00 | قابل ادائیگی اخراجات | 483.00 | امپریسٹ فنڈ |
| 9522433.77 | میزان کل آمدنی منہا اخراجات 30/جون 1999ء | | |
| 28412877.75 | | 28412877.75 | |

# Income and Expenditure

## A/C for the year ended 30-06-99

| رقم | اخراجات | رقم | آمدن |
|---|---|---|---|
| 703835.52 | قرآن کالج(اخراجات منہا آمدن) | 1180181.00 | ماہانہ اعانت |
| 149129.00 | ہاسٹل قرآن کالج(اخراجات منہا آمدن) | 4085171.17 | خصوصی دیگر اعانت |
| 357442.35 | مکتبہ انجمن(اخراجات منہا آمدن) | 338838.00 | خط و کتابت و دیگر کورسز کی فیس |
| 15788.50 | محاضرات قرآنی | | |
| 18369.00 | نقد امداد | 174039.75 | دیگر آمدنی |
| 25907.00 | دعوت و تبلیغ پبلسٹی | | |
| 215292.00 | مسجد | | |
| 164489.00 | قرآن اکیڈمی ہاسٹل و میس | | |
| 865426.00 | اسٹاف تنخواہ | | |
| 350329.00 | ٹیلی فون، فیکس، بجلی، پانی و گیس بل | | |
| 120947.00 | آڈیٹوریم | | |
| 30883.00 | اولڈ ایج بینیفٹ انسٹی ٹیوشن | | |
| 275251.00 | مرمت اور مینٹیننس | | |
| 147443.50 | خط و کتابت و دیگر کورسز | | |
| 407486.00 | دیگر اخراجات | | |
| 1930212.05 | آمدنی منہا اخراجات | | |
| 5778229.92 | | 5778229.92 | |

# مسلک انجمنوں کی کارکردگی کا مختصر جائزہ

## انجمن خُدّام القرآن سندھ ' کراچی

انجمن خدام القرآن سندھ 'کراچی نے مئی 99ء میں اپنے قیام کے تیرہ برس مکمل کر لئے۔ اس عرصہ میں رب کریم کے فضل و کرم سے قرآن اکیڈمی کراچی قائم ہوئی۔ قرآن اکیڈمی میں ایک سالہ قرآن فہمی کورس' مدرسۃ البنات' مدرسۃ البنین' دورۂ ترجمہ قرآن' دروسِ قرآن اور تربیت گاہوں کے باقاعدہ سلسلے قائم ہو گئے۔ شہر کے مختلف علاقوں میں عربی گرامر کلاسز اور دروس قرآن کے حلقے قائم ہوئے' شعبۂ سمع و بصریہ صرف قائم ہوا بلکہ اس کی کارکردگی روز بروز ترقی پذیر ہے اور دورۂ ترجمہ قرآن کی کمپیوٹر CD اور عربی گرامر کلاسز کے ویڈیوز کی تیاری اس شعبہ کی گراں قدر خدمات ہیں۔ نگران انجمن محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی متعدد کتب کے سندھی تراجم شائع کئے گئے۔ کئی حضرات و خواتین نے انجمن کے تحت ہونے والے کورسز سے استفادہ کیا اور ان میں سے بہت سے اب تعلیمات قرآنی کو عام کرنے کے مشن میں لگے ہوئے ہیں۔ کورنگی کے علاقہ میں قرآن مرکز کورنگی کے نام سے ذیلی مرکز کا قیام عمل میں آیا۔

بلاشبہ مندرجہ بالا خدمات قرآنی اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا مظہر اور اسی کی توفیق سے اراکین انجمن کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔ اللہ ہم سب کی ان حقیر کاوشوں کو قبول فرمائے۔

ذیل میں سال 98ء تا 99ء کی قابل ذکر سرگرمیوں کا ایک اجمالی نقشہ پیش کیا جا رہا ہے۔

### دورۂ ترجمہ قرآن

بفضلہٖ تعالیٰ انجمن خدام القرآن سندھ 'کراچی کے تحت رمضان المبارک کی راتوں میں صلوٰۃ التراویح کے ساتھ دورۂ ترجمہ قرآن کا سلسلہ 1991ء سے باقاعدگی کے ساتھ جاری ہے۔ اس سال انجمن نے حسب ذیل دو مقامات پر خصوصی پروگراموں کا انعقاد کیا۔

1) مسجد جامع القرآن' قرآن اکیڈمی' ڈیفنس فیز VI' کراچی

2) میٹ ءَ ٹریٹ شادی ہال ،گلشن اقبال 3، کراچی

مسجد جامع القرآن ، قرآن اکیڈمی کراچی میں دورۂ ترجمہ قرآن کرنے کی سعادت جناب اعجاز لطیف صاحب نے حاصل کی۔ شرکاء کی تعداد اوسطاً 100 حضرات اور 20 خواتین رہی۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں 112 معتکفین کی آمد سے یہ تعداد دوگنا ہو گئی۔ دورۂ ترجمہ قرآن کا اختتام 29 ویں شب میں ہوا۔ میٹ ءَ ٹریٹ شادی ہال میں دورۂ ترجمہ قرآن کا اعزاز انجینئر نوید احمد صاحب کو حاصل ہوا۔ شرکاء کی تعداد 125 مرد اور 25 خواتین رہی۔ 28 ویں شب میں ترجمہ قرآن کی تکمیل ہوئی۔ ختم القرآن کی محافل سے محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ اس کے علاوہ شہر میں دیگر 5 مقامات پر ترجمہ قرآن کی تکمیل ہوئی اور 4 مقامات پر جزوی طور پر ترجمۂ قرآن حکیم سنایا گیا۔

## ایک سالہ قرآن فہمی کورس

انجمن خدام القرآن سندھ ،کراچی کے تحت چوتھا ایک سالہ قرآن فہمی کورس دسمبر 98ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اس سال کورس کی تکمیل 7 حضرات اور 4 خواتین نے کی۔ رمضان المبارک کی 28 ویں شب جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے کورس کی تکمیل کرنے والوں میں اسناد تقسیم فرمائیں۔ پانچویں ایک سالہ قرآن فہمی کورس کا آغاز 8 فروری 99ء سے ہوا۔ اس کورس میں 20 مرد اور 45 خواتین شریک ہیں۔ اس سال کورس کی خاص بات یہ ہے کہ خواتین کے لئے ایک سالہ کورس کا بالکل علیحدہ انتظام ہے اور خواتین کے لئے تدریس کے فرائض بھی خواتین ہی ادا کر رہی ہیں۔

## موسمِ گرما کے کورسز

حسب سابق اس سال بھی موسم گرما کی تعطیلات میں طلبہ و طالبات کے لئے علیحدہ علیحدہ دینی معلوماتی و تربیتی کورسز کا انعقاد کیا گیا۔ 20 طلبہ اور 15 طالبات نے ان کورسز میں شرکت کی۔ شرکاء کو آسان درس عربی ،نماز اور اس کے مسائل ،سیرت النبی ﷺ ، آداب زندگی اور قرآن حکیم کے حوالے سے اہم امور کی تعلیم دی گئی۔

## مدرسۃ البنات

انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی نے قرآن اکیڈمی میں اگست 96ء میں مدرسہ البنات کا آغاز کیا۔ مدرسہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو خصوصی تائید و نصرت حاصل ہوئی اس کا مظہر یہ ہے کہ اکتوبر 97ء میں طلبہ و طالبات کی تعداد 86 تھی جبکہ روز بروز اضافہ کے نتیجے میں جون 99ء میں یہ تعداد بڑھ کر 165 ہو گئی۔ الحمد للہ مدرسہ کے آغاز سے اب تک عربی گرامر کا کورس مکمل کرنے والی خواتین کی تعداد 54 ہے۔ اس مدرسہ میں طلبہ و طالبات مندرجہ ذیل کلاسز سے استفادہ کر رہے ہیں :

(1) ایک سالہ قرآن فہمی کورس (2) قواعد تجوید (3) عربی گرامر (4) ترجمہ قرآن حکیم (قواعد کے اطلاق کے ساتھ) (5) تفسیر قرآن (6) مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب (7) مطالعہ حدیث (8) سیرتِ نبوی ؐ (9) ماہانہ درس قرآن (10) اہم دینی موضوعات سے متعلق لٹریچر (11) موسم گرما کی تعطیلات میں فہم دین کی کلاسز

## ہفتہ وار درس قرآن

مسجد جامع القرآن' قرآن اکیڈمی میں اردو زبان میں درس قرآن حکیم کی ہفتہ وار محفل بروز بدھ بعد نماز عشاء 1995ء سے منعقد ہو رہی ہے۔ اس محفل میں شرکاء کی اوسط حاضری 30 تا 40 رہتی ہے۔ مدرس کے فرائض ڈائریکٹر قرآن اکیڈمی انجینئر نوید احمد صاحب ادا کرتے ہیں۔ انگریزی زبان میں ہفتہ وار ترجمہ قرآن کی محفل کا آغاز فروری 98ء سے کیا گیا۔ انجمن کے نائب صدر محترم نجم الحسن سید صاحب مدرس کی ذمہ داری انجام دیتے ہیں۔ ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے استعمال سے اس پروگرام کی افادیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ یہ محفل بروز پیر بعد نماز مغرب منعقد ہوتی ہے۔ شرکاء میں تقریباً 40 مرد اور 15 خواتین شامل ہوتی ہیں۔

## عربی گرامر کورس برائے قرآن فہمی

گزشتہ سال انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کے تحت شہر کراچی کے 8 مقامات پر عربی گرامر کلاسز کا انعقاد ہوا جس میں عربی گرامر کے قواعد کی تدریس اکتوبر 98ء میں مکمل ہوئی۔ مجموعی طور پر 20 حضرات اور 8 خواتین نے عربی گرامر کورسز کی تکمیل کی۔ اس سال

7 مقامات پر عربی گرامر کلاسز کا انعقاد ہوا' جن میں سے مجموعی طور پر 50 کے قریب حضرات و خواتین استفادہ کر رہے ہیں۔ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ مدرسین کے فرائض ایسے حضرات و خواتین ادا کر رہے ہیں جنہوں نے قرآن اکیڈمی کراچی سے ایک سالہ کورس کی تکمیل کی ہے۔

## شعبہ سمع وبصر

انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے بعد یہ اعزاز حاصل ہوا کہ اس کے تحت شعبہ سمع وبصر کا قیام عمل میں آیا۔ یہ شعبہ نومبر93ء سے کام کر رہا ہے اور ہر سال اس کی کارکردگی میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ کے دوران اس شعبہ کی کارکردگی کے حوالے سے قابل ذکر امور حسب ذیل ہیں :

i) شعبہ میں 30 جون 99ء کو ماسٹر کیسٹس کی تعداد حسب ذیل تھی :

آڈیو کیسٹس : 5,078 ' ویڈیو کیسٹس : 778

ii) دوران سال اس شعبہ میں 17,757 آڈیو اور 1,636 ویڈیو کیسٹس ریکارڈ کئے گئے۔

iii) گزشتہ سال دورۂ ترجمہ قرآن کی جو کمپیوٹر سی ڈی تیار کی گئی تھی اس کو مزید بہتر کیا گیا۔ اس سی ڈی میں نگران انجمن کا تعارف شامل کیا گیا اور اسے AUTO-RUN کر دیا گیا یعنی کمپیوٹر میں INSTALL کرتے ہی ترجمہ قرآن کی سماعت کے لئے INDEX مونیٹر پر DISPLAY ہو جاتا ہے۔

## مکتبہ

قرآن اکیڈمی میں قائم مکتبہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے ایک سیلزمین کا اضافہ کیا گیا اور اوقات کار میں تبدیلی لائی گئی۔ اب مکتبہ صبح 9 بجے سے رات 8 بجے تک کھلا رہتا ہے تاکہ دفتری اوقات کے بعد بھی مکتبہ سے استفادہ کیا جا سکے۔ نگران انجمن محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی کتب اور ان کے خطابات و دروس قرآن کی آڈیو' ویڈیو کیسٹس کی مناسب تعداد مکتبہ پر دستیاب رہتی ہے تاکہ ہمارے معزز کرم فرماؤں کو ان کے حصول میں دقت نہ ہو۔ نگران انجمن کے علاوہ دیگر صاحبانِ علم جیسے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب'

مولانا عاشق الٰہی صاحب' مولانا یوسف اصلاحی صاحب اور مولانا امین احسن اصلاحی صاحب وغیرہم کی کتب کی مناسب تعداد بھی مکتبہ پر دستیاب رہتی ہے۔ اس سال مکتبہ پر فروخت کے حوالے سے اعداد و شمار اس طرح رہے :

آڈیو کیسٹس 366442 روپے' ویڈیو کیسٹس 213760 روپے
آڈیو کمپیوٹر CDs 132035 روپے' کتب 211292 روپے

## کیسٹ لائبریری

کیسٹ لائبریری کے حوالے سے عرصہ زیر رپورٹ کا گزشتہ سال کے ساتھ حسب ذیل موازنہ ظاہر کرتا ہے کہ سال بہ سال کیسٹ لائبریری سے استفادہ کی صورت حال ترقی پذیر اور حوصلہ افزا ہے :

| | گزشتہ سال | امسال | اضافہ |
|---|---|---|---|
| ممبران کی تعداد | 248 | 277 | 29. |
| جاری ہونے والے آڈیو کیسٹس | 1302 | 2416 | 1114 |
| جاری ہونے والے ویڈیو کیسٹس | 278 | 709 | 431 |
| اسٹاک میں موجود آڈیو کیسٹس | 1139 | 1511 | 372 |
| اسٹاک میں موجود ویڈیو کیسٹس | 400 | 527 | 127 |

## کیسٹ کلب

کیسٹ کلب ہر ہفتے نگران انجمن محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے خطاب جمعہ کا آڈیو کیسٹ گھر گھر پہنچانے کی اسکیم کا نام ہے' جس کا آغاز اگست 98ء میں کیا گیا۔ اس اسکیم کے ممبران شہر کراچی کے کسی بھی علاقے میں ہوں محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا خطاب جمعہ ہر ہفتے گھر بیٹھے سن سکتے ہیں۔ 30 جون 99ء تک اس کلب کے ممبران کی تعداد 50 تھی جس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

## ماہانہ تربیتی پروگرام

حسب سابق اس سال بھی ہر انگریزی مہینے کے پہلے اتوار کو ماہانہ تربیتی پروگرام کا سلسلہ

جاری رہا۔ اس پروگرام میں ایمان کو جلا اور عمل کو تقویت دینے والے موضوعات پر دروس قرآن' دروس احادیث اور سیرت صحابہ کرامؓ کا بیان شامل ہوتا ہے۔ پہلے یہ پروگرام صبح دس بجے تا ساڑھے بارہ بجے جاری رہتا تھا لیکن ماہ جون سے اس پروگرام کو ماہانہ شب بسری کے پروگرام کے ساتھ ملا دیا گیا ہے۔ اب یہ پروگرام بروز ہفتہ بعد نماز عشاء سے شروع ہو کر اگلے روز صبح ساڑھے دس بجے تک جاری رہتا ہے۔ دورانیہ کے اضافہ کے ساتھ ساتھ اس پروگرام میں مذاکرہ کی صورت میں مطالعۂ قرآن حکیم' حاصل مطالعہ اور معمولاتِ زندگی انجام دینے کے لئے سنت نبوی ﷺ سے رہنمائی کے سلسلے بھی شامل کئے گئے ہیں۔

## تصنیف و تالیف

نگران انجمن محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی کتب "خطباتِ خلافت" اور "دعوتِ اِلی اللہ" کے سندھی تراجم شائع کئے گئے۔ آسان عربی گرامر حصہ چہارم کی کمپوزنگ کا کام تقریباً مکمل ہوا۔ ان شاء اللہ عنقریب اس حصہ کی اشاعت ہو جائے گی۔ نگران انجمن کی کتب "خواتین کی دینی ذمہ داریاں" "اسلام میں عورت کا مقام" اور "نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں" کا انگریزی ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ ان تراجم کی کمپوزنگ کا کام بھی جاری ہے۔ امید ہے کہ ان شاء اللہ آئندہ سال ان تینوں کتابوں کے انگریزی تراجم شائع ہو جائیں گے۔

## قرآن مرکز کورنگی

الحمدللہ کورنگی نمبر4' سیکٹرA-35 زمان ٹاؤن میں واقع قرآن مرکز کورنگی 95ء سے کام کر رہا ہے۔ اس مرکز میں ناظرہ قرآن کی تعلیم کی سہولت سے 70 بچے اور بچیاں استفادہ کر رہے ہیں۔ تربیتی کلاس کے تحت بچوں اور بچیوں کے لئے ترجمۂ قرآن و حدیث' سیرۃ النبی ﷺ' آداب زندگی اور دینی معلومات کی تدریس کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کلاس میں 25 بچے اور بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ عربی گرامر کلاسز باقاعدگی سے منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ اس سال ان کلاسز سے 10 حضرات نے استفادہ کیا۔ کیسٹ و کتب لائبریری میں 226 کتب اور 132 ویڈیو کیسٹس موجود ہیں۔ لائبریری سے استفادہ کرنے والے ممبران کی تعداد 67 ہے۔ مرکز سے متصل جامع مسجد طیبہ میں بروز جمعرات بعد نماز عشاء ترجمہ قرآن حکیم کی ہفتہ وار محفل

باقاعدگی سے منعقد ہوتی ہے۔ ہر سال ایک سالانہ جلسہ بھی منعقد کیا جاتا ہے' جس میں بچوں اور بچیوں کے درمیان حسن قراءت' تقاریر اور دینی معلوماتِ عامہ کا مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ اچھی کارکردگی دکھانے والے بچوں اور بچیوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔ خواتین کی تعلیم و تربیت کے لئے تین کمروں اور ایک بڑے ہال پر مشتمل خواتین یونٹ کی تعمیر جاری ہے اور امید کی جاتی ہے کہ ان شاء اللہ آئندہ سال یہاں خواتین کے لئے عربی گرامر' ترجمہ قرآن اور دیگر دینی علوم کی تدریس کا آغاز ہو جائے گا۔

## 2- سٹی آفس

11- داؤد منزل' شاہراہ لیاقت' آرام باغ میں طویل عرصہ سے انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کا سٹی آفس واقع ہے۔ اپنے محل وقوع کے اعتبار سے اس آفس کی بڑی اہمیت ہے۔ سال رواں میں اس آفس میں تزئین و آرائش کا کام مکمل کرایا گیا ہے اور یہاں انجمن کی طرف سے بہتر انداز میں کیسٹ' کتب' لائبریری اور سیلز پوائنٹ قائم کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس آفس میں ہفتہ وار درسِ قرآن کا بھی آغاز کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں شائقینِ قرآن کے لئے نگران انجمن جناب ڈاکٹر اسرار احمد کے دروسِ قرآن و خطابات کے ویڈیو کیسٹس دیکھنے اور آڈیو کیسٹس کی سماعت کی سہولیات بھی فراہم کی جا رہی ہیں۔

## دستور العمل کی تدوین نو

کافی عرصہ سے یہ بات شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ انجمن کا موجودہ دستور العمل انجمن کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور شعبہ جات کے لئے اور نگران انجمن کے بعد کی صورتحال کے لئے واضح رہنمائی فراہم کرنے سے قاصر ہے۔ لہٰذا انجمن کی مجلس عامہ نے دستور العمل کی تدوینِ نو کے لئے اپنے سالانہ اجلاس منعقدہ 30 نومبر 96ء میں ایک مجاز دستور ساز کمیٹی بنائی تھی۔ الحمدللہ اس سال کمیٹی نے دستور العمل کی تدوین نو کا کام مکمل کر لیا۔ اس سلسلہ میں کمیٹی کے کنوینر جناب عبدالواحد عاصم صاحب کی کاوشیں لائق تحسین ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ انہیں اجر کثیر عطا فرمائے۔ رجسٹرار جوائنٹ اسٹاک کمپنیز کی طرف سے نئے دستور العمل کی منظوری حاصل کی جا چکی ہے۔ (رپورٹ : عبداللطیف عقیلی)

☆ ☆ ☆

# انجمن خدّام القرآن ملتان

## 1) ماہِ رمضان میں دورۂ ترجمہ قرآن کا انعقاد

یہ سلسلہ گزشتہ کئی سالوں سے جاری ہے اور اس سال بھی یہ سعادت ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی کو حاصل رہی۔ حاضری 100-125 کے لگ بھگ رہی۔ چھٹی کے دن حاضری 150 سے متجاوز ہو جاتی تھی۔ ختم قرآن کی رات حاضری 450 تھی۔ 20 افراد نے اعتکاف فرمایا۔ قرآن کے انقلابی فکر کو ترجمہ میں اجاگر کیا گیا۔

## 2) حلقہ ہائے دروس قرآن

ملتان شہر کے مختلف علاقوں میں حلقہ ہائے دروس قرآن کا اہتمام جاری رہا۔ اس سال خاص طور پر بہاء الدین زکریا یونیورسٹی اور کالجز کو ٹارگٹ کیا گیا۔ الحمد للہ اس میں کامیابی رہی۔ مدرسین میں محمد طاہر خاکوانی، سعید اظہر، شہباز نور، سلیم اختر نمایاں رہے۔

## 3) شعبہ حفظ قرآن

شعبہ حفظ قرآن ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ اس شعبہ میں زیر تعلیم طلبہ کی تعداد 30 سے بڑھ کر 45 ہو چکی ہے۔ ایک مزید استاد کا اضافہ کر لیا گیا ہے۔ 5 بچوں نے حفظ مکمل کیا۔

## 4) عربی کلاس

عربی کلاس 4 ماہ پر محیط رہی۔ 9 افراد نے کورس مکمل کیا۔ استاد پروفیسر ریاض الرحمٰن صاحب تھے۔

## 5) اقرأ سکول کا اجراء

اس سال کی نمایاں بات "اقرأ سکول" کا اجراء ہے۔ اس کا بنیادی مقصد ان بچوں کو پرائمری کی تعلیم دینا ہے جو تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں اور مختلف ورکشاپوں اور دکانوں پر دھکے کھا رہے ہیں۔ کل اخراجات انجمن برداشت کر رہی ہے۔ ایک قابل استاد رکھ لیا گیا ہے۔ کلاس کی تعداد 28 ہے۔

### 6) "پانچ روزہ تفہیم دین پروگرام" کا انعقاد

قرآن مجید کے مختلف موضوعات پر مبنی اہلِ ملتان کے لئے ایک 5 روزہ پروگرام ترتیب دیا گیا۔ 100 افراد نے شرکت کی۔ پروگرام بہت پسند کیا گیا۔ مقررین حضرات درج ذیل تھے : حافظ عاکف سعید' ڈاکٹر عبدالسمیع' حافظ خالد شفیع' محمد شاہد اسلم اور ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی۔ آخری دن انعامات تقسیم کئے گئے۔

### 7) خواتین کی سرگرمیاں

خواتین کی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ رہا۔ ترجمۃ القرآن اور عربی کلاسوں کا آغاز کیا گیا۔ شرکاء کی تعداد 28 ہے۔ تدریس کے فرائض پروفیسر صغریٰ خاکوانی ادا کر رہی ہیں۔

(رپورٹ : محمد طاہر خاکوانی)

☆ ☆ ☆

# انجمن خدام القرآن فیصل آباد

### دورۂ ترجمہ قرآن

عرصہ زیر رپورٹ کے دوران صدر انجمن ڈاکٹر عبدالسمیع زیادہ تر ملک سے باہر رہے۔ لہٰذا اس مرتبہ ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کی غیر موجودگی میں دفتر انجمن صادق مارکیٹ میں محمد رشید عمر صاحب نے دورۂ ترجمۂ قرآن کی ذمہ داری ادا کی۔ اوسط حاضری 30 افراد رہی جبکہ پیپلز کالونی میں محمد فاروق نے یہ سعادت حاصل کی۔

### ماہانہ درس قرآن

صدر انجمن ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب چونکہ اس مرتبہ زیادہ تر تنظیمی امور کے سلسلہ میں ملک سے باہر رہے' اس لئے ان کی غیر موجودگی میں رحمت اللہ بٹر صاحب نے دو مرتبہ جبکہ ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی' محمد رشید عمر' پروفیسر خان محمد اور سید کفیل احمد ہاشمی نے ایک ایک مرتبہ درس قرآن دیا۔ اوسط حاضری 50 رہی۔

## مجلس عاملہ اور شوریٰ کے اجلاس

مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ کے اجلاس وقت کے مطابق ہوئے۔ کرنل نجم حمید اور پروفیسر خان محمد صاحب نے باری باری قائم مقام صدر کے فرائض انجام دیئے۔

## ارکان کی تعداد میں اضافہ

اس سال کے دوران مستقل ارکان میں دو جبکہ عام ارکان میں تین افراد کا اضافہ ہوا۔

## مکتبہ

انجمن کے مکتبہ سے 1128 عدد کتب فروخت ہوئیں' جن کی مالیت -/11622 روپے ہے۔ آڈیو کیسٹ 2160 عدد فروخت ہوئیں' جن کی مالیت -/64818 روپے ہے' جبکہ ویڈیو کیسٹ 52 عدد فروخت ہوئیں' جن کی مالیت -/10873 روپے ہے۔ CDs پانچ عدد فروخت ہوئیں' جن کی مالیت -/775 روپے بنتی ہے۔

## لائبریری

انجمن کی لائبریری سے 405 عدد آڈیو کیسٹ' 68 عدد ویڈیو کیسٹ جبکہ 80 عدد کتب جاری ہوئیں۔

## رپورٹ "الکتاب" ترجمہ قرآن حکیم

قرآن فاؤنڈیشن لاہور کے شائع کردہ قرآن مجید "الکتاب" انعامی طور پر 40 عدد تقسیم کئے گئے' جبکہ قیمتاً 20 عدد جن کی مالیت -/3000 روپے بنتی ہے۔

## جرائد کا سالانہ اجراء

ہفت روزہ "ندائے خلافت" کے 10' میثاق کے 12 جبکہ حکمت قرآن کے 9 عدد سالانہ خریدار بنائے گئے۔

## خط و کتابت کورس

مرکزی انجمن کے زیر اہتمام ہونے والے خط و کتابت کورس میں انجمن خدام القرآن فیصل آباد کے ذریعے تین افراد نے داخلہ لیا ہے۔ (رپورٹ : کرنل (ر) نجم حمید)

# انجمن خدام القرآن' سرگودھا

## 1) انجمن خدام القرآن کا قیام اور دورۂ ترجمہ قرآن کا انعقاد

سرگودھا میں انجمن خدام القرآن کا قیام 1997ء میں ہوا۔ اگلے ہی سال ایک وسیع قرآن ہال کی تعمیر مکمل ہوئی اور اس میں دورۂ ترجمہ قرآن کا انعقاد ہوا۔ امسال بھی رمضان المبارک میں دورۂ ترجمہ قرآن کا انعقاد قرآن ہال میں ہوا۔ مدرس کے فرائض امیر تنظیم اسلامی حلقہ آزاد کشمیر جناب خالد محمود عباسی صاحب نے ادا کئے۔ ان کا انداز بیان بہت اچھا تھا۔ شرکاء نے بڑے ذوق و شوق اور دلجمعی کے ساتھ پروگرام میں شرکت کی اور مستفید ہوئے۔

## 2) مکتبہ و لائبریری

انجمن خدام القرآن کے زیر اہتمام آڈیو' ویڈیو اور لائبریری کا انتظام ہے' جس کے ذریعے قرآن مجید کی تعلیمات کو عوام تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ گاہے بگاہے مساجد کے باہر اور دینی اجتماعات میں کتب و کیسٹس کا سٹال بھی لگایا جاتا ہے۔ قرآن ہال میں لائبریری روزانہ عصر تا عشاء کھلی رکھی جاتی ہے تاکہ عوام استفادہ کر سکیں۔

## 3) خواتین کا ماہانہ اجتماع

قرآن ہال میں خواتین کا ماہانہ اجتماع باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ خواتین کو لائبریری سے استفادہ کرنے کا بھی موقع فراہم کیا جاتا ہے۔

## 4) تربیت گاہوں کا انعقاد

قرآن ہال میں تنظیم اسلامی کے جملہ اجتماعات اور پروگراموں کا انعقاد ہوتا رہتا ہے۔ پہلی مرتبہ سرگودھا قرآن ہال میں مبتدی تربیت گاہ 22 سے 28 نومبر 98ء کو منعقد ہوئی جس میں 14 مبتدی رفقاء نے شرکت کی۔

## 5) دعوت رجوع الی القرآن کورس

مورخہ 24 تا 26 ستمبر 99ء کو سہ روزہ دعوت رجوع الی القرآن کانفرنس قرآن ہال میں منعقد ہوئی' جس میں شرکاء کی تعداد تسلی بخش تھی۔ اس کورس میں قرآن کریم کی تعلیمات کو مختلف موضوعات میں پیش کیا گیا۔

## 6) تعداد ارکان

اراکین انجمن خدام القرآن کی کل تعداد 25 ہے جس میں 10 خواتین شامل ہیں۔ رکنیت سازی کے لحاظ سے امسال کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ ان شاء اللہ آئندہ اس کے لئے بھرپور کوشش کی جائے گی۔

☆ ☆ ☆

# انجمن خدام القرآن راولپنڈی / اسلام آباد

انجمن کے کل اراکین کی تعداد 54 ہے۔ اس کا مرکزی دفتر ملوڈی مارکیٹ اسلام آباد میں ہے جبکہ ایک ذیلی دفتر خیابان سرسید راولپنڈی میں قائم کیا گیا ہے۔ انجمن کے ماہانہ اجلاس ہرماہ کے آخری پیر کو بعد نماز عصر باقاعدگی سے ہو رہے ہیں۔ اس سال اراکین کی ذہنی اور فکری تربیت کے لئے ماہانہ میٹنگ کے ساتھ ایک لیکچر کا بھی اہتمام کیا جا رہا ہے۔ جس کے لئے راولپنڈی اسلام آباد کے مقامی دانشوروں' سائنس دانوں اور مذہبی سکالرز کو مدعو کیا جاتا ہے' جن میں کرنل غلام سرور' ڈاکٹر انعام الرحمٰن اور جنرل (ر) حمید گل قابل ذکر ہیں۔

## تدریسی سرگرمیاں

### تفہیم دین کورس نمبر 1

انجمن کو راولپنڈی کینٹ کے علاقے میں متعارف کرانے کے لئے ایک تفہیم دین کورس کا اہتمام کیا گیا۔ یہ کورس جون 99ء میں ٹینچ بھاٹہ میں ہوا جس میں ہزاروں ہینڈ بل تقسیم کئے گئے اور مختلف مقامات پر بینرز لگائے گئے۔ نتیجتاً 35 احباب نے شرکت کی' اور

کورس کے اختتام پر شرکاء میں اسناد تقسیم کی گئیں۔

## انگریزی میں منتخب نصاب

انجمن اور تنظیم اسلامی اسلام آباد کے مشترکہ تعاون سے 10-F میں انگریزی زبان میں ہفتہ وار لیکچرز کا اہتمام کیا گیا تھا جسے ماہان مرزا نے بڑی خوبصورتی سے چلایا۔ ان کے امریکہ منتقل ہو جانے کے بعد اب محترم آذر بختیار خلجی اسے چلا رہے ہیں۔ اس پروگرام کی اصل روح رواں شخصیت عظمت ممتاز ثاقب ہیں۔

## بزم ہائے قرآن

رکن انجمن ڈاکٹر خالد رحیم کی تجویز پر بزم ہائے قرآن کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے۔ بزم کے اجلاس خیابان سرسید میں منعقد ہو رہے ہیں۔

(رپورٹ : شمس الحق اعوان)

☆ ☆ ☆

# انجمن خدام القرآن سرحد' پشاور

انجمن خدام القرآن سرحد کی بنیاد دسمبر 1992ء میں رکھی گئی۔ مرکزی انجمن خدام القرآن کی طرح اس کے قیام کا مقصد بھی منبع ایمان اور سرچشمہ یقین قرآن حکیم کے علم و حکمت کی وسیع پیمانے اور اعلیٰ علمی سطح پر تشہیر و اشاعت ہے۔

امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی مسلسل اور انتھک کوششوں سے ہمیں اس پر شعوری طور پر سوچنے اور عمل کرنے کا سنہری موقع ملا' جس کے نتیجے میں یہاں انجمن خدام القرآن کا وجود عمل میں آیا۔

ان مقاصد کی تکمیل کیلئے انجمن خدام القرآن سرحد کی مساعی پیش خدمت ہیں۔

## 1) قرآن فہمی اور عربی گرامر کورس

یہ کورس 1998ء کے اوائل میں شروع ہو کر سال کے آخر میں اختتام پذیر ہوا۔ مزید برآں انجمن سرحد کے پاس انجینئر نوید احمد صاحب کے عربی گرامر کے ویڈیو کیسٹس موجود

ہیں اور جو لوگ ان سے استفادہ کے خواہش مند ہوں ان کو انجمن کے دفتر یا خود ان کے گھروں میں دیکھنے کی سہولت دی جاتی ہے۔ خواتین کے لئے عربی گرامر کی پہلی' دوسری اور تیسری جلد کی کتابوں کے 24 سیٹ انجمن کے تعاون سے آرمی کالونی نمبر2 میں ڈاکٹر مسز علی کو دیئے گئے ہیں جن کے گھر پر خواتین کے لئے ایک باقاعدہ کلاس کا اہتمام کیا گیا ہے۔

## 2) اسلامک جنرل نالج ورکشاپ

اس سال گرمیوں کی چھٹیوں میں انجمن خدام القرآن سرحد کے زیر اہتمام ایک مقامی پبلک سکول میں اسلامک جنرل نالج ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا جو کہ 15 جون تا 15 جولائی تک جاری رہا۔ اس ورکشاپ میں طلبہ کو تجوید' ناظرۂ قرآن' درس حدیث اور کمپیوٹر کی ابتدائی تعلیم دی گئی۔ ورکشاپ میں 20 کے لگ بھگ طلبہ نے شرکت کی۔ اس ورکشاپ کی تکمیل پر طلبہ کو اسناد اور نقد انعامات بھی دیئے گئے۔

## 3) تربیت گاہوں کا انعقاد

تنظیم اسلامی پاکستان کے زیر انتظام جولائی 1999ء میں مبتدی اور ملتزم رفقاء کے لئے میاندم (سوات) میں ایک تربیت گاہ کا اہتمام کیا گیا' اس میں انجمن خدام القرآن نے بھرپور تعاون کیا۔ اور اسی طرح فروری 1999ء میں تنظیم اسلامی کے علاقائی اجتماع کے انعقاد میں بھی انجمن نے کماحقہ حصہ لیا۔

## 4) آڈیو ویڈیو کیسٹس کی فروخت

انجمن کے دفتر میں موجود آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کی فروخت اور مانگ میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے پیش نظر ان کی فوری اور بروقت دستیابی کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں۔

راحل انقلاب کے نقطۂ نگاہ سے سیرتِ مطہرہ کا ایک منفرد مطالعہ

سلامی انقلاب کیلئے سرگرم عمل افراد کیلئے مشعل راہ

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ ' کے گیارہ خطبات

پر مشتمل ایک فکر انگیز کتاب

# منہج انقلابِ نبویؐ

کا نیا ایڈیشن ' جو حسن ظاہری ہی نہیں حسن معنوی کے اعتبار سے بھی سابقہ ایڈیشن پر فوقیت رکھتا ہے ' چھپ کر آ گیا ہے۔

خوبصورت کمپیوٹر کمپوزنگ '
عمدہ طباعت ' چار رنگوں میں
شائع شدہ دیدہ زیب سرورق '

صفحات : 375

قیمت (غیر مجلد) : 140 روپے

مجلد) : 160 روپے

شا

**مکتبہ انجمن خدام القرآن**

36-کے ... فون : 03-5869501